اس خوبصورت کہانی کہ آغاز سے قبل چند اہم باتیں جو میں آپ سب سے کہنا چاہوں گی۔
پاک محبت ۔۔۔!!
سوال آیا کہ کیا محبت پاک ہوتی ہے ؟؟
محبت تو بہت طرح کی ہوتی ہے۔ماں کی اپنی اولاد سے محبت ، بیٹی کی اپنے باپ سے ،
باپ کی اپنی بیٹی سے محبت ، دوست کی اپنے دوست سے محبت ، ایک انسان کی دوسرے انسان سے محبت، بہن کی بھائی سے اور بھائی کی اپنی بہن سے محبت ۔۔ وہ رشتے جو اللہ پاک نے ہمارے لیے بنائیں ہیں ان سے ہماری محبت اور ان کی ہم سے محبت صرف محبت نہیں ہوتی وہ ہماری فطرت میں شامل ہوتی ہے ۔۔!
لیکن پھر آتی ہے وہ محبت جو ایک جوان کو اپنے نا محرم سے ہو جاتی ہے ۔۔۔نا محرم سے محبت کیا ہے ؟؟ نا محرم سے محبت ہو جانا ایک عام سی بات ہے لیکن اس محبت میں وہ حدود جو اللہ پاک نے ہمارے لیے بنائی ہیں۔۔جب انسان وہ ان حدوں کو توڑتا ہے تو نا صرف وہ محبت کو کھو دیتا بلکہ اپنے پرورگار کو ناراض کردیتا ہے۔کیا اللہ پاک کی ناراضگی سے زیادہ اس نامحرم کی کوئی کی اہمیت ہوتی ہے ؟؟؟؟ کیا ہمیں اللہ پاک کو ایک نامحرم کے لیے خفا کرنا چاہئیے ؟
وہ رب جو ہم سے ستر ماؤں سے بڑھ کر ہم سے محبت کرتا ہے ،ہماری شہہ رگ سے بھی قریب ہے اس ذات پر ایک مٹی کہ بنے انسان کو فوقیت دینا چاہئیے ؟؟
ان سب میں ہم ایک بات تو بھول ہی گئی کہ پاک محبت کیا ہے ؟؟
محبت پاک ہے ؟؟
ہاں ۔۔!!
مگر پاکیزہ ذات سے۔۔!
اور پاکیزہ ذات کس کی ہے ؟

پاک ذات تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے"

یہ ایک نظریہ ہے یقیناً ہر کوئی اس بات سے اتفاق تو نہیں کرے گا لیکن ہر کوئی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔
یہ کہانی صرف آپ کو لطف نہیں دے گی بلکہ شاید کچھ سبق بھی دے(یہ بات آپ پر منحصر ہے)۔۔۔
چلیں کہانی کا آغاز کرتے ہیں۔۔۔۔۔

وحشت محبت 🌷
قلم از: انشال عمر
(بے لوث، پاک محبت)

کمرے میں نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا سکون بھرا اندھیرا چاروں اطراف ہر چیز بہت
پیاری تھی۔ وہ ہر چیز سے بے نیاز پر سکون سو رہی تھی۔ اچانک موبائل پر الارم بجنا شروع ہوا۔
لیکن اس سے اسکی جسم میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔
اچانک ایک خاتون کمرے میں داخل ہوئیں وہ کافی خوش شکل تھیں اور ان کے ماتھے پر محراب تھا جو سفید جلد
پر مزید نمایا ہو رہا تھا۔ وہ غزل بی بی تھیں۔
اٹھو!! عرشیا بیٹا آج کالج کا پہلا دن ہے 7 بج رہے ہیں کیا۔ پہلے دن ہی لیٹ ہونا ہے ؟؟
وہ اس کے پاس کھڑیں بول رہیں تھی نہایت نرم اور دھیمے لہجے میں ان کا مزاج ایسا ہی تھا۔
جی امی!!!
وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی ہلکی بھوری آنکھوں کو ملتی جیسے جیسے وجود حرکت کر رہا ساتھ اس کے بال بھی قمر
پر رقص کر رہے تھے گھنگریالے مگر ملائم آنکھوں کے رنگ جیسے بھورے بال اس کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی آج اسکا کالج کا پہلا دن تھا اور وہ بہت
ایکسائٹڈ لگ رہی تھی۔ وہ 15 منٹ میں تیار ہوئی اور کھانے کی میز پر
بیٹھی اپنے والد کی نصیحت سننے میں مصروف تھی۔
"بیٹا کالج میں لڑکوں کے ساتھ پڑھنا ہے مگر ان سے دور رہنا ہے آپ نے کوئی فضول دوست نہیں بنانے
اور اچھے سے سٹڈی پر فوکس کرنا ہے گوٹ اٹ!
جی بابا!! عرشیا سلیمان صاحب کی ہر بات پر بے حد فرماں برداری سے سر ہلا رہی تھی۔ اور ساتھ ساتھ
ناشتہ کر رہی تھی۔
شاباش! چلو اچھے سے ناشتہ کرو۔
سلیمان صاحب اپنی بیٹی سے بے حد پیار جیسے ہر باپ کرتا لیکن وہ اس کے معاملے حساس بھی تھے اکلوتی اولاد
ہونے کی وجہ سے بچپن سے ہر ضد پوری ہوتی تھی اسکی
جی بابا! کر رہی ہوں ناشتہ! بابا آپ کو پتا ہے آج میں بہت ایکسائٹڈ ہوں۔
عرشیا!! آپ کی وین آگئی ہے جلدی سے جاؤ!!
غزل بی بی نے اسے آواز دی۔
جی اماں!! وہ فوری ہاتھ جھاڑتے اٹھی کندھے پر بیگ ڈالا۔
اوکے بابا اللہ حافظ!
اوکے بیٹا دھیان سے جاؤ!
وہ کالج مے گیٹ سے اندر داخل ہوئی سامنے ہی اسکی بچپن کی دوست کھڑی اس کی منتظر تھی
وہ ہر جگہ ساتھ ہی پڑھیں اور اب بھی قسمت سے انکا ایڈمیشن ایک ہی کالج میں ہو گیا تھا۔
ہیلو حریم!!
حریم بہت پیاری تھی اس کے کالے سیاح بال اور بلکل سیدھے بڑی بڑی کالے کنچے جیسی آنکھیں۔

ہیلو! عرشیا! یار میں تیرا کب سے انتظار کر رہی تھی۔
خود تو ڈرائیو کے ساتھ پہلے آگئی تو میں کیا کر سکتی ہوں۔
ہاں میری ماں اب تیرے ساتھ وین میں آیا جایا کروں گی۔
ہاں ٹھیک ہے! چل کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے چلتے ہے کلاس میں!
ہاں چلتے ہیں! اچانک چلتے ہوئے حریم رکی۔
یار لیکن مجھے تو کلاس کا ہی نہیں پتا!!
واٹ!! تجھے کلاس کا ہی نہیں پتا؟؟ کب سے کیا کر رہی تھی تو!
یار تجھے بھی تو نہیں پتا چل کوئی بات نہیں مل کر ڈھونڈ لیتے ہیں! اسنے عرشیا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جیسے تسلی دی۔
ہاں چل دفع ہو اب جلدی!
وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتی اندر گئیں۔
پورے چھ گھنٹے کالج میں گزارنے کے بعد اب وہ دونوں چھٹی کے وقت باتیں کرتی باہر نکل رہی تھیں
عرشیا ویسے مزا آیا آج ہیں ناں! ٹیچرز بھی بہت اچھے تھے سب!! وہ دونوں وین میں بیٹھ چکی تھیں۔اور ہمیشہ کی طرح حریم عرشیا نسبت زیادہ باتیں کر رہی تھی اور عرشیا سن رہی تھی۔
ہاں یار ز! عرشیا کچھ بولنے لگی تو وین والے نے بریک لگائی۔ سڑک کے درمیان میں گاڑی کھڑی تھی۔
یار نوٹ اگین! پھر ہمیں ویٹ کرنا پڑے گا لگتا ہے کسی امیر زادے کی گاڑیاں کھڑی ہیں سامنے.
حریم اکتائے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔
رکو ذرا ابھی ان کی خبر لیتی ہوں میں!
کہہ کر وہ وین سے اتر گئی اور سامنے کھڑی عالیشان گاڑی کے پاس جا کھڑی ہوئی۔
وہاں گاڑی کے باہر آدمی کھڑا تھا دیکھنے میں وہ ڈرائیور جیسا تھا مگر اصل میں وہ تھا نہیں۔
کیا مسئلہ ہے آپ لوگوں کو یہ گاڑی ہٹائیں یہاں سے! ہمیں گھر جانا ہے دیر ہو رہی ہے ہمیں!
کیا بات ہے باجی! کیوں شور کر رہی ہیں آپ! آپ کو پتا ہے یہ گاڑی کس کی ہے۔
جس کی بھی ہے دو سیکنڈ میں سائڈ کریں اسے!
وہ انگلی سے اشارہ کرتے بولی۔
اچانک اس گاڑی سے ایک نوجوان اترا کالے سیاہ بال، گہری کالی شفاف مگر خالی سی آنکھیں، چہرے پر ہلکی سی داڑھی تھی، دراز قد وہ دیکھنے میں نہایت سنجیدہ انسان لگ رہا تھا۔ وہ اور کوئی نہیں عالیان احمد شاہ تھا۔ شہر کا جانا مانا بزنس مین جس کی گاڑی کے آگے وہ چھوٹی سی لڑکی کھڑی رعب جھاڑ رہی تھی۔
کیا بات ہے شاکر!! وہ بولا تو اسکے لہجے میں رعب تھا اسکی آواز البتہ کانوں میں ٹھہر جانے والی تھی۔
جی صاحب یہ بی بی فضول شور کر رہی ہیں!!
عالیان نے اس لڑکی کو دیکھا وہ اسکے پیچھے کھڑا تھا سو ابھی اسکا چہرہ نہیں دیکھا تھا اس لڑکی کی چٹیا قمر پر لہرا رہی تھی وہ بول رہی تھی تو اسکی چٹیا بھی ہل رہی تھی۔
وہ مڑی اس کے چہرے پر دھوپ پڑ رہی تھی جس سے اس کی آنکھوں کا بھورا رنگ مزید چمکا۔
عالیان احمد شاہ کا منظر انہیں آنکھوں پر تھم گیا وہ آنکھوں کے علاوہ کہیں دیکھ نہ سکا۔
میں نے کہا ہے آپ سے یہ گاڑی ہٹائیں!!
وہ اس نوجوان کو مکمل اگنور کرتی ہوئی بولی۔

شاکر! یہ گاڑی ہٹاؤ جلدی! عالیان نے اس لڑکی بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا۔
جی صاحب ابھی ہٹاتا ہوں!!
اور کچھ میم!! بے حد ادب اور لحاظ سے کہے تین لفظ اس کہ منہ سے پہلی بار نکلے تھے کسی لڑکی کے لیے
نن۔ نو!۔ وہ کہہ کر پلٹی تو اس نوجوان کے ایک جملے پر رکی تھی
"میم اتنی چھوٹی سی ناک پر اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا"
وہ پلٹی مگر وہ نوجوان اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ تیز تیز چلتی وین میں چڑھی۔ جہاں سامنے بیٹھی حریم اسے گھور رہی تھی
کہاں دفع ہو گئی تھی تم!
چلو اب زیادہ ماں نا بنو ایک تو میں نے ہیلپ کی اوپر سے تھینک یو کہنے کی بجائے باتیں سنا رہی ہوں!
اوہو! بہت بہت شکریہ مہارانی صاحبہ آپ نا ہوتیں تو ہمارا کیا بنتا!
یہ تو میرا فرض تھا!
تیرا کچھ نہیں ہو سکتا عرشیا!!
جب پتا ہے تو بولتی کیوں ہو! عرشیا ادا سے بولی وہ دونوں ہنسنے لگیں۔
کچھ دیر بعد وین رکی عرشیا کا گھر آچکا تھا۔
چل اب میں جا رہی ہوں میر گھر آ گیا ہے۔ اللہ حافظ!
اوکے اللہ حافظ! حریم نے اور ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی ماری۔
عرشیا گھر میں داخل ہوئی۔ اسلام وعلیکم! امی!! اس نے اونچی آواز میں سلام کیا یہ اس کی بچپن کی عادت تھی۔
واعلیکم السلام!! آ گئی میری بیٹی! وہ چائے کا کپ میز پر رکھتی ہوئی بولی۔
جی اماں بہت تھک گئی ہوں! عرشیا نے بیگ صوفے پر پھینکا اور گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی۔
کیسا گزرا آج کا دن!!
اچھا ہی تھا! اماں بھوک لگی ہے بہت!
عرشیا! عرشیا!
ایک تقریباً 15 سالہ لڑکی وہاں آئی۔ وہ ان کی ہمسائی تھی.
آؤ حمنا بیٹھو!!
اسلام وعلیکم آنٹی! اس نے غزل بی بی کو دیکھ کر سلام کیا۔
واعلیکم السلام!!
حمناء جا کر عرشیا کے ساتھ والے صوفے پے بیٹھ گئی۔ غزل بی بی اٹھ کر کچن کی جانب چلیں گئی۔ عرشیا تمہیں پتا کل احمر بھائی واپس آ رہے ہیں۔
ان کی پڑھائی پوری ہو گئی ہے ناں! حمناء خوشی سے عرشیا کو بتانے لگی۔ کک۔ کیا۔ سچ میں واقع وہ کل آ رہے ہیں تم مذاق تو نہیں کر رہی۔
ہاں سچ کہہ رہی ہوں عرشیا بھائی واقع آ رہے ہیں!۔ عرشیا کی خوشی کا تو جیسے کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اس کی ساری تھکن ان چند جملوں سے اتر گئی تھی۔ وہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ چھپا نہیں پا رہی تھی۔ کچھ لوگ ہماری زندگی ایسے ہوتے ہیں جن کے زکر سے ہی خوشی مل جاتی ہے جب کوئی اس انسان کا نام لیتا ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ہمارے آس پاس ہی ہے۔ عرشیا کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔ وہ احمر کو بچپن سے پسند کرتی تھی مگر اب وہ پسند شاید کسی اور جذبات میں بدل چکی تھی۔ پہلے بچپن تھا مگر سب جوانی تھی۔ حمناء کب سے جا چکی تھی لیکن وہ وہیں اسی صوفے پر بیٹھی خیالات میں گم تھی۔
عرشیا بیٹا ابھی تک کپڑے نہیں بدلے؟؟ غزل بی بی کھانا میز پر رکھتے ہوئے بولیں۔
ان کی آواز سے وہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلی۔ جج۔ جی امی ابھی چینج کر کے آئی۔ وہ اٹھ کر کمرے کی جانب چلی گئی۔

رات کو اس کے بابا سلیمان صاحب واپس آئے تو وہ ان کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی روز رات جب وہ واپس آتے تو وہ ان کو پورے دن کی رپورٹ دیتی کہ اس نے آج کیا، کیا اور کیا ہوا۔

عرشیا کیسا رہا آج کالج کا پہلا دن ؟؟۔اچھا ہی تھا بابا میرے ٹیچرز بھی بہت اچھے ہیں۔ شاباش بہت اچھے سے پڑھنا اور ڈاکٹر بننا ہے جیسے زیب صاحب کا بن کر آیا ہے۔ کیا!! احمر آ گئے؟ لیکن انہوں نے تو کل آنا تھا ناں آج کیسے آ گئے۔ عرشیس جلدی جلدی میں سب بول گئی۔

آپ کو اتنی حیرانی کیوں ہو رہی ہے ؟؟ کیں کیا جب مرضی واپس آئیں! سلیمان صاحب ذرا خفی سے بولے انہیں کسی غیر لڑکے کا ذکر اس کے منہ سے اچھا نہیں لگا۔

جج۔ جی بابا وہ حمناء آئی تھی آج اس نے بتایا تھا!! عرشیا گھبرا کر بولی تھی۔ ہمم!! سلیمان صاحب چائے کا گھونٹ بھرتے بولے۔ چلو اب آپ باپ بیٹی کی باتیں تو ساری رات نہیں ختم ہوں گیں!! غزل بی بی صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولیں۔

چلو شاباش عرشیا صبح کالج جانا ہے سو جاؤ جا کر!!

جی اماں!! وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور چپل پہننے لگی۔ اوکے گڈ نائٹ بابا گڈ نائٹ اماں!؛ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

وک کمرے میں داخل ہو رہی تھی تو ہر کمرے میں نظر دوہرانے پر اسے ہر چیز نئی محسوس ہوئی ایک عجیب سی خوشی کی لہر اس کے جسم میں اتری وہ کل کے بارے میں سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ کل کیا کرے گی کیسے ملے گی اتنے سالوں بعد احمر سے

وہ کیسے ریایکٹ کرے گا۔ وہ اسے کیسی لگے گی بہت کچھ دماغ میں چل رہا تھا۔ وہ سوچیں سوچتی سو گئی۔

صبح کالج سے لیٹ ہونے کی وجہ سے وین مس ہو گئی تو عرشیا کو سلیمان صاحب نے اسے کالج ڈراپ کر دیا۔ وہ کالج میں انٹر ہوئی سامنے حریم کھڑی تھی۔ اور بھئی چڑیل کیسی ہے ؟؟ عرشیا نے جاتے ہی کہا۔

چڑیل ہو گی تیری ماصی، تیری پھوپھی، تیری چاچی!! حریم نے ایک سانس میں جواب دیا۔

اوہ! مائی پلیجر ڈیئر!! عرشیا نے مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ بیٹے طبیعت تو ٹھیک ہے کافی اچھے موڈ میں لگ رہی ہے کوئی لاٹری تو نکل گئی۔ حریم اس، کا جواب سن کر حیران ہوئی۔ ہاں کچھ یہ ہی سمجھ لے تجھے پتا احمر واپس آ گئے ہیں!! وہ خوشی سے بولی۔

اوہ!! اچھا ہمم!! حریم نے کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی اول تو وہ عرشیا کی محبت کی واحد رازدار تھی مگر حریم کو وہ لڑکا ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ کیا؟ ہمم تجھے سن کر خوشی نہیں ہوئی ؟؟ عرشیا خفا ہوئی۔

ناتو وہ میری پھوپھی کا منڈا ہے جو مجھے خوشی ہو گی!!۔ ہاں یہ بات بھی ٹھیک ہے خیر چھوڑ چل اب کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔ عرشیا بے فکری سے بولی۔ ہاں چل بہن تیرے احمر نامہ سننے سے اچھا میں اردو کا لیکچر لے لوں وہ بھی اتنا بورنگ نہیں ہوتا۔ حریم نے آنکھیں گھمائیں۔

بکواس نا کر اور چل اب! وہ دونوں کلاس میں چلیں گئیں۔ عرشیا جب کالج وین سے اتری تو گھر ہوتے وقت دروازے کے قریب اس کے پاؤں جم سے گئے وہ اندر داخل نا ہو سکی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک نوجوان کھڑا گاڑی سے کچھ سامان نکال رہا تھا اور سپنی چھوٹی جو تھما کر گاڑی کا دروازہ بند کرتا ابھی طرف مڑا اس نوجوان کی نظر عرشیا پر پڑی جو ساکن کھڑی تھی۔ وہ لڑکا عرشیا کی طرف بڑھا۔ عرشیا کی سانس رکی تھی۔ ہیلو!! آپ عرشیا ہو ناں! کیسی ہو آپ ؟اس لڑکے نے عرشیا سے شفقت سے پوچھا۔ ہہ۔ ہیلو!! جج جی مم میں ٹھیک! آپ کک کیسے ہیں ؟؟ وہ احمر کو دیکھ کر کنفیوز ہو چکی تھی۔ اس کے اتنے سالوں کا انتظار اس کے سامنے کھڑا تھا۔

جی میں بھی ٹھیک!۔ احمر نے عرشیا کو جواب دیا۔ اپ کب واپس آئے ؟! عرشیا کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کے وہ اس سے کیا بات کرے۔ میں کل شام کو واپس آیا تھا!؛ اب مستقل یہیں ہوں پاکستان میں! اس نے عرشیا کی نالج میں اضافہ کیا۔

اوہ دیٹس گریٹ!!۔

بھائی بھائی۔ احمر بھائی امی بلا رہی ہیں جلدی آئیں!! حمناء دروازے میں کھڑی احمر کو بلا رہی تھی۔

ہاں آ رہا ہوں حمناء!!۔ اوکے پھر اب تو ہوتی رہے گی ملاقات بائے!؛ وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔ عرشیا خوشی سے جھومتی گھر کے اندر چلی گئی۔ کچھ لوگوں کے لہجے میں قدرتی مٹھاس ہوتی ہے۔ وہ ہم سے بات کریں تو یوں لگتا ہے جیسے ساری دنیا کے سب سے خاص انسان ہم ہی ہیں۔

عرشیا کو احمر سے بات کر کے کچھ ایسا ہی محسوس ہوا تھا۔

شاکر نے دروازہ نوک کیا۔اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہا تو سامنے عالیان بیٹھا سیگریٹ کا دھواں اڑا رہا تھا۔اس کے چہرے پر سنجیدگی واضح تھی۔جی صاحب آپ نے مجھے بلایا!!۔ہاں شاکر مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے کر سکتے ہو؟؟عالیان سیگریٹ کا دھواں اڑاتا ہوا بولا۔
جی صاحب جی حکم کریں آپ کے لیے تو جان بھی حاضر ہے!!شاکر بے حد تابعداری سے بولا۔شاکر میں نے تمہاری جان کا اچار ڈالنا ہے مجھے کسی کی انفار میشن نکلوا کر دو۔ایک ایک منٹ ایک ایک پل کی خبر چاہیئے مجھے سنا تم نے!!عالیان نے حکم دینے والے انداز میں کہا۔جی صاحب جی میں نکلوا دیتا ہوں مگر کس کی؟؟؟
۔وہ میں تمہیں صبح بتادوں گا۔عالیان نے کچھ سوچ کر کہا۔جی ٹھیک ہے صاحب جی۔مگر صاحب آپ مجھے کچھ الجھے ہوئے لگ رہے ہیں۔شاکر نے فکر ظاہر کی۔
الجھ تو میں گیا ہوں شاکر۔خیر تم جاؤ ایک کپ چائے پلاؤ مجھے!!
خیریت تو ہے صاحب سب ٹھیک ہے ناں؟؟۔ہاں شاکر سب ٹھیک ہے تم زیادہ سی آئی ڈی نا بنو!!

ایک سنسان ویران جگہ جہاں ایک چھوٹا بچہ بیٹھا رو رہا تھا اور وہ چیخ کر رو رہا تھا وہ صرف 5 سال کا بچہ تھا وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔نہیں ں ں ں؛!!!!اچانک عالیان جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔وہ ایک خواب تھا جس نے ہمیشہ کی طرح اس کی نیند خراب کی تھی یہ خواب یہ خواب میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے!میں بھی سکون کی نیند سونا چاہتا ہوں۔وہ کافی دیر بیٹھا رہا گھڑی پر وقت دیکھا تو 3 بج رہے تھے۔وہ اٹھا اور سٹڈی میں جا کر بیٹھ گیا۔
وہ ڈائری کھول کر کچھ لکھنے لگ گیا۔

حمناء حمناء!۔عرشیا کہ گھر آئی تھی اس سے ملنے۔اسے آوازیں دے رہی تھی۔اچانک اس کے پیچھے کوئی آ کھڑا ہوا۔
حمناء اور ماما گھر نہیں ہیں باہر گییں شاپنگ کرنے!!۔وہ احمر تھا۔
اسلام وعلیکم!!عرشیا چونک گئی پھر کچھ سنبھل کر سلام لیا۔
واعلیکم السلام بچے!!۔
بچے؟؟عرشیا منہ میں بڑبڑائی۔جی؟کچھ کہا۔احمر نے اس سے پوچھا۔ن ن نہیں!
اور آپ کی سٹڈیز کیسی جا رہی ہیں کوئی ہیلپ چاہیئے ہو تو بتانا میں سمجھا دوں گا۔
لیکن میرے پاس تو آپ کا نمبر ہی نہیں ہے۔عرشیا فوراً بولی۔
اوہ ہاں تم لے لو میرا نمبر!وہ اسکے موبائل پر اپنا نمبر سیو کرنے لگا۔کیا یہ اتنا آسان تھا اس نے اتنی آسانی اور سہولت سے اپنا نمبر اسے دے دیا تھا شاید مرد کے لیے یہ سب اتنا ہی آسان ہوتا ہے۔

تھینکس میں چلتی ہوں اب!کہہ کر وہ چہچہاتی ہوئی گھر چلی گئی۔

عرشیا اور حریم کلاس میں جا رہی تھیں۔تو اچانک عرشیا کے سامنے کچھ لڑکے آ کر رکے۔تینوں لڑکے شکل سے تو شریف خاندن کے لگ رہے تھے وہ ان کو دیکھ کر رکے۔حریم کچھ قدم پیچھے رک کر اپنے بیگ سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔

ہیلو!!سو ہم آپ کے سینیر زہیں کیسی ہیں آپ(پہلا لڑکا بولا)
تو میں کیا کروں راستہ چھوڑیں اور اپنا کام کریں جا کر۔عرشیا ذرا غصے سے بولی
کیا مسئلہ ہی بھئی۔حریم پیچھے سے آئی۔
مسئلہ تو کوئی نہیں(اب تیسرا لڑکا بولا)۔تو راستہ دو ہمیں ہٹو سامنے سے عرشیا سپارٹ انداز میں بولی۔

اچھا!! پہلے اپنا نمبر دو مجھے۔۔پہلے لڑکے نے پھر مداخلت کی۔
کیوں تم نے اپنی بہن کا رشتہ دینا ہے ہمیں۔حریم فل لڑائی کے موڈ میں تھی۔
چلو حریم چلیں ان کا تو کام ہی یہ ہے ہم پرنسپل کو شکایت کریں گے ان کی۔عرشیا حریم کو دیکھتے ہوئے بولی۔
ٹھیک ہے۔۔۔ابھی تو چلی جاؤ بعد میں تم سے ملیں گے۔۔کہہ کر وہ تینوں لڑکے وہاں سے چلے گئے۔۔۔
بدتمیز!! چل چلیں یار عرشیا نے حریم سے کہا۔۔یہ کیا دیکھیں گے ہمیں دیکھوں گی تو میں ان کو۔۔
دفع کر یار چل چلیں کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔عرشیا حریم کو بازو سے کھینچتی ہوئی کلاس کی طرف لے گئی۔ہاں یار چل ان کو تو بعد میں بتاؤں گی میں۔۔
!!__________
رات کے دس بج رہے تھے۔عرشیا نے احمر کو میسج کیا۔ہائے۔۔۔!
احمر نے فوراً کال کی۔ہیلو۔۔عرشیا ذرا حیران ہوئی۔
ہیلو۔کیسی ہیں آپ؟؟وہی شفقت بھرا پیار بھرا لہجہ۔۔
جج۔۔جی میں ٹھیک۔عرشیا نے کہا
اور سٹڈی کیسی جا رہی ہیں آپ کی۔۔؟جی اچھی جا رہی ہیں آپ کو پتا ہے آج کالج میں۔۔۔۔۔عرشیا اسے کو صبح کا واقع بتانے لگی
اچھا۔۔یہ سب نورمل ہے کالج لائف میں ایسا ہوتا ہے۔۔احمر اطمینان سے بولا۔اچھا چھوڑیں آپ بتائیں کیسا رہا آپ کا دن۔۔ہاں اچھا تھا یار کوئی باہر گھومنے کا پلین بناؤ جب سے آیا ہوں گھر بور ہو رہا ہوں۔۔جی جی ضرور۔۔عرشیا اور احمر کافی دیر تک باتیں کرتے رہے فون بند ہوتے ہی عرشیا خوشی سے جھوم اٹھی۔۔
ہ_____
ہاں بھئی شاکر کیا خبر لائے ہو؟عالیان ابھی آفس سے آیا تھا صوفے پر بیٹھا اپنے کف فولڈ کرتے ہوئے بولا۔
جی سر میں نے ساری انفارمیشن نکلوالی ہے لڑکی کا نام "عرشیا سلیمان 🎀" ہے ابھی کالج میں نیو ایڈمیشن لیا ہے شریف خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔شاکر نے لفظ بالفظ اسے ساری معلومات دی جو وہ عرشیا کہ بارے میں جانتا تھا سب۔
صحیح اور کچھ؟؟عالیان کا تین حرفی جملہ۔
جی سر میں نے سارے اکاؤنٹس وغیرہ بھی نکال لیے ہیں سوشل میڈیا پر کچھ زیادہ ایکٹو نہیں ہیں وہ۔
ہمم!!اور؟؟
اور سر جس کالج میں وہ پڑھتی ہیں وہاں میرا چھوٹا بھائی پڑھتا ہے اس نے بتایا کہ آج کچھ لڑکے عرشیا اور انکی دوست کا رستہ روک کر انہیں تنگ کر رہے تھے۔
کون؟کونسے لڑکے جلدی بتاؤ!!عالیان کی آنکھوں میں غصہ اور ماتھے پر شکنیں ایک ساتھ ابھری تھی۔
جج جی سر وہ فائنل ایئر کے لڑکے ہیں ہوسٹل میں رہتے ہیں۔شاکر عالیان کو غصے میں دیکھ کر ہمیشہ گھبرا جاتا تھا۔شاکر اسے معلومات دے رہا تھا تو اچانک ایان بھی وہیں آگیا۔
ہائے گائززززز!!ایان نے بولتے ہوئے عالیان کی شکل دیکھی اور خاموش ہو گیا۔
ٹھیک ہے تم جاؤ!!عالیان نے ہاتھ کے اشارے شاکر کو جانے کو کہا۔۔
کیا ہوا ہے عالیان تم غصے میں لگ رہے ہو؟؟ایان اسکے پاس کھڑا پوچھ رہا تھا۔
چل میرے ساتھ ایک کام ہے۔عالیان کھڑا ہوتا کہنے لگا۔ہاں ٹھیک ہے لیکن ہوا کیا ہے ایان نے پھر پوچھا۔
تو چل رہا ہے یا میں جاؤں؟؟وہ ایسا ہی تھا فوراً فیصلہ لینے والا۔ہاں چل بھئی تو بھی بیویوں کی طرح فوراً ہی ناراض ہو جاتا ہے وہ ایان تھا طنز کیے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔
ہاں چل۔۔!!کہہ کر وہ دونوں باہر کی طرف نکلے۔۔
کچھ ہی دیر بعد زن سے گاڑی رکی عالیان تیزی سے گاڑی سے نکلا اور ڈکی میں سے ہاکی نکالی۔

یار عالیان تو کہاں لے آیا ہے؟؟ایان بھی اس کے پیچھے گاڑی سے نکلتے ہوئے پوچھنے لگا۔
تیری ماسی کا گھر ہے اندھا ہے تو اتنا بڑا بوئیز ہوسٹل کا بورڈ نظر نہیں آرہا تجھے۔
اووا چھا لیکن کم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟
لڑکوں کی طبیعت صاف کرنے کے لیے۔۔عالیان نے سرد لہجے میں کہا۔
کم آن عالیان اتنا سسپینس ڈالا کوا تھا صرف اتنی سی بات کے لیے۔ایان نے بےزاری سے کہا۔

-

-

میرے لیے اتنی سی بات نہیں ہے۔عالیان کے لہجے میں کچھ تھا۔ایان بلکل خاموش ہو گیا۔وہ دونوں لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوسٹل میں داخل ہوئے انہیں کسی نے نہیں روکا وہ عالیان احمد شاہ تھا اسے کوئی روک سکتا بھی نہیں تھا۔دھارڑڑڑ کی آواز سے دروازہ کھلا۔
کمرے موجود تینوں لڑکے چونک گئے۔عالیان کمرے میں داخل ہوا اس نے کرسی کھینچی اور اس پر اپنے مخصوص انداز میں ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔
کون ہو بھئی کیا چاہیے تمہیں۔۔؟؟تینوں لڑکے چونک کر بول
ابھی پتا چلے گا تمہیں صبر رکھو بیٹے۔۔!ایان عالیان کے ساتھ کھڑا تھا۔۔
رکو میں ابھی گارڈز کو بلاتا ہوں۔پہلا لڑکا بولا۔
کوشش کر لو لیکن کوئی نہیں آئے گا۔۔ایان نے شانے اچکائے۔۔۔
چٹاخ!!!زوردار تھپڑ پہلے لڑکے کے منہ پر پڑا وہ زمین پر جا گرا۔۔
بھائی بھائی ہم نے کیا کیا ہے؟؟عالیان اب تینوں لڑکوں کو ہاکی سے بہت برے طریقے سے مار رہا تھا ان کی چیخیں پورے ہاسٹل نے سنی تھیں۔
تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری لڑکی کا راستہ روکنے کی عالیان احمد شاہ کی لڑکی کا راستہ روکنے۔وہ دھاڑا تھا۔
ایان اس کے جملہ سن کر یک ٹک اسے دیکھنے لگا۔اس کی بات سے اسے جھٹکا لگا۔۔
تینوں لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھا
بھائی بھائی معاف کر دیں ہمیں نہیں پتا تھا کہ وہ۔۔
دوبارہ اس کالج کے آس پاس بھی نظر آئے تو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔
کہہ کر عالیان کمرے سے باہر نکلا ایان بھی اسکے پیچھے باہر نکلا۔
ایان بلکل خاموش تھا اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے۔عالیان ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔اور خاموشی سے بیٹھا پورے راستے اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ رہا تھا۔
اگلے دن۔۔۔۔
عالیان چلتا اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا۔سر آج آپکی امپورٹینٹ میٹنگز۔وہ ہیزل تھی عالیان کی سیکٹری۔ہاتھ میں فائل پکڑتے اس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھی دو لڑکیوں پر پڑی ایک سیکنڈ لگا تھا اسے پہچاننے میں وہ وہی تھی "عرشیا"..وہ ایک دم رکا وہ سانس لینا تو بھول ہی گیا اس کے آس پاس کیا ہو رہا وہ کہاں کھڑا وہ سب رک سا گیا تھا۔وہ بس بس سامنے موجود معصوم سے چہرے کو دیکھ رہا تھا جسے اس دن اس نے سڑک پر شدید غصے میں دیکھا تھا بلاشبہ وہ نہایت حسین تھی۔
وہ کچھ دیر بعد سنبھل کر صرف اتنا ہی بول سکا۔"یہ لڑکیاں!"
جی سر کالج سے آئی آپ کو فنکشن میں انوائٹ کرنے کے لیے۔ہیزل نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔
انہیں میرے آفس میں بھیج دیں۔اوکے سر!!کہہ کر وہ لڑکیوں کی جانب بڑھی۔۔آپ کو سر آفس میں بلا رہے ہیں۔۔
اوکے!!کہہ کر عرشیا کھڑی ہوئی اور حریم بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔۔
اسلام وعلیکم!!حریم بے حد معدب انداز میں کہتی اندر داخل ہوئی۔جب کہ عرشیا وہ تو شرم سے پانی پانی ہو رہی سامنے بیٹھا شخص وہ ہی لڑکا تھا جس سے اسنے اس دن سڑک پر بدتمیزی کی تھی۔اوہ گوڈ یہ میرے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا۔۔عرشیا نے دل میں کہا۔۔۔۔۔۔

وا علیکم السلام!! پلیز ہیو آسیٹ! عالیان نے نہایت شفقت سے کہا۔
تھینکس سر! دراصل ہم آپ کو کالج کے ایونٹ میں انوائٹ کرنے آئے ہیں ایز آ چیف گیسٹ سر غفور کو کچھ کام تھا تو وہ آ نہیں سکے۔ اپ نے ہمارے کالج کے لیے بہت کچھ کیا ہے ہمیں بہت خوشی ہو گی اگر آپ آئیں گے۔۔ حریم نے بے پر خلوص انداز میں کہا۔۔
اووہ!! جی جی ضرور آپ اتنے خلوص کے ساتھ بلائیں گے تو میں انکار کیسے کر سکتا ہوں۔ وہ ذرا سا مسکرایا۔
عرشیا ان دونوں کی گفتگو میں مداخلت کیے بغیر چپ چاپ بیٹھی رہی۔
تھینک یو سو مچ سر۔ حریم نے شکریہ ادا کیا۔۔ نو نو آپ کا شکریہ آپ نے مجھے بلایا اور عزت دی۔ یہ تو ہمارا فرض تھا سر۔ اچھا اب ہم چلتے ہیں۔
ارے بیٹھیے چائے تو پی کر جائیں۔ شکریہ بٹ ووئی ہیو ٹو گو۔ حریم۔ نے معذرت کر لی۔۔ جی جی ہمیں چلنا چاہیے عرشیا فوراً کھڑی ہوتی ہوئی بولی
ارے واہ آپ بولتی بھی ہیں؟؟ عالیان مسکرایا تھا۔۔ ہاہاہاہا۔۔ جی سر بہت بولتی ہے یہ اوکے اب ہم چلتے ہیں۔ کہہ کر وہ دونوں باہر نکل گئیں
اوکے! وہ انہیں جاتا دیکھ مسکرایا تھا۔ عرشیا جب تک وہاں تھی عالیان اسی کو دیکھ رہا تھا۔>>:

ایان اور عالیان ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔
ایان نے اسے تین دفع مخاطب کیا مگر وہ اپنے ہی خیال میں مگن تھا۔ اب کی بار ایان نے غصے سے کہا۔ عالیان!!!!!
ہمم کیا ہے بول!! عالیان نے اسے اب جواب دیا۔۔
کون ہے وہ لڑکی؟؟ ایان نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔
کک کون سی لڑکی؟؟ عالیان کہ الفاظ اٹکے تھے۔ ووووہی لل لڑکی جس کے لیے ادھی رات کو لڑکو کو پیٹنے گا تھا۔ ایان اسی کے انداز میں بولا تھا
کیا مطلب ایسا پہلی بار تو نہیں ہوا!!
آئی نو بٹ تو نے اس سے کہا تھا"میری لڑکی"۔ ایان نے آنکھیں سکیڑ کر مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا۔ نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے!!
ٹھیک ہے اب تو مجھ سے بھی چھپائے گا۔ وہ دکھی سا منہ بنا کر بولا۔ لو جی اموشنل ڈرامہ شروع ہو گیا۔ ہاں ہاں اب تو تجھے میری باتیں ڈرامہ ہی لگتی ہیں۔ ایان نے پھر دھائی دی۔
اچھا یار بتاتا ہوں!! عالیان نے جیسے ہار مان لی۔ سنا پھر۔ ایان خوشی سے بولا۔ اس دن جب!! عالیان نے اسے بے تک ساری بات سنانا شروع کر دی آخر وہ اسکے بچپن کا دوست وہ اسے کیسے نہ بتاتا۔ اچھا!! ایان بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا یار مجھے کیا ہو رہا ہے۔ عالیان صوفے کی بیک پر سر ٹکاتا بولا تھا۔
اس کو سچ میں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے ایک انجان لڑکی کہ لیے یوں کر رہا تھا مگر دل اسے انجان مانے تو پھر ناں۔۔ دل۔۔۔ وہ پہل بار دل کی بات سن رہا تھا کیوں؟؟ آخر کیوں؟؟
کل تیری بولتی کیوں بند تھی عالیان سر کے سامنے؟؟ آج ویکنڈ پر حریم عرشیا کے گھر آئی تھی وہ اکثر ہی آجایا کرتی تھی۔
میرے حصے کا تو جو بول رہی تھی۔ عرشیا کے بولتے ہوئے اچانک احمر کی کال آ گئی۔
ڈونٹ ٹیل می کہ تو اس کے ساتھ ریلیشن میں ہے؟؟ حریم افسوس کہ ساتھ بولی۔
نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ ہم بس فرینڈز ہیں۔
اینڈ یو ریئیلی نو دیٹ کہ یہ حرام ہے!! حریم دو ٹوک انداز میں بولی۔ دوست تو سہ ہی ہوتا ہے جو نمک جیسا سچ بولے۔
ہاں آئی نو بٹ میں جلد ہی ان کو اپنی فیلینگز بتا دوں گی۔
اور پھر کیا ہو گا وہ تم سے شادی کرے گا؟؟
افکورس!! عرشیا اعتماد کے ساتھ بولی۔
اللہ کرے ایسا ہی ہو! حریم نے کہا۔

انشاءایسا ہی ہو گا آمین !!۔
چل چھوڑ یار کوئی اور بات کرتے ہیں۔۔ حریم نے موضوع بدل دیا۔۔ہاں تو کچھ بتا عرشیا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔
ہاں تجھے پتا ہے کل ناں۔۔۔۔ وہ دونوں رات دیر تک باتیں کرتی رہیں اور پھر سو گئیں۔
اٹھ جاؤ لڑکیوں !!! صبح کہ 11 بج رہے ہیں۔ وہ دونوں گہری نیند میں سو رہی تھیں جب غزل بی بی انہیں اٹھانے آئیں۔
اماں پلیز آج سونے دیں آج اتوار ہے۔ عرشیا نیند میں بولی۔۔جی آنٹی بس دو منٹ اور۔ حریم نے کروٹ بدلتے کہا تھا۔
حریم تمہاری پسند کا ناشتہ بنیا ہے میں نے.. غزل بی بی نے کہا۔
آلو کے پراٹھے !! حریم فوراًاُٹھ بیٹھی۔۔
ہاں کاں آلو کے پراٹھے اب جلدی سے آجاؤ ناشتہ ٹھنڈا کو جائے گا۔۔ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئیں۔
بھوکی نہ ہو تو اب تیری وجہ سے مجھے بھی اٹھنا پڑے گا منحوس کہیں کی۔۔ عرشیا کو حریم پر غصہ آیا۔
تھینک یو آلو کے پراٹھے کے لیے کچھ بھی سن سکتی ہوں۔ حریم نے اطمینان سے کہا۔ دفع ہو جاؤ ذلیل انسان۔۔

۔۔۔۔۔۔

عرشیا ابھی کمرے میں آئی تھی اسی پل احمر کی کال آگئی اور اسنے کال پک کی وہ اب روزانہ بات کرتے تھے۔
اسلام و علیکم !!!
وا علیکم السلام !! کیسی ہو سویٹ ؟؟؟ احمر اس کے ساتھ بہت بے تکلف ہو چکا تھا۔۔
ہمم !! ٹھیک ! دو لفظی جواب۔ کیا ہوا عرشیا کوئی بات ہے کیا؟؟
نہیں کچھ بھی نہیں !!! عرشیا نے سرسری سا جواب دیا۔۔ کوئی تو بات ہے بتاؤ مجھے !!
مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی !!!
ہاں بولو !!
وہ میں میں کہہ رہی تھی کہ۔۔۔ کیا وہ۔۔ بتاؤ ناں !! احمر بے تاب ہوا۔۔
آئی۔لو۔یو۔ !! کہہ کر عرشیا نے کال کاٹ دی اسکا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا مانو ابھی اچھل کر باہر آجائے گا۔۔۔
احمر نے فوراًکال بیک کی !!
اڑے میرا جواب تو سن لیتی پہلے ہی کال کاٹ دی !!
جج جی !! ب بتائیں ؟؟
آئی۔لو۔یو۔ٹو !!! احمر نے لفظ بالفظ کہا۔۔
سسس سچ آپ سچ کہہ رہے ہیں !!
ہاں بھئی سچ کہہ رہا ہوں !!
اچھا بتائیں آپ مجھ سے کریں گے ناں !!
شادی۔۔ وہ تو ابھی بہت دور ہے !!۔۔آپ مجھے ابھی بتائیں آپ مجھ سے شادی کریں گے یا نہیں ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔
اچھا بابا کروں گا !!
سچی !!!۔؟؟۔۔مچی !! احمر کہہ کر ہنس پڑا۔
ہائے اللہ جی !! تھینک یو سو مچ احمر..! عرشیا آج بے حد خوش تھی ہر خوشی مل چکی تھی اسے۔ نوٹ مینشن دیٹ ہنی !!
وہ رات دیر تک باتیں کرتے رہے تھے۔
"حرام میں لذت ہی اتنی ہے کہ انسان بھول جاتا ہے کہ س میں سکون نہیں"
"حرام میں لذت ہے سکون نہیں !!"

--
عالیان میں تھا جب ایان آیا۔ ہیلو ڈارلنگ !! چہرے پر مسکراہٹ۔
ہاں ایان تو آ گیا یار مجھے کام ہے جلدی جانا ہے تو تو ذرا میٹنگز وغیرہ مینج کر لینا۔ ٹھیک ہے !!
کہاں جارہا ہے بھئی ؟؟ مجھے چھوڑ کر !!۔
یار کالج میں ایک فنکشن ہے وہاں جانا ہے مجھے !! عالیان نے کہا۔ ارے تو کب سے کالج کے فنکشنز پر جانے لگ گیا۔ ایان نے حیرت سے کہا تھا۔
یار وہ عرشیا اور اسکی دوست انوائیٹ کرنے آئیں تھیں اس لیے جانا پڑے گا۔۔!!
اووووو !! اچھا.. اور تو مجھے اب بتا رہا ہے..؛! ایان نے بے رخی سے کہا۔
تو کب بتاتا تجھے !؟؟
بس کر دے عالیان تو بدل گیا ہے۔ ایان نے جیسے دہائی دی۔ اب میں نے کیا کر دیا؟؟ عالیان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔
بس کو کیلا بس بہت ہو گیا اب ایک شبد اور نہیں۔۔!!! ایان نے ہاتھ کے اشارے سے کہا تھا۔
ایک تو تو نا یہ انڈین ڈرامے دیکھنا بند کر دے ڈرامے باز !! ورنہ بہت پتے گا تو۔۔!! عالیان نے وارننگ دی تھی۔۔
بس کر مجھ سے بات نا کر اب !!!
اب تیری ناراضگی ختم کیسے ہو گی ؟؟ عالیان نے ہتھیار ڈال دیے..
ہاں ایک شرط پر مانوں گا اگر تو مجھے ساتھ لے کر جائے گا تو !!
رہنے دے تو ناراض ہی بہت پیارا لگ رہا ہے۔۔
یار لے جا۔۔ ناں میرا بھائی نہیں ہے تو پیارا ڈا !! ایان معصوم سا منہ بنا کر بولا تھا۔۔
یہ معصومیت تجھ پر سوٹ نہیں کرتی۔۔ اچھا چل مر ساتھ منحوس انسان۔۔!! عالیان مان گیا۔
تھینکس میں بس ابھی ریڈی ہو کر آیا..!
15 منٹ سے زیادہ ویٹ نہیں کروں گا میں !! عالیان نے کہا۔
بس 10 منٹ میں آیا وہ کہتا باہر نکل گیا۔۔
ڈرامے باز کہیں کا اس نے اسے جاتا دیکھ کہا تھا۔
--------!
ایان اور عالیان ابھی کالج پہنچے تھے ان کا استقبال بہت اچھے سے کیا گیا تھا۔ اچانک عالیان کی نظر کالے لباس میں موجود اس لڑکی پر پڑی وہ بے حد حسین لگ رہی تھی یہاں تک کہ ہر آتا جاتا لڑکا اسے مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا عالیان کو یہ بات بہت بری لگی۔
یہاں تو کافی رونق ہے یار۔۔ ایان ادھر اُدھر دیکھتا عالیان سے کہہ رہا تھا۔۔
ہاں تو بس لڑکیوں سے دور رہیں !!! اچانک کالی گہری سیاہ آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں اور سیاہ آنکھیں جھک گئیں وہ اں کھیں حیا سے جھکی تھی اور مرد کا حسن اس کی حیا میں ہی ہوتا ہے جیسے کہ عورت کی۔۔
وہ اسے دوبارہ دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس کی آنکھیں ساتھ نہیں دے رہی تھی وہ ایک بار جھکی اور دوبارہ نہیں اٹھیں۔۔
وہ عرشیا ہی تھی اس نے عالیان کو دیکھ لیا تھا لیکن کوئی دلچسپی نہیں لی۔۔ حریم کی نظر دور کھڑے عالیان پر پڑی تو وہ اچانک بول پڑی۔۔
عرشیا وہ دیکھ عالیان سر چل مل کر آتے ہیں۔۔
مجھے کوئی شوق نہیں ہے تو ہی جا۔۔ عرشیا نے انکھیں رول کیں تھیں۔۔ دفع ہو جاؤ میں جا رہی ہوں !! حریم کہہ کر ان کی طرف چلی گئی۔ جا جا !! عرشیا کو کوئی فرق نہیں پر رہا تھا۔۔
اسلام و علیکم !! حریم اب ان کے پاس کھڑی تھی۔۔ ایان نے حریم کو دیکھا اور پھر دیکھے ہی گیا۔۔
واعلیکم اسلام !! حریم بیٹا کیسی ہیں آپ ؟؟ عالیان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔ جی میں ٹھیک !! مجھے آپ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔۔

جی مجھے بھی!! عالیان نے بہت نرمی سے جواب دیا۔۔ مجھے بھی!! ایان منہ میں بڑبڑایا تھا۔۔۔
اسلام وعلیکم!! حریم نے ایان کو دیکھ کر کہااور پھر عالیان کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ جی واعلیکم السلام!! میں ایان ہوں عالیان کا دوست۔۔ ایان اس کی نظریں سمجھ گیا تھااس لیے خود ہی جواب دے دیا۔۔ اووو!! نائس ٹو میٹ یو!! کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔
بس کر دے گھورے جا رہا ہے!! عالیان نے ایان کی نظر مسلسل حریم پر دیکھ کر کہا۔۔ اچھا!!!! ایان نے جواب دیا۔
بڑی ہی کوئی بداخلاق ہے تو بندہ کم از کم سلام ہی کر لیتا ہے۔۔ حریم نے جاتے ہی عرشیا کو دو سنائی تھیں۔۔ وہ ہمارا چیئر مین ہے جو میں سلام کروں جا کر!! عرشیا نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔ نہیں تو نا سہی!! حریم نے بات ختم کی۔
ابھی تجھے ایک سرپرائز ا بھی عالیان ایان سے کہہ رہا تھا۔۔ اووو سرپرائز واؤوؤوؤ!! ایان نے خوشی سے کہا.. یس!! مختصر سا جواب۔۔
اچانک کالج کے پرنسپل نے اعالیان کا نام لے کر اناونسمنٹ شروع کی سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے سب غور سے سن رہے تھے۔۔ ان کے آخری جملے پر سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔۔ ورف ایک شخص کو نکال وہ شخص مطمئین نہر آ رہا تھا۔
پُٹ۔ یور۔ ہینڈز۔ ٹو گیدر۔ فور۔ آور۔ نیو چیئر مین۔" عالیان احمد شاہ۔۔ "کالج میں تالیوں سے گونج اٹھا۔۔
عالیان اب اپنے شاہی انداز میں چلتا سٹیج پر گیا۔۔ ایان اسے وہاں کھڑا انکھیں پھار پھار کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہیں حریم کا بھی منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔ واٹ!! یہ ہمارے چیئر مین!! عرشیا نے حیرت سے کہا۔۔
عالیان نے بات کرنا شروع کیا اور سٹوڈنٹس کے لیے چھوٹی سی سپیچ کی مختصر لیکں متاثر کن وہ زیادہ لمبی بات نہیں کرتا تھا بس مختصر لیکن خوبصورت بات کرتا تھا

وہ سٹج سے اترا ایک بار پھر فضا میں تالیوں کی آواز گونجی۔۔
ہاں بھئی ہوا سرپرائز؟؟ عالیان نے ایان کے پاس جا کر کہا۔۔۔ ؟؟۔۔ تو بڑا چھپا رستم ہے سالے!! وہ آگے بھی کچھ بولنے لگا تو اسے سامنے حریم آتی نظر آئی تو اچانک اسکی زبان پر بریک لگ گئی۔

بول چپ کیوں ہو گیا؟؟ عالیان نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
مبارک ہو سر!! حریم نے خوشی سے کہا تھا۔۔ اوو حریم تھینکس بیٹا!!!! عالیان نے بھی خوشی سے جواب دیا۔۔
اسلام وعلیکم!! سر مبارک ہو آپ ہمارے چیئر مین بن گئے۔۔۔ وہ اس کے بلمقابل کھڑی تھی۔۔ اور سامنے کھڑے شخص کے ہوش اڑ چکے تھے
کبھی کبھی انسان کی ہی کہی ہوئی بات اس کے سامنے پوری ہوتی ہے جیسے ابھی عرشیا کہ ساتھ ہوا اس نے کہا تھا کہ وہ میرا چیئر مین جو میں سلام اور اسی پل وہ چیئر مین بن گی تھا۔۔ واعلیکم اسلام!! ایک پل کو تو عالیان کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کے سامنے کھڑی ہے۔
عرشیا اب حریم کو دیکھ رہی تھی جو ایان کے ساتھ بات کر رہی تھی۔۔ عالیان کی نظریں ابھی ابھی جھکی ہوئی تھیں۔
چلو عرشیا وہ ہمیں بولا رہے ہیں۔۔ حریم نے عرشیا سے کہا۔۔۔ ہاں ہاں چلو چلو!! عرشیا کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔
تو یہ تھیں مِس عرشیا!!!! ایان نے عالیان کی شکل دیکھتے کہا۔
ہمم!!! اب عالیان اسے دور سے دیکھ رہا تھا وہ ہنس رہی تھی اور خوش وہ ہو رہا تھا۔۔
ویسے عرشیا کی دوست حریم بھی بہت پیاری ہے ہیں ناں؟؟
چل بیٹا چل نکلتے ہیں اس پہلے کہ تو کوئی....
میں کوئی کیا؟؟؟
کچھ نہیں چل بس چلتے ہیں! عالیان نے ایان سے کہا اور وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔۔

عالیان ڈرائیو کر رہا تھا۔۔ وہ لوگ کالج سے سیدھا گھر جا رہے تھے چانک سامنے سے ایک گاڑی اگئی عالیان نے فورا بریک لگائی گاڑی جھٹکے سے رکی وہ مرتے مرتے بچ گئے۔۔

ذہنی توازن ٹھیک ہے تیرا کیا ہو گیا عالیان کیوں تو میری ہونے والی بیوی کو بیوہ کرنا چاہتا ہے۔؟؟

ایان یار تو ڈرائیو کر لے یار!!! عالیان نے بے زاری سے کہا یوں جیسے اسے ہر چیز آوازار کر رہی تھی۔ ہاں بیٹا جی میں اب خود ہی کروں گا مجھے زندگی بہت پیاری ہے۔

وہ گاڑی سے اترا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور عالیان فرنٹ سیٹ پر بیٹھا۔۔ وہ جب بھی آنکھیں بند کرتا اس کے سامنے وہی حسین اور معصوم چہرہ آجاتا جسے وہ ابھی کچھ دیر پہلے دیکھ کر آیا تھا۔

عالیان!!! تجھے۔ اس سے محبت ہو گئی ہے؟؟ ایان نے بہت سنبھل کر سوال کیا۔۔

نہیں۔۔ محبت نہیں محبت نہیں ہوئی!! عالیان نے الفاظ ٹھگر ٹھہر کر کہہ رہا تھا۔۔۔

تو۔۔۔ پھر؟؟؟ ایان نے اس کے چہرے کو دیکھتے پوچھا۔۔

مجھے۔۔ مجھے اس سے عشق ہو گیا ہے ایان! اس کے لہجے میں تڑپ چہرے پر یقین اور الفاظ میں دنیا جہان کا اقرار۔۔

اسی لیے تو نے پورا کالج ہی خرید لیا!!

ہاں! کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی مسئلہ ہو مجھے خبر ہی نہ ہو۔

اور تو نے اسے اظہارِ عشق کیا ہی نہیں!!

اظہار محبت کا ہوتا ہے عشق کا نہیں عشق تو بس خاموشی سے کیا جاتا ہے عشق اگر سچا ہو تو اپنی گواہی خود دیتا ہے،

واہ عالیان صاحب آپ تو مجنوں بن گئے اور اگر اسے کسی اور سے محبت ہوئی تو؟؟؟

عالیان کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔

اور اگر وہ منگنی شدہ ہوئی تو تب کیا کرو گے تم؟؟

عالیان کو لگا اسکے پیروں تلے زمین نکل گئی۔۔

اور اگر؟؟؟؟ ایان نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا تو بلکل خاموش ہو گیا۔

کوئی بات نہیں جہاں اتنا کچھ کھویا وہاں یہ بھی سہی۔ کرب، ملال، کمیاں زندگی کا ادھورا پن سب اسنے محسوس کیا تھا۔

یارررر! میں تو ایسے ہی مذاق کر رہا تھا۔

وہ بلکل خاموش تھا پل بھر کی دیر لگی اور خوبصورت سیاہ آنکھیں اب سرخ ہو چکی تھیں۔۔

تجھے پتا ہے ایان عشق میں حاصل کی طلب نہیں ہوتی۔ وہ بے بسی سے بولا۔

ایان کو اب اپنے سوال پر پچھتاوا ہوا تھا۔

اب وہ گاڑی کی ونڈو سے باہر سڑک کو دیکھ رہا تھا۔۔

یار ویسے وہ لڑکی حریم بھی اچھی ہے۔۔ ایان شرارت سے بولا۔ ہے تو، تو بے غیرت ہی۔ یار میں نے کونسا اسکا نمبر مانگ لیا میں تو بس تعریف کر رہا ہوں۔

اچھا بکواس نہ کر گاڑی چلا جلدی کر۔۔

!-----

عرشیا اور حریم صبح کالج پہنچی تو سامنے منظر ہی کچھ اور تھا۔

اوئے!!! یہ کیا ہو گیا حریم بے اختیار بول اٹھی۔۔

ان کی کلاس فیلو سے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ گرلز اور بوائز کی کلاسز سیپریٹ ہو گئی ہیں۔۔

واؤ وٹ آ چینج!! حریم نے خوشی کا اظہار کیا۔۔

چلو کچھ تو اچھا کیا اس نے۔۔ عرشیا نے سرسری سا کہا تھا۔۔

اچانک حریم کی نظر سامنے سے آتے حسین مرد پر پڑی۔۔ اووہ عالیان سر آؤ ملتے ہیں۔۔!

مجھے کوئی شوق نہیں تم خود ہی مل لو۔۔ عرشیا نے آنکھیں رول کیں اور چلی گئی۔۔

حریم۔عالیان کے پاس جا کھڑی ہوئی۔اسلام وعلیکم!!!

واعلیکم السلام!!کیسی ہو آپ بیٹا؟؟نہایت شفقت سے پوچھا______

جی الحمدللہ۔میں بلکل ٹھیک!!

سو کیسی لگی آپ کو نئ تبدیلی؟؟؟عالیان نے سوال کیا۔

جی بہت اچھا سر آئی لائک اٹ!!

نائس!!مجھے لگتا ہے آپ کی دوست کو میں کچھ خاص پسند نہیں...

نہیں سر ایسی کوئی بات نہیں ہے!!حریم نے جسٹیفائی کیا۔۔

اچھا..!!!!!

جی سر وہ بس ایسی ہی ہے موڈی_____

مجھے لگا شاید میرے لیے ہی۔۔۔

نو سر!!!

اچھا آپ کی کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے آپ جائیں شاباش!!

او کے!وہ کہہ کر وہاں سے چلی گئ۔۔

عالیان وہاں سے نکلا اور کافی دیر اسی کے بارے میں سوچتا رہا۔۔ہائے محبوب بھی کتنا ظالم ہوتا ہے نا اس لڑکی نے ایک نظر مڑ کر بھی اسے نہیں دیکھا تھا خیر وہ وہاں اے آفس چلا گیا۔۔

_____!!!!!!!!!

ہیلو۔۔!!کیسی ہو؟؟۔۔احمر عرشیا سے کال پر بات کر رہا تھا۔۔

جی میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟؟

ہاں ٹھیک ہوں لیکن بہت تھک گیا ہوں بس سونا چاہتا ہوں.!!

کیا؟؟؟آج مسلسل تین دن کو گئے ہیں آپ مجھ سے بات کیے بغیر ہی سو جاتے ہیں۔۔ عرشیا خفا ہوئی۔۔

دیکھو لڑکی میں پورا دن مصروف ہوتا ہوں میرے پاس فضول کاموں کے کیے ٹائم نہیں ہوتا۔۔

آپ ناراض تو نا ہوں میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی۔۔ عرشیا کو اس کی بات سن کر دکھ ہوا۔

نہیں میں ناراض نہیں ہوں..!!

آپ مجھ سے ایسے بات کیوں کر رہے ہیں؟؟؟

کس طرح بات کر رہا ہوں میں؟؟....."وہ عالیان نہیں تھا جو اس کے اس شکوے پر شرمندہ ہوتا وہ احمر تھا اور وہ سنگدل تھا۔۔

کچھ نہیں.!!وہ مایوسی سے بولی۔

او کے میں سونے لگا ہوں بائے!!!

وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ احمر نے کال کاٹ دی۔۔

احمر نے فون سائلنٹ پر لگایا اور سو گیا۔۔

عرشیا بے یقینی سے ہاتھ میں پکڑے فون کو تکتی رہی۔۔۔۔۔

(کیا محبوب اس قدر ایسا ہوتا ہے آپ کو اداس کر کے سو جاتا ہے کیا محبوب پریشان ہو تو نیند آتی ہے؟؟نہیں محبوب کو تو سوئی بھی چبھ جاے تو دل پریشاں ہو جاتا

ہے
تو احمر کیسا عاشق تھا جو معشوق کی پریشانی کی وجہ بھی بن گیا اسے پریشان کر کہ چین کی نیند سو بھی گیا)

———————_..........

-

-

-

لعنت حریم تم پر بھی اور تیری گاڑی پر بھی۔۔
وہ اور عرشیا شاپنگ پر نکلی تھیں جب سنسان راستے پر ان کی گاڑی خراب ہو گئی۔۔
اے!!!! مجھے جو مرضی بول میری گاڑی کو کچھ مت کہنا۔۔۔
تو ہے ہی منحوس۔۔ائیندہ کبھی تیرے ساتھ نہیں آؤں گی۔۔ عرشیا غصے سے بول رہی تھی
نا آئیں لیکن اب کیا کریں۔۔؟؟
اب اتنے سنسان راستے پر کیوں کوئی اپنا بھی ملے گا۔۔۔!!
کیا پتا۔۔! وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ سامنے ایک خوبصورت چم چم کرتی کالے رنگ کی گاڑی رکی۔۔
عالیان گاڑی سے اترا اور ساتھ ہی ایان بھی اترا۔۔!!
اے!!! یہ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں!!! ایان نے ایان کو آہستگی سے کہا۔۔۔
اسلام و علیکم!! سر۔۔ حریم نے فوراً آگے بڑھ کر سلام کی۔۔اسلام و علیکم!! عرشیا نے بھی سلام کر ہی لیا۔۔

-

-

واعلیکم السلام!! آپ دونوں یہاں خیریت ہے...؟؟

جی وہ ہم شاپنگ کرنے کے لیے آئے تھے اور گاڑی خراب ہو گئی۔۔!! حریم نے عالیان کو بتایا۔
اوہ!!! چلیں آئیں پھر ہم آپ کو ڈراپ کر دیتے ہیں.. عالیان بظاہر حریم سے مخاطب تھا۔

نو تھینکس!! ہم خود چلے جائیں گے۔۔ عرشیا نے بے رخی سے کہا تھا۔۔

دیکھیں میم آپ ہم پر ٹرسٹ کر سکتیں ہیں۔۔ سنسان راستہ ہے آپ جوان لڑکیاں ہیں ہم آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔۔

-

جی بلکل۔اپ یقین کر سکتی ہیں۔۔عالیان نے ڈرتے ہوئے کہا۔ محتاط ہو کر۔۔۔
بٹ ہماری گاڑی.. حریم نے گاڑی کو دیکھتے ہوے کہا۔۔
ڈونٹ یو وری ہمارا مکینک پہنچادے گا گھر پر۔۔۔!! ایان نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

-

-

چلیں پھر بیٹھیں گاڑی میں۔۔۔۔!!! عالیان نے استقبالیہ انداز میں کہا۔۔

اوکے۔۔!! چلو عرشیا چلتے ہیں۔۔

عرشیا ناک سکیڑتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔
عالیان کار ڈرائیور کر رہا تھا۔۔اچانک سگنل پر گاڑی رکی۔!!
ایک بھیکارن گاڑی کے پاس آئی اس نے ونڈو پر نوک کیا۔۔۔
۔۔
۔عالیان نے گاڑی کی ونڈو نیچے کی۔۔

جی اماں!!
بیٹا اللہ کے نام پر کچھ دے دے۔!!

معاف کریں اماں ٹوٹے پیسے نہیں ہیں میرے پاس..!
اپنی بیوی کی آنکھوں کے صدقے کچھ دے دے۔۔۔!!
۔

اسکا دل زور سے دھڑکا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ دونوں باتوں میں مصروف تھیں۔۔
قہ گاڑی سے فوراً اترا وہ اماں کو سائڈ پر لے گیا اسنے جیب سے 5 ہزار کا نوٹ نکالا۔۔اور ان کی طرف بڑھایا۔۔
۔
۔ارے یہ تو بہت زیادہ ہیں۔۔!!
اماں یہ تو کچھ نہیں اسکی آنکھوں کہ صدقے آپ جان مانگتیں تو وہ بھی دے دیتا۔۔؛؛
اتنا پیار کرتے ہو اپنی بیوی سے؟؟اماں نے حیرت سے اس دیوانے کے چہرے کو دیکھا۔۔
۔
۔
بیوی؟؟بیوی نہیں ہے وہ میری مگر دعا کریں کہ بن جائے۔۔عالیان بے حد حسرت سے کہنے لگا

۔
۔
انشاءاللہ!! وہ تمہاری ہی بیوی بنے گی یہ میری دعا ہے۔۔
۔
آمین ثم آمین!!
اماں نے عالیان کو ڈھیر ساری دعائیں دیں اور چلیں گئیں۔۔عالیان واپس آکر گاڑی میں بیٹھا اس کے چہرے پر عجیب سا سکون اور اطمینان تھا اور خوشی تھی
ایان مسلسل حریم کو دیکھ رہا تھا
اور حریم اس چیز سے انجان عرشیا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔
اور عرشیا حریم کی باتیں سن رہی تھی۔۔

-

۔ایان ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

ایان!!!عالیان نے غصے سے اسے مخاطب کیا۔۔

سٹوپ سٹوپ!!ہمارا گھر آ گیا۔۔۔

عالیان نے گاڑی روکی۔عرشیا گاڑی سے اتر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

تھینک یو سر آپ نہ آتے تو۔۔۔

عالیان نے اسکی بات کاٹی۔۔

یہ میرا فرض تھا بیٹا آئیندہ ایسا کچھ ہو تو مجھے کال کیجئے گا۔

اوکے سر۔۔اللہ حافظ کہہ کر وہ دونوں چلی گئیں۔۔۔

ہائے!!اتنی جلدی چلی گئی۔۔۔ایان نے دہائی دی

باز آجا تو۔۔عالیان نے اسے وارن کیا۔۔

اس لڑکی نے تیری طرف دیکھا بھی نہیں اور تو اس کے لیے اماں کو 5 ہزار دے آیا۔۔۔ایان نے جیسے احتجاج کیا

ہاں ہار وہ تو کیش نہیں تھا ورنہ زیادہ دیتا عالان نے افسوس کے ساتھ کہا۔۔

ہائے میرے مجنو!!ایان نے اسے پچکارا۔

------------------------------!

وہ کب سے بیٹھا موبائل ہاتھ میں لیئے ایک نمبر ڈائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن نہیں کر پا تا تھا۔۔

آخر اس نے نمبر ملا ہی لیا اور دو تین بیل پر کال اٹھا لی گئی۔۔

ہیلو!!!

اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا یہ سچ تھا کہ وہ چھوٹی سی گڑیا اس کے دل کی دھڑکنیں بڑھا دیتی تھی۔۔

ہیلو!!کون؟؟عرشیا نے سوالیہ انداز میں کہا۔۔۔

میں آپ کا چیئر مین!!!!

اوہ۔۔سر آپ خیریت؟؟

جی آپ گھر پہنچ گئیں تھیں خیریت سے؟؟

جی!!

وہ اس سے مزید بات کرنا چاہتا تھا مگر اسے بہانا نہیں مل رہا تھا۔۔

ہیلو سر کوئی کام ہے آپ کو مجھ سے؟؟

جی وہ آپ کی شکایت آئی ہے ایک!!

کک۔کیا میری شکایت؟؟

جی آپ کی۔۔۔وہ شرارت سے مسکرایا تھا او وہ مسکراتے ہوئے قیامت ڈھاتا تھا۔۔

لل لیکن میں نے کیا کیا ہے؟؟وہ گھبرا کر بولی۔۔

وہ تو آپ اب مجھے صبح اوفس میں ملیں وہیں بتاؤں گا آپ کو۔۔!!عالیان اس کی گھبراہٹ سے محفوظ ہو رہا تھا۔

بٹ سر!!؛عرشیا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ عالیان نے بائے بول کر فون کاٹ دیا۔۔

وہ اب فون ہاتھ میں لیے مسکرا رہا تھا اور وہ اس قدر مسکرایا کہ اس کی سیاح آنکھیں اب چمک رہی تھیں۔۔
اسے اس کی آواز اس قدر پسند آئی کہ اس نے اس کی آواز ریکوڈ کرلی۔۔

عالیان تجھے کرنی دفع کہا جب میں آؤں تو چائے بنایا کر۔۔۔ایان اور عالیان کوفی پی رہے تھے۔
کیوں تیرے ہاتھ ٹوٹے ہیں خود بنا مر لیا کرو۔۔۔
میرے رامو کاکا۔۔۔!!! تیرے ہاتھ کی چائے کی بات ہی الگ ہے۔۔۔
لعنت ہے تجھ پر جتنی تیری گزر گئی جتنی تیری رہ گئی ساری پر۔۔!!!
افففف!! اتنی محبت نہ کرو کہیں میں خوشی سے مر نہ جاؤں۔۔۔
اچھا یار اور بتا کتنی گرل فرینڈز ہیں تیری۔۔۔عالیان نے جیسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔
استغفرُللہ۔۔میں شریف آدمی ہوں۔۔ایان نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔
ہاں ہاں ایک تو شریف دوسرا نواز شریف بلکہ اس نے اپنے نام کہ آگے شریف تیری شرافت دیکھ کر ہی لگایا تھا۔۔
ہاں اگلا وزیر اعظم میں ہی ہوں۔۔۔
بیٹا تیری بات قائدِ اعظم نے سن لی تو قبر سے نکل کر تجھے چپیریں ماریں گے۔
ہاہاہاہاہاہا۔۔!! ایان قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔
اچھا بتا پھر۔۔۔۔عالیان نے پھر سوال کیا۔
کیا بتاؤں ڈارلنگ!!
منحوس۔۔ تیری گرل فرینڈز کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔۔
نہیں عالیان میں نے یہ کام چھوڑ دیے ہیں۔۔ایان اب سچ میں سنجیدہ تھا شاید زندگی میں پہلی بار۔۔
ماشاءاللہ کتنی دیر کے لیے چھوڑے ہیں۔؟؟؟
میں سچ کہہ رہا ہوں عالیان۔۔
کہیں حریم اس کی وجہ تو نہیں۔۔۔
ایان نے سر جھکا لیا اور خاموش رہا۔۔

ہمم کچھ کرتے ہیں تیرے لیے وہ بہت اچھی لڑکی ہے اور اتنی آسانی سے نہیں مانے گی۔
ایان اب بھی خاموش رہا۔۔
چل اب چائے بنا کر پیئیں وہ بھی میرے ہاتھ کی۔۔۔
کہہ کر وہ کچن کی طرف چل پڑا۔۔

عالیان کالج کے آفس میں تھا کچھ پیپرز ریڈ کر رہا تھا جب عرشیا نے دروازے پر دستک دی۔۔
سر میں اندر آجاؤں۔۔؟؟ اس نے اجازت مانگی۔۔
یس پلیز آیئے بیٹھیے۔۔۔عالیان کی نظریں ابھی بھی پیپرز پر مرکوز تھیں۔۔
وہ اس کے سامنے آکر بیٹھ گئی۔۔
جی مس عرشیا اب بتائیں ذرا۔۔۔؟؟ عالیان کے چہرے کے تاثرات کچھ الگ ہی تھے جس سے سامنے بیٹھی لڑکی کنفیوز ہو گئی تھی
کک کیا؟؟

یہی کہ کل آپ بوئز کیمپس میں کیا لینے گئی تھیں بتانا پسند کریں گی آپ۔۔؟؟اس کا لہجہ سرد تھا۔
عرشیا کا دماغ ماؤف ہو گیا وہ کیسے جان سکتا تھا جب وہ اس وقت کالج میں موجود بھی نہیں تھا۔۔
عالیان ابھی بھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔
وہ وہ میں اپنی ایک بک لینے گیں تھی۔۔!!
اوہ اچھا آپ سینیئر کلاس کے لڑکے سے بک لینے گئی تھیں!!اس نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔
جی وہ مجھے نوٹس چاہیے تھے۔۔
آئندہ کے بعد آپ مجھے کسی بھی وجہ سے وہاں نظر نہ ائیں۔ گوٹ اٹ۔۔!!
جج جی!!
اب آپ جا سکتی ہیں!!
اوکے!!
اس نے اب نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو کب سے نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔"ہائے عالیان کی یہ حیا"
۔
یہ اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔۔ عرشیا منہ میں بڑبڑاتی ہوئی حریم کی طرف جا رہی تھی۔۔
میں نے تو تجھے پہلے ہی منع کیا تھا۔۔ حریم نے شانے اچکائے۔۔
تم تو دفع ہی رہو ہو عالیان کی چچی۔۔
چچی نہیں کہتے سپون کہتے ہیں انگلش نہیں آتی تمہیں۔۔
میرا دل کر رہا ہے اس کا منہ توڑ دوں جاہل آدمی!!پتا نہیں کون سی منحوس گھڑی تھی جب یہ یہاں کا چیئر مین بنا تھا۔۔
ہاں جو تو نے اس دن پہنی تھی وہی گھڑی تھی۔۔
میرا دماغ گھوما ہوا ہے۔۔۔!!
کہاں گھوم کہ آیا لندن کے امریکہ ؟؟حریم اسے مسلسل ٹیز کر رہی تھی۔
فٹے منہ تیرے!!
چل اب زیادہ ڈرامے نہ کر۔۔!!حریم اسے لے کر کلاس میں چلی گئی۔

ہیلو جان من۔۔!!ایان نے ابھی عالیان کو کال کی تھی۔۔۔
ہاں بول؟؟
یار عالیان یہ کیا بات ہوئی تو اتنی دور جا کہ کالج میں بیٹھ گیا ہے اور میں یہاں اکیلا میٹنگز کروں۔۔
ہوا کیا ہے کچھ بتائے گا؟؟
یار عالیان وہ عادل خان بہت مسئلہ کر رہا ہے۔۔
اسے تو میں نے بڑے پیار سے سمجھایا تھا اب کیا کہہ رہا ہے۔۔؟؟
جس کمپنی نے ہمیں ٹینڈر دیا تھا اس کو ہمارے خلاف بھڑکا رہا ہے۔۔
اچھا اس کے ساتھ میری میٹنگ ارینج کروا۔۔
کہاں آفس میں؟؟
نہیں میرے فارم ہاؤس پر!!
ہاہاہا چل ٹھیک ہے!!ایان کی ہنسی نکلی۔۔

اور کوئی مسئلہ ؟؟

ہاں ہے نا میرے دل کا!!

سالے ٹھرکی!!

سالے سچ کہہ رہا ہوں تیرے بغیر دل نہیں لگ رہا!!

اچھا رات کو ملتے ہیں پھر!!

ہم آپ کا بے صبری سے انتظار کریں گے۔۔

اوکے بائے!!

بائے سویٹ ہارٹ!!

____________________!!!

حمنا!!!!عرشیا ابھیء منس کے گھر آئی تھی جب سامنے اسے احمر ہاتھ میں بیگ لیے کھڑا نظر آیا۔۔

وہ کال پر بات کر رہا تھا اس نے اسکی طرف دیکھا بھی نہیں

عرشیا نے اس سے سلام کی۔۔

احمر نے کال کاٹی اور اسکی طرف متوجہ ہوا۔

آپ کہیں جا رہے ہیں؟؟ عرشیا نے معصومیت سے پوچھا۔۔

ہاں دو دن کے لیے آؤٹ اوف سٹی۔۔

واٹ!! بت آپ نے مجھے بتایا نہیں!!

اب کیا میں ہر کام کے لیے تم سے پرمیشن لوں؟؟

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔

لیکن میرا یہی مطلب ہے کہ میں ہر بات تمہیں رنہیں بتا سکتا۔

اسے دھچکا لگا تھا وہ اپنے آنسو پی گئی۔۔

اوکے بائے کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگی

اس بے رحم نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔۔

عرشیا اپنے روم میں تھی جب اسے ایک کال آئی

ہیلو!!! وہ عالیان تھا۔

جی؟؟ خیریت؟؟

وہ دراصل میں آپ سے۔۔۔۔

کیا؟؟

آئی ایم سوری!! اسنے شاید زندگی میں پہلی بار یہ الفاظ ادا کیے تھے)ہ محبت بھی کیا کیا کرواتی ہے انسان سے۔

سوری فور واٹ؟؟

وہ صبح میں نے آپ سے سختی سے بات کہ تھی اس لیے۔۔

مجھے ایک بات بتائیں میں آپ کی چاچو کی بیٹی ہوں جو آپ کو اتنی فکر ہے کہ مجھے برا نہ لگ جائے۔۔

ہاہاہاہاہاہا!!!فون کی دوسری جانب سے قہقہ گونجا عالیان کفی عرصے بعد ایسے دل کھول کر ہنسا تھا
میں نے آپ کو کوئی لطیفہ سنایا ہے جو آپ اس طرح ہنس رہے ہیں۔۔وہ چڑ گئی۔قب میں سونے لگی ہوں اب مجھے کال نہ ائے۔۔

اوکے گڈ نائٹ سی یو ٹومارو۔۔!!کال کٹ گئی۔عان کافی دیر ایسے ہی بیٹھا ہنستا رہا
یہ کیسی عجب سی بات ہے کہ محبوب کا کڑوا لہجہ بھی مشری جیسا لگتا ہے۔۔

عالیان اور ایان دونوں فارم ہاؤس پر موجود تھے اور عاد خان ان کے سامنے بیٹھا تھا۔
اور بھئی کیسے ہیں عادل صاحب!!ایان ذرا شرارت سے بولا۔۔
کیا چاہیئے تم لوگوں کو کیوں بلایا ہے تم لوگوں نے مجھے یہاں؟؟؟
وہ تم اچھے طریقے سے جانتے ہو!!عالیان بلکل اس کے سامنے بیٹھا تھا اور اس نے آگے جھک کر کہا تھا عالیان اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہا تھا
یار عالیان میں بور ہو رہا ہوں اب۔۔۔ایان آوازاری سے بولا۔۔
اب کیا تیری بوریت ختم کرنے کے لیے عادل صاحب سے مجرہ کروائیں؟؟؟؟؟عالیان نے ایان مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
دیکھو عالیان تم جانتے ہو ابھی میرے پیچھے بہت بڑے ہاتھ ہیں..عادل جھلا کر بولا۔
تمہارے پیچھے جتنے بھی ہاتھ ہو لیکن یاد رکھو وہ عالیان احمد شاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔!!!
میں نے کسی کو کچھ نہیں کہا تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے!!
ارے ہم نے تو کہا ہی نہیں کے تم نے کس سے بات کی ہے۔۔۔ایان نے آنکھیں سکیڑ کر اسے کہا۔۔
دیکھو عادل خان ٹینڈر تو میں ہی لوں گا اس لیے بہتر ہے کہ تم اس معاملے سے دور رہو!!عالیان نے دھمکانے کہ انداز میں کہا
ایسا کبھی نہیں ہو گا اس دفع ٹینڈر تمہیں نہیں ملے گا۔۔
چلو!!شکر ہے تم نے سچ تو اُگلا۔۔
تم خاموشی سے پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ۔؟عادل نے اسے دھمکایا۔۔
ورنہ کیا؟؟؟
ورنہ تمہارا بھی وہی حال ہو گا جو تمہارے باپ کا۔۔۔ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عالیان نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا
آہہہہہ!!وہ درد سے کراہا تھا۔۔
ایان آگے بڑھ کر اسے مارنے لگا تو عالیان نے ہاتھ جہ اشارے سے اسے روک دیا۔۔
اب بول کیا بھونک رہا تھا تو؟؟؟وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔
کک کچھ نہیں میں اب تمہارے معاملے میں نہیں بولوں گا۔۔وہ ہکلایا تھا
شاباش اب تم نے جو ہمرے خلاف باتیں کی ہیں ان کو کلئیر کرو گے۔۔۔
ٹھیک ہے!!
اگر دوبارہ ایسی حرکت ہوئی تو یاد رکھنا تمہارے بچے میرے ادارے میں ہی پڑھتے ہیں۔۔
نہیں نہیں میرے بچوں کو کچھ مت کرنا۔۔۔
چلو نکلو اب!!
دماغ میں بات گھسی کہ نہیں۔۔ایان غصے سے بولا
ہاں ہاں کہہ کر وہ چلا گیا۔
تجھے کیا لگتا ہے اب یہ دوبارہ ایسی حرکت کرے گا۔۔؟؟ایان نے عالیان سے پوچھا۔۔

لگتا تو نہیں خیر چل چلیں ہم۔۔۔
وہ دونوں بھی باہر کو نکلے۔۔۔
!!!!!_______________
عرشیا اور حریم دونوں حریم کے کمرے میں بیٹھیں تھیں۔۔۔۔
عرشیا میری جان ہوا کیا ہے مجھے بتاو پلیز۔۔؟؟ حریم اس کے سامنے بیٹھی پوچھ رہی تھی۔۔
اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔اس کی انکھیں سو جھی ہوئی تھی ایک رات میں اسکا حلیہ بگڑ گیا تھا۔۔
عرشیا پلیز بتاؤ۔۔ حریم بہت پریشان تھی۔۔
عرشیا ایک دم سے حریم کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رونے لگ گئی۔۔
عرشیا میری جان کیا ہوا ہے اس طرح کیوں رع رہی ہو؟؟
لیکن وہ اسی طرح روتے ہوئے کہنے لگی۔۔وہ وہ احمر!!!
کیا احمر نے کچھ کہا ہے؟؟
عرشیا اسے روتے ہوئے پوری بات بتانے لگی۔۔
اور تم مجھے یہ سب اب بتا رہی ہو میں نے تمھیں پہلے ہی سمجھایا تھا کہ وہ تُمہارے ٹائپ کا نہیں ہے۔۔
مگر مگر میں تو اس سے محبت کرتی ہوں ناں!! وہ سسکتی ہوئی بولی۔۔۔
اوہ!! عرشیا۔۔ حریم۔ کو اس پر ترس آیا بے قدروں سے محبت انسان کو کتنا رلاتی ہے۔۔۔
میں اسے کھونا نہیں چاہتی میں مر جاؤں گی!! وی بچوں کی طرح رونے لگی۔۔
اچھا اچھا میری جان میں ہوں نہ تمہارے پاس سب ٹھیک ہو جائے گا تن چپ کرو۔۔ حریم نے اس کو ساتھ لگا کر اس کا سر تھپکا۔۔۔
ہمم۔!! انے اثبات میں سر ہلایا۔۔
چلو اٹھو اب کچھ کھاتے ہیں!! وہ کھڑی ہو کر اس کر ہاتھ تھامتی ہوئی بولی
ٹھیک ہے۔!!
!!__________
حریم تیشی سے چلتی کلاس کی ظرف جا رہی تھی جب اسے سامنے سے عالیان آتا نظر آیا..
کیسی ہیں آپ بیٹا۔؟؟ عالیان نے مسکراہٹ کے ساتھ اس سے پوچھا۔۔
جی الحمدللہ میں ڑھیک آپ کیاے ہیں؟؟
میں بھی ٹھیک!! آپ کی دوست نظر نہیں آ رہیں!!
جی سر وہ دو دن سے لیو پر ہے! حریم نے اداسی سے کہا۔۔
دو دن سے لیکن کیوں؟؟ عالیان کو پریشانی ہوئی..
سر اسکی طبیعت نہیں ٹھیک!!!
کیا ہوا ہے؟؟
سر آپ بس دعا کریں کہ ایک بلا اس کے سر سے ٹل جائے۔۔۔
بلا کونسی بلا کوئی مسئلہ ہے مجھے بتائیں!!
نہیں نہیں وہ میں آپ کو نہیں بتا سکتی!!
اوکے کوئی بات نہیں!!
سوری سر میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔اللہ حافظ۔

اوکے اللہ حافظ۔۔عالیان پریشان حال وہاں سے چلا گیا۔۔
عالیان کا اب اس کالج میں ایک سیکنڈ بھی رکنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا وہ بس بے چین ہوا تھا اور بہت زیادہ ہوا تھا۔

ہیلو!!اسلام وعلیکم!!نہایت میٹھا لہجہ اور خوبصورت آواز۔۔
وا علیکم السلام!!جی سر۔۔عرشیا تھکی تھکی آواز میں بولی۔۔
کیسی ہیں آپ طبیعت کیسی ہے آپ کی؟؟
آپ کو کیسے پتا میں بیمار ہوں۔۔؟؟
وہ آپ دو دنسے آ نہیں رہیں اس لیے پوچھ رہا ہوں۔۔
ہمم جی مجں میں ٹھیک ہوں۔۔
لیکن آپکی آواز سے تو نہیں لگ رہا کہ آپ ٹھیک ہیں!!
آپ کو ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں!!
اوکے بٹ کیا میں جان سکتا ہوں کہ آپ مجھ پر اتنا غصہ کیوں کرتی ہیں؟؟عالیان نے معصومیت سے پوچھا۔۔
میں میں!!میں نے کب غصہ کیا؟؟
آپ کب غصے میں نہیں ہوتیں جب دیکھو اس چھوٹی سی ناک پر غصہ ہوتا ہے!!
ایسی بات نہیں ہے میں بس ہر کسی سے پیار سے بات نہیں کر پاتی۔۔۔
اوہ!اچھا اچھا۔۔لیکن آپ مجھ سے غصے سے بات نہ کیا کریں میرا دل بہت چھوٹا سا ہے۔۔اس بار تو اس نے معصومیت کی ساری حدیں لار کر دیں۔
سوری سر اگر آپ کو میری کوئی بات بری لگی ہو۔۔
نہیں نہیں مجھے کچھ بھی برا نہیں لگا میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔۔
اوہ اچھا!!
اچھا جائیں دروازہ کھولیں جا کر اور شاکر کچھ دے گا اسے لے لیجیے گا۔اٹس۔آ۔ریکویسٹ!!
جی کیا!!!!!!ابھی وہ کچھ بولتی اس سے پہلے کال کٹ چکی تھی۔
عرشیا جلدی سے بھاگی دروازہ کھولا سامنے شاکر پھلوں کی ٹوکری پھولوں کا گلدستہ اور ڈھیر ساری چاکلیٹس لیے کھڑا تھا۔۔
اسلام وعلیکم!!یہ سب آپ کے لیے!!اس نے کہہ کر سب آگے بڑھایا۔۔
اس نے بمشکل چیزوں کو تھاما اور اس کا شکریہ ادا کیا۔
آپ کا شکریہ آپ نے یہ تحفہ قبول کیا۔کہہ کر وہ جلدی سے وہاں سے چلا گیا۔۔
وہ چھپ ہر کمرے میں ساری چیزیں لے گئی۔۔اور عالیان کو کال کی۔
عالیان کی موبائل سکرین پر ایک نام چمکا۔۔little Fairy 🌷 اس نے فوراً کال پک کی۔۔
یہ سب کیا ہے سر!!عرشیا خفگی سے بولی۔
کچھ نہیں آپ بس پھل کھائیں اور جان بنائیں!!
لیکن مجھے ان سب کی ضرورت نہیں تھی۔۔
لیکن مجھے تھی۔۔اپ اب ریسٹ کریں اللہ حافظ!!اس ننے کہہ کر کال۔کاٹ دی۔۔
عرشیا اب حیرت سے بیٹھی تمام چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔

حریم جلدی جلدی چلتی کلاس کی طرف جا رہی تھی جب اچانک ایک خوبصورت نوجوان سے ٹکرائی۔اس کی ہاتھ میں پکڑی ساری کتابیں گر گئیں۔

اوہ سوری سوری!! وہ ایان تھا وہ ہینڈ سم تھا مگر عالیان سے کم۔۔
آئی ایم سوری میں جلدی میں تھی۔۔اپ کو لگی تو نہیں؟؟
ہاں دل پر لگی ہے وہ منہ میں بڑ بڑایا وہ اب جھک کر اسکی کتابیں سمیٹ رہا تھا۔۔
ارے ارے میں اٹھالوں گی!!
اتنی سی دیر میں وہ سیدھا ہوا اسکی کتابیں اسے تھمائی۔
تھینک یو!!
نو وریز!! اور بتائیں کوئی مسئلہ تو نہیں یہاں آپ کو۔۔
نہیں تو!! عالیان سر ہیں ناں ان کے ہوتے ہوئے کوئی مسئلہ نہیں ہو سکتا۔۔
صرف آپ کے عالیان سر نہیں میں بھی ہوں۔۔
جی مطلب؟؟
مطلب کہ آپ مجھ سے بھی شئیر کر سکتی ہیں۔۔
اوہ ضرور آپ کا بہت شکریہ!!
ایان کو ایک کال آئی وہ بائے کہہ کر چلا گیا۔۔
حریم وہاں کھڑی اسے جاتا دیکھ کر ناجانے کیوں بلش کر رہی تھی۔۔

ہاں بھئی مسٹر ایان!!
یس سویٹ ہارٹ! رات کا وقت تھا یان اور عالیان دونوں گھر پر تھے
یار تیری نزدیک کی نظر کمزور ہے کیا؟؟ عالیان نے تجسس سے پوچھا۔۔
نہیں تو!!
اچھا مجھے لگا شاید ہے کیونکہ تو آج کل لوگوں سے بہت ٹکرا رہا ہے۔۔
اُفف ہائے اور یا تو کہیں سی آئی ڈی میں کام تو نہیں کرتا تھا پہلے۔؟؟
تو اندھوں کی طرح کیوں چلتا ہے تو؟؟
میں کیا کروں اتنی خوبصورتی دیکھ مر آنکھیں بند ہو جاتیں ہیں۔

بیٹا جی آپ کو چھتروں کی کمی ہے۔۔۔
چبل انسان میں جان بوجھ کر نہیں ٹکرایا تھا۔۔
ہمم!!
ویسے تجھے کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟؟ ایان نے شقی نگاہوں سے اسے دیکھا۔
بے غیرت چھوٹی بہن ہے میری۔
ارے بھابھی بول!!۔۔اتنے برے دن نہیں آئے ابھی میرے!! عالیان نے انکھیں رولکرتے کہا۔۔
بہت جلد آئیں گے وہ دن انشاءاللہ!!
۔اچھا رومیو۔۔ نکل اسی خوشی میں چائے بنا۔۔
یس بوس!! ایان اٹھا اور چائے بنانے چل گیا۔

عرشیا اداس حال بیٹھی تھی سوچوں میں گم تھی محبوب کی لاپرواہی کتنی جان لیوا ہوتی ہے! اچانک اس کے فون کی گھنٹی بجی اوپر احمر کا نام چمک رہا تھا اس نے فوراً سے کال اٹھائی۔

ہیلو!!! نارمل سے انداز میں احمر نے کہا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔

اسلام و علیکم!! عرشیا نے سلام کی

وا علیکم السلام!! کیسی ہو میں نے سنا ہے بیمار ہو؟؟۔

جی!! آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔

فرق پڑتا ہے اسی لیے کال کی ہے۔۔اچھا تو مجھے بتائے بغیر ہی چلے گئے آپ!!

بتایا تو تھا جب تم گھر آئی تھی!!

ہاں وہ تو میں اچانک میں آگئی تھی اسی لیے بتا دیا۔۔

دیکھو عرشیا میری بات سنو!!

جی سن رہی ہوں!!

دیکھو میں ایک ڈاکٹر ہوں اور ڈاکٹر کی ڈیوٹی ایسی ہی ہوتی ہے کبھی بھی کسی بھی وقت جانا پڑتا ہے۔۔

جی میں سمجھتی ہوں!!

چلو اپنا موڈ ٹھیک کر و اور خوش رہا کرو۔۔

جی میں خوش ہوں۔بس اتنی سی بات تھی اور عرشیا خوش باش ہو گئی۔دیکھا جائے تو یہ بہت غلط ہمارے خوشی اور غمی کا تعلق کسی بھی انسان سے جڑا نہیں ہونا چاہئے کچھ بھی کو ہمیں اپنے لیے خوشی خود ڈھونڈنی چاہیئے نہ کہ انسانوں میں۔اللہ کی بعد ہمارا سب سے پہلا دوست سب سے پہلا ہمسفر ہم خود ہوتے ہیں جب تک ہم خود کو نہیں سمجھیں گے ہمیں کوئی نہیں سمجھے گا یہ ہی حقیقت ہے کہ لوگ ہماری کمزوریاں جان کر خوش ہوتے ہمیں اپنی کمزوریاں ہر گز کسی کو نہیں بتانی چاہیے اس کا واحد رازدار اللہ ہی ہونا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں ہیل کر سکتے ہیں انسان نہیں۔وہ صرف وقتی طور پر دلاسہ دے سکتے ہیں ہماری تکلیف ختم نہیں کر سکتے۔۔اور انسان کو یہ ہر گز ظاہر نہیں ہونے دینا چاہیے کہ ہم اس کے بغیر رہ نہیں سکتے یا ہم اس کے بغیر خوش نہیں رہ سکتے یہی ہماری پہلی حماقت ہوتی ہے یہاں سے ہی تباہی شروع ہوتی ہے ہماری زہنی حالت کی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

حریم اور عرشیا اس وقت کالج کہ گراؤنڈ میں گھاس پہ بیٹھی تھیں اور عرشیا حریم کو احمر سے ہونے والی بات کہ بارے میں بتا رہی تھی۔

عرشیا اب تم خوش ہو اس سے بات کر کہ؟؟

ہاں انہوں نے مجھے سمجھا دیا ہے!!

ہم چلو مجھے تو تیری خوشی ہی عزیز ہے۔۔!

ہائے میں صدقے جاؤں اتنا پیار کرتی ہے مجھ سے؟؟ عرشیا نے خوشی سے کہا۔۔

نہیں میں مذاق کر رہی تھی ہی۔ہی۔ہی۔کیسا لگا میرا مذاق؟؟ حریم نے بتیسی دکھاتے ہوئے کہا۔۔

منحوس انسان دفع ہو جاؤ اب مجھے منہ نہ لگانا!!

ارے ارے ناراض نہ ہو یار تو ہی تو ہے بس میری جان۔۔!!

ویسے ایک بات تو ہے!! عشیا نے کچھ سوچ کر کہا۔۔

وہ کیا!؟؟؟ حریم نے اسے تجسس سے دیکھا۔۔

جو مرضی کر لو ہے تو۔تو منحوس ہی۔۔ہاہاہاہا۔۔ڈرشیا نے کہہ کر قہقہ لگایا۔۔

لعنت بے شمار مجھے لگا کہے گی۔۔ہاں میں بھی تجھ سے پیار کرتی ہوں۔۔

نہ بھئی مجھ سے ایسی کوئی امید مت رکھنا۔۔عرشیا نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔

ہیلو گرلز!!اویس انکا پرانا کلاس فیلو تھا۔۔
ہیلو اویس!!وہ دونوں اس کی آواز پر کھڑی ہو گئیں۔۔
ذور بتاؤ کیا ہو رہا ہے آج کل مجھے مس تو نہیں کرتیں ناں!!!
نہیں جی ہمارے اتنے برے دن نہیں آئے ابھی!!عرشیا نے آنکھیں رول کیں۔۔
ہاہا ویری فنی!!
اور بتاؤ یہاں کیا کرنے آئے ہو گرلز کیمپس میں؟؟
اس سے پہلے وہ کچھ بولتا اس کے طوطے اڑ گئے وہ عرشیا کہ دائیں کندھے سے پیچھے رہا تھا اس کے ہلک میں آواز اٹک سی گئی تھی دھوپ اس کے پیچھے سے پڑ رہی تھی تو سایہ سامنے زمین پر واضح ہو رہا تھا آہستہ آہستہ وہ سایہ قریب آتا گیا!!.
اسس اسلامم و علیکم سس سر!!وہ بمشکل اتنا ہی بول سکا
واو علیکم السلام!!وہ عالیان تھا جس کو دیکھ کر اس کے سانس سو کھ گئے تھے۔۔
وا علیکم السلام بیٹے یہاں کیا کر رہے ہو تم؟؟ایان نے اس سے پوچھا۔۔
جج جی سر میں وہ مس عائشہ کے پاس جا رہا تھا ایک کام سے!!
تو جاؤ یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو!!عالیان نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔
جج جی سر میں جا رہا ہوں!!کہہ کر اویس وہاں سے غائب ہو گیا۔
اسلام و علیکم!!سر حریم نے اپنے مخصوص انداز میں سلام لیا۔۔
وا علیکم السلام!!کیسی ہیں آپ بیٹا؟؟
جی سر میں ٹھیک ہوں!!۔۔اور آپ کیسی ہیں مس عرشیا؟؟عالیان کی نظریں موبائل پر تھیں۔۔
جج جی میں ٹھیک ہوں!!
واؤؤؤؤ!!!اپ دونوں ہی ٹھیک ہیں!!ایان نے مداخلت کی۔۔ایان چلیں ہماری ضروری میٹنگ ہے!!عالیان نے اسے گھورتے ہوئے کہا.
ہاں چلو چلیں!!وہ دونوں بھی وہاں سے چلے گئے۔۔
حریم اکی نظریں ابھی بھی جاتے ہوئے ایان کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔
اوو ہیلو میڈم کہاں کھو گئی۔۔۔عرشیا نے اسے ہلا کر کہا۔
ہاں!!کہیں نہیں!!
عالیان کی چچی لیکچر ہونے والا ہے چل کلاس میں چلیں!!۔وہ دونوں کلاس کی طرف چلیں گئیں۔۔۔

امی!!!عرشیا نے اپنی امی کو مخاطب کیا..
ہاں جی بیٹا!!
امی ایک بات پوچھوں!؟؟؟
جی بیٹا پوچھو!!۔۔امی مرد کی محبت میں اور عورت کی محبت میں کیا فرق ہوتا ہے؟؟؟
اوو اچھا تو یہ بات ہے!!
جی امی بتائیں ناں!!عرشیا نے اسرار کیا۔۔
بیٹا جب عورت سچی محبت کرتی ہے نا تو اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اپنی عزت بھی۔۔
اچھا!!!عرشیا پورے دھیان سے سن رہی تھی
لیکن جب مرد سچی محبت کرتا ہے تو وہ اپنی جان سے زیادہ اپنی محبوبہ کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اسے محبوبہ رہنے نہیں دیتا اسے محرم بنا لیتا ہے وہ اپنی عورت کی

عزت کی خاطر جان لے بھی سکتا ہے اور دے بھی۔
اچھا امی اگر مرد مجبور ہو اور شادی نہ کر سکتا ہو تو؟؟؟
بیٹا میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا مرد ذات کبھی مجبور نہیں ہوتی مرد ہر حال میں اپنی محبت کو اپناتا ہے۔۔
بیٹا مرد تو پوری دنیا سے کڑ سکتا ہے گھر والے کیا چیز ہیں مرد تو طوائف کے لیے بھی لڑ جاتا ہے۔
سہی سہی میں سمجھ گئی شکریہ امی!!!

یار ایان کیا سوچ رہا ہے؟؟؟وہ ایان مسلسل سوچ رہا تھا۔۔
یار ایک بات سوچ رہا ہوں کہ تو عرشیا سے محبت کرتا ہے تو اسکی طرف دیکھتا کیوں نہیں!! ایان نے بیت سوچ سمجھ کر پوچھا تھا
"کیونکہ میری محبت پاک ہے" عالیان کہ چہرے پر صرف اطمینان تھا سکون تھا امید تھی ایک تسلی سی تھی جو اس کو اس کی نمازوں سے حیا سے ملتی تھی۔

پاک محبت مطلب؟؟؟ایان نے نا سمجھی سے کہا۔۔
پاک محبت روح سے ہوتی ہے وجود سے نہیں!! عالیان نے اس بار اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔
اچھا اور جو وجود سے ہو وہ؟؟ ایک اور سوال ایان بچوں سی کی طرح عالیان سے سوال پہ سوال پوچھ رہا تھا جیسے کوئی بچہ پہلی بار کلاس میں جانے پر بار بار نا سمجھی سے سوال کرتا ہے۔
وہ محبت نہیں ہوس ہوتی ہے جس کے لیے اللہ کبھی راضی نہیں ہوتا۔۔
لیکن محبت میں ت محبوب کو دیکھنے کا دل کرتا ہے تیرا نہیں کرتا کیا؟؟؟
کرتا تو ہے مگر کیا کروں اللہ کو بھی تو راضی رکھنا ہے نا!
مگر پھر بھی!! ایان نے اسرار کیا
ایان میں چاہوں بھی تو اسے نظر بھر کر نہیں دیکھ پاتا!!
وہ کیوں؟؟ایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔
اس کے ادب میں آنکھیں خود بخود جھک جاتی ہیں۔۔ عالیان صوفے کی بیک سے گردن ٹکاتے ہوئے بولا۔
اوہ اچھا جی!!!
ہاں جی! اب تیرا kbc ختم ہو گیا ہو تو کچھ کام کر لیں ہم..
ہاں ہاں آج کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔۔
چل اب اور ہاں چائے پلا دے مجھے۔۔۔
ہاں میں منگواتا ہوں..

عرشیا نے کلاس کے باہر کھڑی حریم کی قمر پر زور دار تھپڑ مارا اور اس کے آگے سے بھاگ گئی۔
آہhhhh!! عرشیا ذلیل تو بچ اب مجھ سے۔۔ حریم بھی اس کے پیچھے بھاگی وہ دونوں کوریڈور میں بھاگ رہیں تھیں۔
ہاہاہاہاہا۔۔!! پکڑو گی تو پھر ناں!! عدشیا اس کے آگے بھاگ رہی تھی۔
آج نہیں بچتی تو منحوس اتنی زور سے مارا ہے۔۔
نہیں پکڑ پائے گی تو۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح آگے دیکھے بغیر بھاگ رہی تھی۔

توبس ایک دفعہ میرے ہاتھ لگ پھر بتاتی ہوں تجھے۔ حریم مسلسل اسی طرح اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔

عرشیا بھاگ رہی تھی وہ حریم کو دیکھنے کے لیے بار بار مڑ رہی تھی اچانک عرشیا کا پاؤں پھسلا سامنے سیڑھیاں تھیں وہ گرنے ہی والی تھی کہ اچانک کسی نے اسکا بازو زور سے تھام لیا عرشیا نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔

عرشیا!!!!!!!!اسے گرتا دیکھ کر حریم زور سے چیخی۔۔

وہ عالیان تھا جس نے عرشیا کس گرنے سے بچایا تھا۔ عرشیا نے آنکھیں دھیرے دھیرے سے کھولیں وہ اسکے سامنے کھڑا تھا اسکے بلکل قریب۔

آپ کا دماغ ٹھیک ہے اگر آپ گر جاتی تو؟؟ وہ اس کو جھڑکنا شروع ہو گیا۔۔۔ پہلی بار عالیان اس کے سامنے غصہ کیا تھا وہ بھی عرشیا کی بھلائی کی خاطر۔

وہ وہ میں!!! عرشیا کا گلہ خشک ہو گیا تھا۔

کیا وہ وہ آپ گرتی تو کیا بننا تھا اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو۔

سر وہ اسکی کی کوئی غلطی نہیں میں اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔

ارے آپ کو تو نہیں لگی؟؟ ایان نے فکر سے پوچھا۔۔

اسکو کچھ نہیں ہوا ایان ہاں اگر میں نہ آتا تو ان میڈم نے ضرور گر جانا تھا۔

اوہ ہاں!! آپ دھیان سے چلا کریں! ایان نے عرشیا کو دیکھ کر کہا۔

جی سر آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

جی سر آئیندہ نہیں ہو گا!!

گڈ اب آپ دونوں کلاس میں جائیں شاباش اس سے پہلے عالیان سر کو مزید غصہ آئے۔۔ جی آپ جائیں اب!! عالیان نے بھی کہا۔

جی سر وہ جلدی سے مڑی۔ جی سر عرشیا فوراً کلاس کی طرف چلی گئی۔۔

آج تو ذن دونوں کی کلاس ہی ہو گئی۔۔ ایان ہنس پڑا۔۔۔

حرکتیں ہی ایسی ہیں انکی!!

جاہل کمینی، منحوس،، تیری وجہ سے اتنی بے عزتی ہو گئی۔۔ عرشیا نے جاتے ہی حریم پر چڑھائی کر دی۔

کیا؟؟ میری وجہ سے؟؟

ہاں تو نہ بھاگتی میرے پیچھے نہ میرا پاؤں پھسلتا۔

اچھا!! جو تو مجھے تھپڑ مار کر بھاگی تھی وہ کس خاطے مجں جائے گا۔

چل جا اے اتنے ڈرامے نہ کر اتنی بھی زور سے نہیں مارا تھا۔ عرشیا نے لاپرواہی سے کہا

جاہل کمینی، جھوٹی مسلن، مکار لومڑی۔۔۔

ایان اور عالیان آفس سے نکل کر پارکینگ ایریا سے گزر کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔

ہائی بھئی ایان اب بول کیا بات کرنی تھی تو نے؟؟ عالیان نے گاڑی میں بیٹھتے ہی کہا۔۔

یار میں نے تجھے کچھ بتانا تھا لیکن وعدہ کر تو میری بات دھیان سے سنے گا اور ری ایکٹ نہیں کرے گا۔۔

اچھا نہیں کچھ! بتا اب۔۔

عرشیا کے بارے میں ہے۔۔۔

کیا بات ہے ایان کچھ ہوا ہے کیا؟؟

یار وہ نہ دراصل وہ اپنے گھر کے ساتھ ایک لڑکے!!!

،ہمم!!عالیان خاموشی سے سن رہا تھا
وہ اسکو پسند کرتی ہے اور اسنے ساتھ شادی بھی کرنا چاہتی ہے۔ایان ایک ہی سانس میں بولا۔۔
اوہ!اچھا تو یہ بات تھی۔اسنے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا۔۔
تو تجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا؟؟ایان حیرت سے بولا۔
مجھے معلوم ہے اس بارے میں ایان!!
کیا؟؟تو جانتا ہے اور پھر بھی؟؟
ہاں ہاں پھر بھی اس سے محبت کرتا ہوں اور پہلے سے بھی زیادہ۔
عالیان لیکن تو سب جانتا ہے پھر بھی تو!!!
تو کیا کروں میں تو بتا؟؟
تو پریشان نہ ہو ہم کچھ حل نکال لیں گے اس کا۔۔۔
کیا حل نکالیں گے زبردستی کریں گے کیا؟؟
ہاں کرنی پڑی تو کریں گے!!ایان نے یقین کے ساتھ کہا۔۔
محبت زبردستی نہیں ہوتی ایان!!عالیان سیٹ کے ساتھ سر ٹکاتے ہوئے بولا۔
جو بھی ہے میں اپنے دوست کو اداس نہیں دیکھ سکتا۔۔۔
اور میں اسے صرف خوش دیکھنا چاہتا ہوں!!
کسی اور کے ساتھ؟؟
ایان بس کر کوئی اور بات نہیں ہے تیرے پاس کرنے کو؟
اچھا!!یارر...!۔
ہاں جی چل اب ڈنر کروا دے اچھا سا اپنے پیسوں کا!!

رات کے دو بج رہے تھے وہ لڑکا کب سے جائے نماز پر بیٹھا تھا خالی ہاتھوں کو گود میں کیے سوچ رہا تھا۔
اسے اپنے ماں باپ یاد آئے تھے جنہیں اس نے بچپن میں کار کے حادثے میں کھو دیا تھا۔۔اس نے اپنے ہاتھوں کو دعا کے لیے اٹھایا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے گلے میں کسی نے کانٹے ڈال دیے ہیں اللہ سے مخاطب ہونا بھی بڑا ہمت کا کام ہوتا ہے۔اس وقت اگر دنیا میں کوئی چیز بے بس تھی تو وہ عالیان احمد شاہ تھا۔وہ بزنس ٹائیکون جس کی شہرت کے چرچے ہر جگہ تھے اور آج خدا کے سامنے خالی ہاتھ بیٹھا تھا۔۔
یااللہ!!کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔۔میں بہت برا ہوں بہت برا لیکن میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں میں نے آج تک تجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگا میری محبت کی لاج رکھ لے میرے مالک۔۔اسے میرے نصیب میں لکھ دے اسے میرا کر دے۔اس کو میری زندگی کی خوشی بنا دے۔۔وہ سجدے میں چلا گیا جیسے اسے اطمینان ہوا ہو وہ اب سکون میں تھا۔۔

نہیں!!وہ آدھی رات کو جھٹکے سے اٹھی۔۔عرشیا کو ایسا محسوس ہوا جیسے اسے کوئی پکار رہا ہو۔یااللہ یہ کیسا خواب تھا وہ اٹھی اور کچن میں آگئی۔اور پانی پینے لگی شاید یہ کسی کی صدا تھی جس نے اسے آدھی رات کو جگا دیا تھا اسکی نیند ٹوٹ گئی تھی وہ سمجھ نہ سکی۔

جی اکرم صاحب آیئے!!اکرم اسکا پرانا ورکر تھا۔۔جی سر مجھے بات کرنی تھی۔۔!جی جی بتائیں کیا بات ہے؟؟عالیان انکی عزت کرتا تھا۔
سر وہ دراصل میری بیٹی کی شادی ہے!!
ماشاءاللہ ہماری گڑیا اتنی بڑی ہوگئی!!

جی سر!! مجھے ایڈوانس چاہئیے تھا۔۔!ارے اکرم صاحب میری بہن کی شادی کے سارے انتظامات میں خود کرواؤں گا۔
لیکن سر!!
ارے کیا میں آپکا بیٹا نہیں ہوں ؟؟
نی جی بلکل۔اکرم صاحب کی آنکھوں میں آنسوں آگئے۔
بس آپ بے فکر ہو جائیں میں سب سنبھال لوں گا۔

یار یہ اردو کو لیکچر کتنا بورنگ ہوتا ہے میرا تو دماغ ہی گھوم جاتا ہے۔وہ دونوں کلاس میں بیٹھیں تھیں۔۔
بیٹا تیرا دماغ پہلے ہی گھوما ہوا ہے۔۔
ہیلو گڈ مارننگ سٹوڈنٹس!!.انگلش کے پروفیسر کلاس میں داخل ہوئے وہ نوجوان تھا اور خوبصورت بھی۔
ارے سر لاسٹ لیکچر ہے گڈ آفٹر نون بولیں!!عرشیا نے سر سے کہا۔
اوہ ہاں گڈ آفٹر نون۔۔!!
ہاہاہاہاہاہاہا۔۔جی سر۔عدشیا ہنس پڑی۔
لگتا ہے سر نے آج ناشتہ نہیں کیا اس لیے آفٹر نون بھی گڈ مارننگ لگ رہا ہے۔۔!
ہاں یار سہی بات ہے ناشتہ تو میں نے سچ میں نے نہیں کیا۔۔
سر آپ کہیں تو ہم۔کروادیں آپ کو ناشتہ۔۔؟؟؟عرشیا نے دعوت دی
سو بسم اللہ!!... سر نے خوشی سے کہا۔
سر تو پکے ہی ہو گئے!!حریم نے تعجب سے کہا۔
سر کو پتا ہی نہیں کہ تو الٹرا کنجوس ہے۔۔!
عالیان وہاں سے گزر رہا تھا اور اس نے ساری باتیں سن لیں۔اس کا تو جیسے دماغ ہی گھوم پھر گیا عرشیا کی سر کے ساتھ اتنے بے تکلفی دیکھ کر۔غصے سے اسکی وینز نظر آنے لگ گئی۔
رک کیوں گیا ہے؟؟ایان نے اس سے پوچھا۔۔
اس کو آفس میں بلا جلدی!!عالیان نے سر کو دیکھتے ہوئے کہا تھوڑی دیر میں سر عاصم اس کے آفس میں حاضری دی۔۔
جی سر آپ نے بلایا مجھے!!؟؟
جی جی آیئے سر عاصم تشریف رکھیے!!ایان نے اسے دیکھتے کہا۔
جی سر!!وہ عالیان کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔۔
یہ لیں سر آپ کی سیلیری!اس نے عاصم کی طرف لفافہ بڑھایا۔۔لیکن سر مجھے تو مل گئی ہے۔۔سر عاصم نے کہا
سر آپ کی آخری سیلیر یہے لے لیں ایان نے طنزیہ انداز میں کہا۔
جی آپ کل سے نہیں آئیں گے ہمارا ادارہ مشید آپ کو افورڈ نہیں کر سکتا۔
واٹ!!سر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔
نہیں!!اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس کا منہ توڑ دے جب وہ عرشیا سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔
لیکن سر میں نہیں چھوڑنا چاہتا۔۔
کیا میرا ایک بار کہنا کافی نہیں ہے مسٹر عاصم؟؟وہ عالیان احمد شاہ تھا وہ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔
اوکے سر!!کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔
ہاں جی اب سکون ہے تجھے؟؟ایان نے اس کے چہرے پر نظر ڈالی۔۔

شکر کر میں نے اسے کچھ کہا نہیں۔۔!
نا بری بات استاد والدین کے برابر ہوتا ہے۔
جی بلکل لیکن صرف شاگرد کے لیے۔
اچھا ب چھوڑ اب تو چلا گیا ناوہ۔۔ کہہ کر ایان ہنس پڑا۔ ہمم نکال دیا۔۔۔! عالیان فاتحانہ انداز میں کہا۔
احمر بیٹھا کام کر رہا تھ ساس کو اچانک اسے عرشیا کی کال آگئی۔
ہیلو اسلام وعلیکم!!۔ وا علیکم السلام!!
احمر میری بات سنیں۔۔ وہ تیزی سے بول رہی تھی۔ ہاں ہاں سن رہا ہوں بولو!۔ امی اور ابو کراچی جا رہے ہیں۔۔
اچھا پھر؟؟
اور میں ایک ہفتے کے لیے حریم کے گھر جا رہی ہوں میں میں نکلنے والی ہوں میں پہنچ کر کال کروں گا۔
اوکے اللہ حافظ۔
اللہ حافظ۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
یار حریم میں بور رہی ہوں۔ وہ اب حریم کے گھر تھی اور دونوں حریم کے روم میں تھے۔
میں کیا اب ڈانس کر کے دکھاؤں تجھے!!
استغفرُللہ!! تیرا ڈانس دیکھنے سے پہلے میں اندھی نہ ہو جاؤں۔۔
ہاں ٹھیک ہے عقل کی اندھی تو تو پہلے ہی ہے اب آنکھوں سے بھی ہو جا۔
بے غیرت پہلی دفع تیرے گھر رہنے آئی ہوں!!.
یار اب رات کے 2 بجے تیری بوریت ختم کرنے کے لیے کیا کروں میں؟؟
ہے ہی تو منحوس ناکام کی ناکاج کی دشمن اناج کی۔
اور تو گندی اولاد نہ مزا نا سواد۔۔
اچانک عرشیا کا فون بجا۔ اوئے احمر کی کال ہے چپ کر۔
ہیلو سویٹی!! احمر نے عرشیا سے کہا۔ ہیلو کیسے ہیں آپ؟؟ ہاں میں ٹھیک ہوں اچھا میری بات سنو!!
جی بتائیں؟؟
وہ نا کل میرے دوست کی برتھ ڈے پارٹی ہے!!
اوو نائس۔۔!۔ اوع اس نے سب کو انوائیٹ کیا ہے سب اپنے پارٹنرز کے ساتھ وہاں جائیں گے۔
اوو اچھا پھر؟؟۔ تو پھر تم میرے ساتھ چل رہی ہو اوکے۔۔
مم میں؟ میں کیسے چل سکتی ہوں!!؟؟؟
اب تم میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتی بس دو گھنٹے کی بات ہے ہم 10 بجے جائیں گے اور 12 بجے واپس..!
لیکن احمر!!
لیکن ویکن کچھ نہیں بس تم چل رہی ہو میرے ساتھ کل میں تمہیں 10 بجے پک کر لوں گا تیار رہنا۔۔
ارے!! احمر نے کال کاٹ دی۔
کیا ہوا؟؟ حریم نے عرشیا سے پوچھا
یار وہ نہ احمر کہہ رہے ہیں۔۔۔ عرشیا نے ساری بات بتائی۔۔
نو نو نو!! بلکل بھی نہیں۔۔

یار انہوں نے کہا ہے وہ مجھے پک بھی کریں گے اور ڈراپ بھی۔۔

بات یہ نہیں ہے عرشیا تو رات کو ایسے کیسے جاسکتی ہے۔۔

یار دو گھنٹے کی بات ہے پلیز پلیز پلیز! عرشیا بچوں کی طرح ضد کرنے لگی۔۔

میرا دل نہیں مان رہا!!

یار دیکھ لے تو میری بہن نہیں ہے تو مان جانا۔

اچھا اچھا سو جا صبح دیکھیں گے کیا کرنا ہے ذب!!

وہ دونوں سو گئیں!!!!

یار عالیان آج کالج نہیں جانا؟؟ ایان نے آفس میں آکر اس سے پوچھا۔

نہیں یار آفس میں بہت کام ہے کیوں تیرا بڑا دل کرتا ہے اب کالج جانے کا خیر ہے تجھے؟؟۔ نہیں میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔

بیٹا جی جن کے لیے آپ جانا چاہتے ہیں وہ آج چھٹی پر ہیں!!

اوہ! اچھا اچھا!! اس لیے جناب آج سیدھا آفس آگئے۔۔!

جا اے دماغ نہ کھا میرا کام کرنے دے۔۔

یار نہیں کھا سکتا کیونکہ جو چیز ہے ہی نہیں وہ کیسے کھا سکتا ہوں؟؟

کیا کہنا چاہ رہا ہے تو کہ میرے پاس دماغ نہیں ہے!

نہیں تو میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا! ایان نے شانے اچکائے۔

بکواس نہ کر اور نکل جا جہاں سے کام کر رہا ہوں میں۔

اچھا یار ایک بات تو سن لے بہت ضروری ہے!۔۔ہاں جی فرمایئے؟؟

وہ میں پوچھ رہا تھا کہ وہ جو حریم ہے اسکی کہیں کوئی منگنی وغیرہ تو نہیں ہوئی؟؟

نہیں میرے بھائی تو بے فکر رہ میں تیرا کچھ نہ کچھ کردوں گا میری شادی ہونا ہو تیری ضرور کروادوں گا۔ اب جا اور مجھے کام کرنے دے۔ عالیان نے ہاتھ جوڑنے والے انداز میں کہا۔

اوکے لو یو ڈارلنگ تھینکس!! کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

ہیلو احمر میں ریڈی ہوں!! رات کے دس بج رہے اور عرشیا بلکل تیار کھڑی تھی بلاشبہ وہ حسین لگ رہی تھی۔____اوکے میں تھوڑی میں آجاؤں گا____ٹھیک ہے____اچھا میری بات سنو!!؟____جی بولیں!!____حریم کے گھر میں کسی کو پتا تو نہیں چلے گا؟؟؟____نہیں نہیں اس کے گھر میں سب سو رہے ہیں آپ جلدی سے آجائیں اللہ حافظ!!

عرشیا مجھے ڈر لگ رہا ہے!! حریم سچ میں گھبرائی ہوئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ جائے!____کچھ نہیں ہوتا یار میں کونسا کسی غیر کہ ساتھ جا رہی ہوں (اللہ ایک تو ان لڑکیوں کا اندھا اعتبار کرلینا ہر اس شخص پر جو انہیں پیار کہ دو جملے بول دے ذرا سی توجہ دے دے ذرا سی محبت جتادے اس پر آنکھیں بند کر کے یقین کرلینا انکی سب سے بڑی کمزوری ہوتی ہے جو انہیں بے حد نقصان پہنچاتی ہے)____پھر بھی یار رات کا ٹائم ہے مجھے کچھ عجیب لگ رہا ہے!!____ارے دو گھنٹے کی تو بات ہے پھر میں گھر واپس!!____اچھا سن تو اپنی لوکیشن اون رکھنا____ٹھیک ہے اور کچھ؟؟____اور پہنچ کر مجھے میسج کر دینا اور تھوڑی دیر بعد میسج کرتی رہنا!!____اوکے میری ماں احمر کی کال آرہی ہے لگتا ہے وہ آگئے ہیں اسنے فون کی سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا____ہاں چل میں تجھے گیٹ تک چھوڑ آؤں (وہ اس کے ساتھ گیٹ تک گئی تھی گاڑی گھر سے تھوڑے فاصلے پر سامنے ہی کھڑی تھی)____اوکے اللہ حافظ میں جا رہی ہوں کہہ کر وہ گاڑی کہ پاس

چلی گئی.

ہائے سویٹ ہارٹ آجاؤ جلدی بیٹھ جاؤ!! احمر نے اچھے مووڈ میں لگ رہا تھا ـــــ اوکے! وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی! تقریباً 15 منٹ بعد گاڑی کسی گھر کے آگے روکی وہ گاڑی سے اترا. عرشیا بھی اس کے پیچھے اتری۔ وہ سامنے گھر کا دروازہ کھولنے لگا اور وہ دونوں اندر چلے گئے۔

احمر یہ کہاں آگئے ہیں ہم یہاں ت کوئی نہیں ہے؟ ـــــ اندر آؤ تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے! وہ کمرے کی جانب بڑھا اور اسے کھولنے لگا ـــــ سرپرائز کیسا سرپرائز آپ کے دوست کی برتھ ڈے تھی نہ؟ ـــــ ارے وہ تو مذاق تھا اندر آؤ ـــــ وہ کمرے میں گئی تو ہر طرف پھول ہی پھول تھے....

کیسا لگا؟؟؟ ـــــ یہ سب کیا ہے احمر مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی؟؟ ـــــ ارے میری جان تم بھی کتنی معصوم ہو نا (وہ کہتا ا سکے قریب آگیا بہت قریب)

احمر!! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟؟ وہ اسکی قربت سے بہت زیادہ گبھرا گئی تھی ـــــ ارے آج تو ہم پوری رات انجوائے کریں گے (اسکی آنکھوں میں کچھ تھا شاید حوس) ـــــ کک کیا مطلب پوری رات آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ وہ بہت ڈر گئی تھی۔ ـــــ مطلب تم اور میں اور کوئی نہیں ہوگا (اس نے اپنے ہاتھ اسکے بازوؤں پر رکھ دیئے) ـــــ پیچھے ہٹیں!! اس نے اس کے ہاتھ اپنے بازوؤں سے ہٹائے. ـــــ کیا کر رہی ہو تم مجھ سے محبت نہیں کرتی؟؟ ـــــ دیکھیں میں ایسی لڑکی نہیں ہوں مجھے گھر جانا ہے آپ مجھے گھر چھوڑ آئیں. !!! ـــــ لیکن میں ایسا ہی ہوں!! کہہ کر وہ اس پر جھکا ـــــ چٹاخ!!! عرشیا نے اسے پیچھے دھکا دیا اور زوددار تھپڑ مار دیا ـــــ تمہاری اتنی ہمت! احمر کا منہ غصے سے لال ہو گیا اسنے اسے زور سے جکڑا. ـــــ دور ہٹیں!! عرشیا نے اسے دھکا دیا اور باہر بھاگ گئی. ـــــ کہاں جاؤ گی مجھ سے بچ کر؟ وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا ـــــ عرشیا نے حریم کو کال ملا دی۔ ـــــ رک جاؤ عرشیا ورنہ!!!! ـــــ وہ تیزی سے بھاگتی گھر سے باہر نکل گئی گلی بہت سنسان تھی وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی حریم نے کال پک کر لی تھی۔۔

ہیلو ہیلو حریم حریم مجھے مجھے بچا لو وہ۔۔ وہ احمر میرے ساتھ ـــــ ہیلو عرشیا کہاں ہو کیا ہوا؟؟ حریم کی تو مانوں جان حلق میں آگئی ـــــ مجھے نہیں پتا بہت سنسان گلی ہے! ـــــ عرشیا ہوا کیا ہے کچھ تو بتاؤ مجھے؟؟ ـــــ حریم مجھے بچا لو وہ احمر میرے ساتھ زبردستی کرنس چاہتا ہے۔ اس نے اتنا کہا ہی تھا کہ پیچھے سے احمر آگیا ـــــ مجھ سے دور کہاں بھاگ رہی ہو؟؟ ـــــ احمر پلیز مجھے جانیں دیں پلیز۔ وہ اس درندے کے سامنے گرگرا رہی تھی ـــــ تُمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم میری بات مان لو ـــــ کبھی نہیں!! اس نے اسے دھکا دیا اور پھر بھاگنے لگی۔

حریم بیت پریشان ہو گئی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس نے بے اختیار فون پر ایک نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی ـــــ ہیلو!!؟ فون کی دوسری جانب سے آواز گونجی ـــــ ہیلو سر میں میں حریم بعل رہی ہوں وہ وہ عرشیا کو بچا لیں ـــــ حریم بیٹا کیا ہوا ہے مجھے کچھ بتاؤ؟؟ عرشیا کا نام سن کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ حریم نے عالیان کو ساری بات بتا دی ـــــ کیا؟؟؟ یہ سب سن کر عالیان کا خون خول اٹھا ـــــ سر پلیز ہماری مدد کریں! ـــــ حریم مجھے آپ سے اس قدر بے وقوفی کی امید نہیں تھی آپ نے اسے جانے ہی کیوں دیا؟؟ ـــــ سوری سر لیکن اب میں کیا کروں ـــــ آپ مجھے لوکیشن سینڈ کریں! ـــــ

اس نے لوکیشن چیک وہ قریب کی کی تھی عالیان کا تو دماغ ہی گھوم گیا اس کے سر پر خون سوار تھا۔ عالیان شدید غصے میں تھا اس نے دراز سے اپنی گن نکالی اور باہر نکل گیا۔

عالیان کہاں جا رہا ہے۔ اسے باہر نکلتا دیکھ ایان نے اس سے پوچھا ـــــ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا جان سے مار دوں گا ـــــ کیا ہوا کس کو مار دے گا؟؟ ـــــ اس کی ہمت کیسے ہوئی عرشیا کہ ساتھ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ کہہ کر وہ باہر نکل اور گاڑی میں بیٹھ گیا ـــــ عالیان! عالیان! میری بات تو سن عالیان۔ ایان اسے آوازیں ہی دیتا رہ گیا اور وہ چلا گیا۔

عالیان دیوانوں کی طرح سڑک پر گاڑی دوڑا رہا تھا۔ ایان نے جلدی سے گاڑی نکالی اور اس کے پیچھے چلا گیا۔

وہ اپنی منزل کے قریب ہی تھا اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔

احمر پلیز مجھے جانیں دیں میں ایسی لڑکی نہیں ہوں پلیز۔ ا ے مر اسے بازو سے پکڑے گھسیٹ کر لے جا رہا تھا ـــــ بہت محبت کے دعوے کرتی تھی ناں اب

بتاتاہوں محبت کیاہوتی ہے۔۔۔۔۔احمر میں نے آپ سے سچی محبت کی تھی پلیز مجھے جانیں دیں۔۔۔۔۔۔محبت وحبت کچھ نہیں ہوتالڑکی میں تمہیں آج تو نہیں جانیں دوں گا- عرشیا مسلسل ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کررہی تھی۔

اچانک ایک گاڑی زن سے آکر رکی۔ گاڑی کی روشنی اس کی آنکھوں میں پڑی۔احمر ایک دم چونک گیا گاڑی سے ایک نوجوان اترا وہ شدید غصے میں لگ رہا تھا۔

عرشیا کو ایک منٹ لگا تھا اسے پہچاننے میں اور اس کے جسم میں جان آگئی تھی۔عالیان پہلے ہی غصے میں تھا اور پھر اس نے احمر کا ہاتھ عرشیا کے بازو پر دیکھ لیا وہ مزید غصے میں آگیا۔ دھاڑڑڑڑ!!!ایک زوردار مکا اس نے احمر کے منہ پر مارا وہ زمین پر جا گرا۔

عرشیا عرشیا تم ٹھیک ہونا؟؟ وہ فوراً عرشیا کی طرف بڑھا۔ وہ بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے لگا جیسے انجان شہر میں کوئی اپنا مل گیا ہو۔۔۔۔۔عرشیا اس نے تمہیں ہاتھ لگایا؟؟؟۔۔۔۔۔عرشیا جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔۔۔۔۔میں نے کہا اس نے تمہیں ہاتھ لگایا۔ عیان غصے سے دھاڑا۔ عرشیا نے ڈر کے مارے اثبات میں سر ہلایا۔

گاڑی میں بیٹھو جا کر۔ وہ فوراً سے جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ عالیان کے سر بھوت سوار تھا۔ وہ احمر کی طرف چلا گیا۔

تیری اتنی ہمت تو نے میری محبت پر ہاتھ ڈالا۔ اس نے اسے گریبان سے پکڑا اور زور سے دھاڑا۔۔۔۔۔۔کون ہو تم اور میرے معاملے میں کیوں آرہے ہو؟؟ احمر جے تو جیسے سانس ہی سوکھ گئے۔۔۔۔ابھی بتاتا ہوں تجھے۔ دھاڑڑ عالیان نے احمر کے منہ پر مکا مارا وہ زمین پر گرا۔۔۔۔۔۔آہ ہ ہ ہ!! وہ درد سے چیخا۔

تو نے عرشیا کو ہاتھ کیسے لگایا میں تجھے چھوڑوں گا نہیں! عالیان دیوانوں کی طرح اسے مار رہا تھا وہ بے قابو ہو چکا تھا آج اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

وہ معصوم لڑکی گاڑی میں بیٹھی آنکھوں پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی اسے عالیان کی آواز نہیں آرہی تھی اسے یہ سب ایک بھیانک خواب لگ رہا تھا۔

اسی پل ایان بھی وہاں پہنچ گیا وہ گاڑی سے اتر کر عالیان کی طرف بھاگا۔

تو نے معصوم لڑکی کی محبت کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔۔۔۔۔عالیان رک جاؤ کیوں مار رہے ہو اسے؟؟۔۔۔۔۔اس نے عرشیا کو ہاتھ لگایا ہے ایان میں اس کی جان نکال لوں گا۔۔۔۔۔عالیان چھوڑ دے اسے یہ مر جائے گا ایان نے اسے روکنے کی کوشش کی۔۔۔۔میں اسے نہیں چھوڑوں گا تو پیچھے ہٹ جا! احمر بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔عالیان دیکھ وہ بے ہوش ہو گیا ہے۔۔۔۔اس نے عالیان کی عزت پر ہاتھ ڈلا ہے میں اسے جہنم دکھاؤں گا۔۔۔۔۔۔بس کر دے عالیان وہ دیکھ عرشیا کتنا ڈر گئی ہے۔۔۔۔۔عالیان ایک دم رکا اس نے گاڑی میں بیٹھی معصوم سی گڑیا پر نظر ڈالی جو منہ چھپائے رو رہی تھی۔۔۔۔۔چل عالیان چلیں اسے بعد میں دیکھ لیں گے۔ عالیان گاڑی کی طرف گیا۔۔۔۔عرشیا آپ ٹھیک ہو؟؟ ایان نے کار کی ونڈو کے پاس جا کر اس سے پوچھا۔۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ عالیان ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

مم۔مجھے گھ۔گھر جانا ہے۔ وہ روتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔پلیز رو مت پلیز میں آپ کو گھر لے جا رہا ہوں۔ اس کو روتا دیکھ کر اس کا دل تڑپ رہا تھا۔۔۔۔۔۔عرشیا مزید برے طریقے سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔دیکھو اگر تم ایسے روو گی تو میں اسے ابھی شوٹ کر دوں گا۔ اس کا دل چاہ رہا پوری دنیا کو آگ لگا دے۔۔۔۔۔نہیں نہیں!!۔۔۔ابھی بھی اسی کی فکر ہے۔ عاکیان نے افسوس مے ساتھ کہا۔۔۔۔۔گر آپ اسے مار دیں گے تو آپ کو جیل ہو جائے گی آپ پلیز مجھے گھر لے جائیں پلیز!۔۔۔۔۔اس کی اس بات پر وہ چونکا عالیان نے پہلی بار اسکا چہرہ غور سے دیکھا وہ اب اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی۔

جائیں آپ اور اب پریشان نہ ہونا۔ کچھ دیر بعد حریم کے گھر کہ باہر آگئے تھے عالیان اسے سمجھا رہا تھا- عرشیا نے سر ہلایا۔ حریم سامنے دروازے میں ہی کھڑی تھی وہ بھاگ کر گئی اور حریم کے گلے لگ کر رونے لگی۔

اوو عرشیا شکر کے کہ تو آگئی۔۔۔۔۔وہ وہ احمر وہ اچھا انسان نہیں ہے وہ ہچکیوں جے ساتھ رونے لگی۔۔۔۔۔دفع کرو چلو اندر چلیں۔۔۔۔۔عالیان نے اسے اندر جاتے دیکھا اور چلا گیا۔

عرشیا میں نے تجھے منع کیا تھا ناں!! حریم نے غصے سے کہا۔

میں نے اس پر اعتبار کیا تھا۔۔۔۔۔مجھے پتا ہے یار میں بہت ڈر گئی تھی وہ تو شکر عالیان سر ٹائم لر پہنچ گئے۔ عرشیا بہت ڈری ہوئی تھی اور حریم کے ساتھ چپکی ہوئی

تھی۔ میں تمہارے پاس ہوں ڈرومت! حریم اس کا سر سہلا رہی تھی۔

عالیان اور ایان گھر آ گئے تھے اور عالیان سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا۔

کیا کرنا ہے اس ڈاکٹر کا؟؟ ایان نے پوچھا۔۔۔۔۔ اس کو موت نہیں دوں گا موت سے بدتر زندگی دوں گا۔۔۔۔ کیا کرنا چاہتا ہے تو؟؟۔۔۔۔ اس کا وہ حال کروں گا کہ ساری زندگی ڈر ڈر کر جیئے گا۔۔۔۔ میں تیرے ساتھ ہوں میرے بھائی تو فکر مت کرنا۔۔۔۔ مجھے پتا ہے تو میرے ساتھ ہے تو اگر آج نہ آتا تو وہ مارا جاتا میرے ہاتھوں سے۔۔۔۔ چل دفع کر اسے لعنت بھیج!

عالیان پوری رات سو نہیں سکا۔ وہ ایسے ہی صوفے پر بیٹھا عرشیا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ سوتا بھی جیسے محبوب تکلیف میں ہو تو عاشق پر نیند حرام ہوتی ہے اسکی آنکھوں کے سامنے بار بار وہی چہرہ آ رہا تھا اسکی روتی سرخ آنکھیں اسے ابھی بھی تکلیف دے رہی تھی۔

دروازہ کھلا اور ایان اندر داخل ہوا۔

عالیان تم سوئے نہیں ساری رات؟؟۔۔۔۔۔ نہیں مجھے نیند نہیں آئی وہ بھی تو نہیں سوئی ہو گی نا؟؟۔۔۔ کیا ہو گیا ہے عالیان؟؟۔۔۔۔ پتا نہیں اس پر کیا گزر رہی ہو گی وہ بہت معصوم لڑکی ہے پتا نہیں اب ساری عمر محبت پر یقین کرے گی یا نہیں۔۔۔۔۔ عالیان وہ بالکل ٹھیک ہے!!۔۔۔۔ تجھے کیسے پتا؟؟۔۔۔ میں نے حریم کو کال کر کے پوچھا تھا.

تجھے پتا ہے اب وہ میری محبت کا کبھی یقین نہیں کرے گی! عالیان نے بے بسی سے کہا۔

کیوں نہیں کرے گی؟؟

جب ایک مرد عورت کو دھوکہ دیتا ہے تو اسے ساری دنیا کے مرد دھوکے باز لگتے ہیں!

(یہ سچ ہے عورت کی فطرت میں شامل ہے جب وہ کسی مرد کو محبت کرتی ہے تو اس انتہا سے کرتی ہے اس کی باقی زندگی کا انحصار اس پر ہوتا ہے وہ اپنی پور دنیا اسی مرد میں دیکھتی ہے البتہ اگر وہی مرد اسے دھوکہ دے دغا دے تو اس کے لیے پوری دنیا ایک دھوکہ اور فریب بن جاتی ہے)

ایسا نہ سوچ وہ تیری محبت کا یقین ضرور کرے گی میں اسے یقین دلاؤں گا میں گواہ ہوں تیری محبت کا۔

رات کو جو اس کی حالت تھی محبس ڈر گیا تھا ایان کہیں وہ خود کو کچھ کر نہ لے۔

یہ سب بھول جاؤ عالیان شکر کرو تم وقت پر پہنچ گئے ورنہ وہ لڑکا نا جانے اس کے ساتھ کیا کرتا۔

اس ڈاکٹر کو تو میں چھوڑوں گا نہیں اس نے میری چھوٹی سی دنیا کو تکلیف دی ہے اسکا تو میں جینا حرام کروں گا۔۔۔۔۔ وہ تو ابھی تک ہوسپٹل میں بے ہوش پڑا ہے۔ ایان نے جیسے مذاق اڑایا تھا۔۔۔۔۔ ایان میری بات دھیان سے سن!!! عالیان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔ ہاں حکم کر!!!۔۔۔۔۔ مجھے اس ڈاکٹر کی ایک ایک منٹ کی رپورٹ چاہیئے۔۔۔۔ تو ٹینشن نہ لے تیرا بھائی تیرے ساتھ ہے!!۔۔۔ شکریہ میرے بھائی..!

ایقن اور عالیان سگے بھائی نہیں تھے بلکہ ایان تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کے ماں باپ کون تھے اس کا بہن بھائی تھا بھی یا نہیں اس نے جب سے ہوش سمبھالی تھی عالیان کو اپنا ہم راہی ہم سفر پایا تھا جہاں اسے اموشنل سپورٹ کی ضرورت پڑتی عالیان اس کی ماں بن جاتا اور اسے سپورٹ کرتا تو کبھی باپ بن کر اس کا حوصلہ بڑھاتا تو کبھی بڑا بھائی بن کر اسکی ڈھال بن جاتا اور سب سے بڑھ کر اس کا بہترین دوست تھا۔ عالیان اور ایان کے مزاج میں کافی فرق تھا ایان ایک کھلی کتاب تھا جبکہ عالیان اس کے اندر کیا چل رہا ہے وہ کیا سوچتا ہے کیا کرنے والا ہے یہ صرف عالیان ہی جانتا تھا۔ اسے کھولنا بہت مشکل تھا۔

|-------------------

حریم نیند سے بیدار ہوئی تو آنکھیں ملتی اٹھی اور اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو حریم اس کے پاس بیٹھی گہری سوچوں میں گم تھی۔ عرشیا کے دماغ میں بار بار رات والا واقع گھوم رہا تھا احمر کا وہ روپ اسے بار بار خوفزدہ کر رہا تھا۔

حریم نے نرمی سے اپنا ہاتھ اس کے بازو پر رکھا۔۔۔۔۔ نہیں نہیں مجھے ہاتھ نہ لگاؤ۔ عرشیا بری طرح ڈر گئی تھی اسے لگا احمر پھر سے آ گیا ہے۔

عرشیا ریلیکس میں ہوں حریم ادھر دیکھو میری جان !! عرشیا نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا بے یقینی سی اسکی آنکھوں میں تھی۔ عرشیا پجر سے ءریم کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔۔۔ عرشیا مت رو پلیز تجھے اس حالت میں دیکھ کر مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔ حریم تجھے پتا اس نے میرے بازو کو اورنی زور سے پکڑا تھا۔ وہ اپنا بازو آگے کیے اسے بچوں کی طرح بتا رہی تھی۔۔۔۔۔ بھول جاؤ سب اب تم محفوظ ہو !۔۔۔۔۔ تم نے کہا تھا حریم نامحرم سے نئبت حرام ہے تجھے اسی کی سزا ملی ہے مجھے لگتا ہے اللہ جی مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں اور اب مجھے کبھی معافی نہیں ملے گی !۔۔۔۔ نہیں عرشیا ایسا نہیں ہے تم نے بامحبت میں غلط انسان کو چن لیا تھا۔۔۔۔ میں نے میں نے تو بس اس سے محبت کی تھی۔۔۔۔ دیکھو عرشیا اسے بھول جاؤ وہ اچھا انسان نہیں ہے !۔۔۔۔ میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں !!۔۔۔ میں بھی نہیں کروں گی۔۔۔ چھوڑو سب ہم کل کالج جائیں گے۔ ہمم اوکے !۔۔۔ شاباش میرا بچہ آو کچھ کھالیں !!!!

وہ ہوسپٹل میں کے ایک روم میں بیڈ پر نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑا تھا۔ اس نے ذرا سی آنکھیں کھولیں تو سامنے ایک آدمی کھڑا ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا۔

اس نے دیکھا کہ وہ ہوش میں آرہا ہے وہ فوراً اس کی جانب چلا گیا۔

احمر ایک دم ہڑبڑا کر اٹھا۔ عالیان اس کے سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کہ بیٹھ گیا۔

کک کون ہو تم ؟ اور کیا لگتے ہو عرشیا کہ ؟؟؟۔۔۔۔ ارے ارے ڈاکٹر صاحب اس وقت آپکی صحت زیادہ ضروری ہے ڈاکٹر نے کہا ہے اس حالت میں دوبارہ مار کھائی تو اللہ کو پیارے ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ہو کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا ؟؟؟۔۔۔۔ تو میرا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکتا !!!۔۔۔۔ دیکھو میں اس شہر سے ہی چلا جاؤں گا میں کبھی عرشیا کہ بارے میں سوچوں گا بھی نہیں۔

ہاہاہاہا !! تجھے اس شہر سے باہر نہیں تجھے تو اس دنیا سے باہر بھیجوں گا۔

میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں کیا چاہتے ہو مجھ سے !

تو نے ایک معصوم لڑکی کی محبت کا قتل کیا ہے اس گناہ کی معافی تو مجھے کبھی نہیں دوں گا۔

احمر کی تو جیسے جان ہی حلق میں آگئی۔۔

ااچھا چلتا ہوں پھر ملیں گے۔ اور ایک بات رکھنا "عالیان احمد شاہ" معاف نہیں کرتا۔ عالیان اٹھ کر چلا گیا۔

!!-------------

عرشیا کالج کے لیے ریڈی ہو گئی تھی۔

عرشیا تم ریڈی ہو ؟؟ حریم نے بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے عرشیا سے کہا۔

ہاں !! ایک لفظی جواب۔

اچانک باہر سے گاڑی ہارن کی آواز ائی۔ عرشیا لگتا ہے وین آگئی چل چلیں !! وہ دونوں باہر نکل گئیں۔ یہ تو گاڑی ہے !!۔۔۔۔ ہاں یار یہ کس کی گاڑی ہے ؟؟ وہ سامنے ایک عالیشان گاڑی کو دیکھتے ہوئے ایک دوسرے سے سوال کر رہیں تھیں۔

گاڑی سے ڈرائیور اترا اور کے پاس کچھ فاصلے پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔۔ اسلام و علیکم !!! بی بی جی مجھے عالیان سر نے بھیجا ہے۔ وہ شاکر تھا۔ واعلیکم السلام !!! کیوں خیریت ؟؟؟ حریم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔ جی سر نے کہا ہے جب تک عرشیا بی بی یہاں ہیں تب تک آپ میرے ساتھ ہی آئیں جائیں گی۔۔۔۔۔ وہ کیوں ؟ ۔۔۔۔۔ آپ لوگوں کی حفاظت کے لیے چلیں اب آپ کو دیر ہو رہی ہو گی۔ ہمم چلیں !! حریم نے عرشیا کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔ سر عالیان یہ سب کیوں کر رہے ہیں ؟؟ عرشیا نے بے چینی سے کہا۔۔۔۔ جو بھی ہے ہمارے لیے فلحال یہی بہتر ہے !!۔۔۔۔ ہمم ٹھیک ہے چلو !!. وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئیں۔

تم پریشان نہ ہونا اب سب ٹھیک ہے !! حریم نے عرشیا کو حوصلہ دیا۔۔۔۔ پتا نہیں اب میں اسکا سامنا کیسے کروں گی۔۔۔۔ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ہو سکتا سامنا کرنے کی نوبت ہی نہ آئے ! حریم نے شانے اچکائے۔۔۔۔ کیا مطلب ؟؟۔۔۔ مطلب کو چھوڑ کوئی اور بات کرتے ہیں۔ !¡

شاکر فون پر عالیان کو انفورم کر رہا تھا۔ وہ اب خاموشی سے حریم کی باتیں سن رہی تھی۔ حریم اب ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھی۔

___________!!!

ہاں بھئی ! عالیان کہاں کی تیاری ہے ؟؟ایان نے عالیان کو جاتے ہوئے دیکھاتو پوچھاوہ ہمیشہ کی طرح ویل ڈریس تھا۔____ سسرال جانے کی ! عالیان مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا___ ہیں ؟؟؟ایان کو سمجھ نہیں آئی____ کالج جارہاہوں____ لڑکاپڑایاہو گیا. ایان نے دہائی دی____ نہ جی میں نہیں ہواپڑایا۔ چل پھر میں بھی چلتاہوں تیرے ساتھ ! ! ! ایان نے عالیان کے ساتھ جھڑے ہوتے ہوئے کہا۔عالیان نے سر جھٹااور وہ دونوں باہر نکل گئے۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

؟

؟

۔

کیا سوچا ہے پھر تو نے؟؟ایان اور عالیان کالج کے آفس میں تھے۔

کس بارے میں کیا سوچا ہے.؟

اُس ڈاکٹر کا کیا کرنا ہے اب وہ کل ڈسچارج ہوجائے گا۔

اوہ ہاں اُس کے بارے میں سوچ لیا ہے کا کرنا ہے اُس کا۔

ہاں وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ کیا کرنا ہے۔؟؟؟

جب کروں گا تو دیکھ لئیں تو ابھی اس معاملے کو چھوڑ دے او کے

سر میں اندر اجاؤں؟؟؟ حریم دروازے میں کھڑی عالیان سے پوچھ رہی تھی۔ جی جی آجائیں !

جی سر وہ آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی تھی

شکریہ ؟؟ وہ کس لیے

اُس رات اگر آپ نا آتے تو----

حریم بیٹا بھول جاؤں وہ سب جو ہونا تھا وہ ہوگیا آیندہ آپ لوگ احتیاط کرنا

جی ہم نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کوئی مسئلہ ہو تو ہمیں

بتا سکتیں ہیں۔

تھینکس سر!!!

پلیز یہ ہمارا فرض ہے

حریم وہ عرشیاں کیسی ہیں ؟ ؟ ؟

سر وہ تو بہت ڈر گئی تھی لیکن اب پہلے سے بہتر ہے۔

ان سے کہئے گا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہوں نا اب ان کو کسی سے خطرہ نہیں ہے

لیکن سر وہ احمر؟؟؟

اُس کی فکرنہ کرے سمجھیں وہ آپ کی زندگی میں کبھی تھا ہی نہیں۔

جی ٹھیک ہے سر!!

آپ کو تو کوئی تنگ نہیں کرتا نا؟؟؟

نہیں نہیں سر!! اب میں چلتی ہوں وہ وہاں سے چلی گئی۔

بہت فکر ہورہی تُجھے! آپ کو تو کوئی تنگ نہیں کرتا نا ؟؟عالیان نے ایان کی نقل اتاری

ہاں ہے فکر تو!!

چل چل زیادہ ہیرو نا بن اب آفس کے لئے نکلنا ہے

حریم تو کہا چلی گئی تھی مجھے اکیلا چھوڑ کر۔

پانی پینے گئی تھی۔

اب مجھے اکیلا چھوڑ کر نہ جائیں۔

اچھا اچھا نہیں جاتی اب اچھا چھوڑ تُجھے ایک بات بتائی ہوں۔

کیا بتا!!

وہ جو سر عاصم نہیں تھے

ہاں ہاں کیا ہوا

انہوں نے کالج چھوڑ دیا

کیا لیکن کیوں؟؟

پتا نہیں کوئی کہہ رہا تھا اُن کو نکالا ہے۔اور کوئی کہہ رہا کے انہوں نے خود چھوڑا ہے ۔

لیکن وہ تو بہت اچھا پڑھاتے تھے

ہاں چھوڑ ہمیں کیا ہمیں تو پڑھنے سے مطلب ہے

ہمم!!!

عالیان مسجد میں بیٹھا کافی دیر سے دعا مانگ رہا تھا سب لوگ نماز پڑھ کر جا چکے تھے۔

کیا بات ہے بیٹا ؟؟ مسجد کے امام صاحب نے اُس سے پوچھا۔ جی؟؟ وہ ایک دم چونکا ۔

سب کا چکے ہیں تم کب سے بیٹھے ہو کوئی مسئلہ تو نہیں۔ مسئلہ تو ہے امام صاحب۔

کیا مسئلہ ہے تم مجھے بتا سکتے ہو۔

وہ وہ مُجھے مم محبت ہوگئی ہے

ارے بیٹا محبت کوئی مسئلہ تو نہیں ہوتی بلکہ ہر مسئلے کہ حل ہوتی ہے۔ تمہیں پتہ محبت مسئلہ کن کے لئے ہوتی ہے ؟؟ نہیں پتا آپ بتائیں!!

بزدل اور کم ظرف لوگوں۔کے لیے کیونکہ ان میں محبت حاصل کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

لیکن میں تو اُسے کسی بھی حال میں اپنانا چاہتا ہوں

اتنی محبت کرتے ہو اُس سے؟؟؟

جی بہت زیادہ!! لیکن اُسے مجھ سے محبت نہیں ہے

تو اس سے نکاح کرلو!! نکاح میں بہت زیادہ طاقت ہوتی ہے یہ دو لوگوں میں محبت پیدا کردیتا ہے۔

لیکن اگر وہ نہ مانی پھر؟؟؟

اللہ پر یقین رکھو وہ تمہاری دعا ضرور سنے گا۔

میں اُسے کھونا نہیں چاہتا میرے پاس وہ ایک واحد خوشی ہے۔

اگر اللہ نے چاہا تو وہ تمہیں اُس سے ضرور ملا دے گا

ان شاءاللہ امین!!!! اب مجھے اجازت دے بہت شکریہ آپ کا۔ اللہ حافظ بیٹا!!!!

عالیان گھر آیا تو ایان سامنے ہی بیٹھا تھا ۔ تو کب اٹھا؟؟

جب تُو چپ کر کے گھر سے بھر نکل گیا تھا کہاں گیا تھا تُو؟

میں وہ مسجد گیا تھا نماز پڑھنے۔ تو مجھے بھی لے جاتا میں بھی مسلمان ہی ہوں۔

نہیں وہ تُو سویا ہوا تھا اس لئے۔ سویا ہوا تھا مرا تو نہیں تھا اٹھا دیتا مجھے۔

اچھا بھائی کل سے تُجھے بھی اٹھا دوں گا ۔

ویسے توکب سے اتنا نیک ہوگیا۔جب سے محبت ہوگئی تب سے

بھائی آپ مہان ہوسلام ہے آپ کو

وہ تو میں ہو چل ان ناشتہ کریں۔ ہاں چل بھئی

حریم میری بات سن عرشیاں ابھی نماز پڑھ کر اٹھی تھی

ہاں بولو!!!

اگر اس سارے معاملے کا کسی کو پتہ چل گیا تو؟؟؟

یار تُجھے کہا ہے نا بھول جا سر عالیان نے کہا تھا وہ سب سنبھال لیں گے۔ لیکن۔!!!!! لیکن ویکن کچھ نہیں بس چھوڑ دے۔

حریم سر عالیان ہماری اتنی مدد کیوں کے رہے ہیں

کیونکہ وہ ایک اچھے انسان ہیں۔ ہاں وہ تو ہیں

میں نے تو تُجھے پہلے ہی کہہ تھا تُجھے ہی وہ اچھے نہیں لگتے

یار وہ تو اس لئے کیونکہ اس دن کالج سے واپسی پر میں گاڑی والے سے لڑائی کی تھی وہ سر عالیان ہی تھے

اووو!!!!! اچھا اور تُو نے مجھے بتایا بھی نہیں۔

ہاں وہ مُجھے عجیب لگ رہا تھا۔

ہا ہا ہا ہا وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی

اس لئے نہیں بتایا مجھے پتا تو ہنسے گی مجھ پر

اچھا اچھا سوری

دفعہ ہو جاؤ اب

جی امی !!!! عرشیاں کل رات گھر آگئی تھی

عرشیاں بیٹا آپ کی پتا ہے ۔

کیا امی؟؟؟

حمنہ لوگ یہاں سے چلے گئے ہیں۔

کیا؟؟؟؟؟ وہ ایک دم حیران ہوئی

کل شاید!! کسی کو بتا کر نہیں گئے

چّھوڑیں ہمیں کیا جہاں مرضی جائیں اس نے بیزاری سے کہا اور اپنی ماں کی گود میں سر رکھا شاید یہ وہ واحد جگہ تھی جہاں اُسے سکون مل سکتا تھا ماں گود دنیا کی جنت ہوتی ہے۔

کیا بات ہے عرشیاں جب سے میں آئی ہوں۔تُم کچھ بھجھی بھجھی سے لگ رہی ہو کوئی بات ہے کیا۔ وہ اُس کا سر سہلا رہی تھی۔

کُچھ نہیں بس امی آپ کی یاد آرہی تھی اُس نے بہت سے آنسوں اپنے اندر اتارے تھے

میں تمہاری ماں ہوں مجھے بتاؤں ۔۔

امی کوئی بات نہیں ہے

اچھا تُم کہہ رہی ہو تو ماں لیتی ہوں

امی ایک بات پوچھوں؟؟؟؟؟

جی امی کی جان پوچھوں!!

اگر انسان سے کوئی گناہ ہوجائے اور وہ اُس پر شرمندہ ہو اور اس پر توبہ کرلے تو اللہ جی اُسے معاف کردیتے ہیں؟؟؟؟.

ہاں جی بیٹا جب انسان سچی توبہ کر لئے تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف کردیتے ہیں۔ اللہ تو بہت رحمان ہے

لیکن اگر اللہ جی معاف کردیتے ہیں تو یہ پھچتاوا کیوں ختم نہیں ہوتا ؟

ایسا نہیں ہوتا جب انسان توبہ کرتا ہے تو گناہ پچھتاوا تو ہوتا ہی ہے اگر پچھتاوا نہ ہو تو انسان بار بار اُس غلطی کو دہراتا ہے۔

ہمم!!!!

چلو اٹھو اب شاباش میں کھانا لگاتی ہوں ۔

آپ چلیں میں بس نماز پڑھ کے آتی ہوں

حامد صاحب! پارٹی تو بہت شاندار ہے۔ سلیمان صاحب بزنس پارٹی میں آئے تھے

آپ کا شکریہ آپ تشریف لائے!! حامد ضیاء سلیمان صاحب کے پُرانے بزنس پارٹنر تھے۔

ارے آپ بلائیں اور ہم نا آئیں ایسا ہو سکتا ہے۔

سلیمان صاحب عرشیاں بیٹا کیسی ہے؟؟

جی الحمدللہ! اب تو کالج جاتی ہے۔

ماشاءاللہ اتنی بڑی ہوگئی ہے

جی ڈیڈ آ پ نے بلایا !!! وہ حمزہ تھا حامد ضیاء کا اکلوتا بیٹا

آؤ بیٹا سلیمان انکل سے ملو!!

ہیلو انکل!!

ہیلو بیٹا ! آپ تو ماشاءاللہ اب جوان ہوگئے ہو

جی انکل! اچھا باب میں فرینڈز کے ساتھ باہر جا رہا ہوں

سلیمان صاحب کو اُس کا انداز کُچھ خاص پسند نہیں آیا

اوکے بیٹا جاؤ!!!

سلیمان صاحب اب بھی خاموش کھڑے تھے

سلیمان صاحب میں سوچ رہا تھا کیوں نا عرشیاں کو میں اپنی بیٹی بنا لوں

میں سوچوں گا اس بارے میں ۔ سلیمان صاحب ان کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے

عالیان آفس میں تھا کچھ فائلز ریڈ کر رہا تھا

ہائے ڈارلنگ!!! ایان آفس میں آیا

اے خبردار مجھے ان فضول ناموں سے نا بلاؤں

اچھا میں تمہیں ڈارلنگ نہیں کہونگا تو کون کہے گا ظالما!!!

میری بیوی!! عالیان نے شرارت سے بولا

اچھا!!! ابھی بیوی آئی نہیں تُو یہ حال ہے اگر آگئی تو

میرا کیا ہوگا۔مُجھے تو لگتا ہے تُو مجھے گھر سے ہی نکال دے گا ہیں نا !

نہیں نہیں گھر سے نہیں نکالوں گا۔ بیوی کے ساتھ الگ گھر لے لوں گا۔

کیا تُو مجھے اپنی زندگی سے نکال دے گا سالے۔

اچھا بتا کیا کرنے آیا تھا؟؟؟

کُچھ نہیں جا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

اچھا پھر ایک کافی بھجوا دے مجھے!!!

اپنی بیوی کو ہی بول اب !! وہ باہر نکلتے ہوئے بولا

ہا ہا ہا ہا اُس کے جانے کے بعد عالیان خوب ہنسا

عرشیاں اور حریم عرشیاں کے کمرے میں بیٹھی تھیں حریم اُس سے ملنے آئی ہوئی تھی۔

دیکھا اچھا ہوا وہ لوگ یہاں سے چلے گئے حریم خوشی سے بولی

حریم لیکن رات و رات کہاں گئے

ہمیں کیا اچھا ہے نا تُجھے اب کوئی ڈر نہیں ہوگا

کہیں یہ سب----------

کیا؟؟؟؟؟

یہ سب سر عالیان نے تو نہیں کیا

ہو بھی سکتا ہے!! حریم بڑے اطمینان سے بولی

لیکن میں نے یہ سب کرنے کو تو نہیں کہا تھا

دیکھ عرشیاں انہوں نے تیری حفاظت کی تھی اب جو ان کو بہتر لگے گا وہ وہی کریں گے نا

لیکن اُس کی فیملی کا تو کوئی قصور نہیں تھا

بیٹے کا کیا اُس کے خاندان کے آگے آتا ہی ہے تم فکر نہ کرو اور دوبارہ ہم کبھی اس بارے میں بات نہیں کریں گے ٹھیک ہے !!

اچھا ٹھیک ہے یار(کبھی کبھی پچھتاوا کافی جان لیوا ثابت ہوتا ہے گناہ کی معافی تو مل جاتی ہے مگر پچھتاوا انسان کے ساتھ تو ہمیشہ ہی رہتا ہے اُس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا)

اچھا تو پھر اسائنمنٹ بنا لی ہے تُو نے

نہیں ابھی تھوڑی رہتی ہے اور تُو نے

ہی ہی ہی میں نے تو بنائی ہی نہیں

ہے ہی تو نالائق مُجھے پتا تھا مجھ سے ہی کوپی کرے گی تُو

عرشیاں کے ابو کیسی رہی آپ کی پارٹی

ہمم! اچھی تھی

کیا بات ہے آپ کچھ پریشان لگ رہیں ہیں۔

وہی حامد ضیاء صاحب!!

کیا کہہ رہے تھے

عرشاں کا ہاتھ اپنے بیٹے کے لئے مانگ رہے تھے۔

لیکن عرشیاں بھی چھوٹی ہی ابھی۔

عرشیاں اب جوان ہوگئی ہے ہمیں اب اس بارے میں سوچنا چاہئے ۔

مگر وہ ابھی پڑھ رہی ہے ۔

اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے مجھے آپ ایک کپ چائے پلائیں۔

جی ٹھیک ہے میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔

سلیمان صاحب موبائل میں مصروف ہوگئے.

عرشیاں جلدی سے اٹھ چلیں!! حریم نے عرشیاں کا بازو پکڑا اور اُسے باہر کے گئی۔

کیا ہے کہاں لے کر جا رہی ہے؟؟؟

پاگل ! اگلا لیکچر کمیسٹری کا ہے مُجھے کُچھ نہیں آتا

اچھا! لیکن مجھے تو آتا ۔

تو میں نہیں لوں گی لیکچر تو تُو بھی نہیں لے گی سمجھی!

واہ! یہ اچھی گنڈا گردی ہے۔

ہے تو پھر کیا کر لے گی تُو

تو!!! عرشاں بولتی بولتی چپ ہوگئی

عالیان حریم کے پیچھے سے آرہا تھا

اسلام علیکم سر!!!

وعلیکم السلام!!! آپ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں ؟

عرشیاں خاموش سی کھڑی رہی

میں بھی مسلمان ہوں!!! مجھے سلام کا جواب بھی دینا آتا ہے

اوہ!! اسلام علیکم میں نے تو آپ کو دیکھا ہی نہیں

اوہ؟ وعلیکم اسلام واہ ! حیرت ہے آپ کو اتنا خوب صورت نوجوان نظر نہیں آیا

عالیان نے ایان کی کہُنی ماری اور عرشیاں کی طرف اشارہ کیا کہ اس کا حال چال پوچھے

آپ کیسی ہیں عرشیاں!!

مم میں ! جی ٹھیک ہوں

آپ کو تو لگتا ہے بولتی ہی نہیں۔ شاید آپ کے حصے کا بھی حریم بول لیتی ہے

اللہ اللہ! میں کب بولتی ہوں عالیان سر! ان کو دیکھ لیں آپ

ایان کیوں تنگ کر رہے ہو بچی کو

اللہ اللہ! میں کسی کو تنگ نہیں کرتا میں تو سچ بات کر رہ ہوں بتائیں عرشیاں میں نے کچھ غلط بولا

نہیں بلکل بھی نہیں!! عرشیاں نے اپنی ہنسی چھپائی

عالیان عرشیاں کی طرف دیکھ کر مسکرایا

عرشیاں کی نظریں اُس سے ملیں اور اس نے گردن جھکا لی

نا تو ایان سر مجھے آپ نے کب بولتے دیکھ لیا۔

نا تو آپ چپ کب ہوتی ہیں۔ ایان کو اُسے تنگ کرنے میں

بہت مزا آرہا تھا۔

تو آپ کو میرا بولنا اتنا برا لگتا ہے تو اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا کریں۔

مطلب آپ کسی صورت چپ نہیں ہونگی مُجھے ہی اپنے کان بند کرنے پڑیں گے۔

پہلی بات میں زیادہ نہیں بولتی۔

عالیان چپ چاپ کھڑا ان کے ڈرامے دیکھ رہا تھا

اچھا اور دوسری بات؟؟

اقف عرشیاں اس سے اچھا لیکچر ہی لے لیتے ہیں

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا

جا رہے ہیں ہم !! اُس نے عرشیاں کا ہاتھ پکڑا اور کلاس میں چلی گئی ۔

ایان کو اس کی حرکت پر خوب ہنسی آئی ۔

کیوں تنگ کر رہا تھا بےچاری کو

مزا آرہا تھا بس!!!

کوئی حل نہیں بیٹا اس نے تُجھے منہ بھی نہیں لگانا چل اب!!!

غزل بیگم بات سنیں!!!! سلیمان صاحب ابھی آفس سے آئے تھے.

جی بولیں !!!!

ایک مسئلہ ہوگیا ہے

اللہ خیر کرے کیا ہوا ہے؟ و تھوڑا پریشان ہوئیں

حامد صاحب ہمارے گھر آنا چاہتے ہیں کل ہی!!

لیکن کیوں ؟؟؟؟؟

عرشیاں کا ہاتھ مانگنے!

لیکن سلیمان صاحب وہ ابھی بھی بہت چھوٹی ہے-اور ویسے بھی وہ ابھی پڑھ رہی ہے وہ کبھی نہیں مانے گی-

حامد صاحب نے کہا ہے اگر ہم نے رشتہ نہ کیا تووہ پارٹنرشپ ختم کر دیں گے اوراگر ایسا ہوا تو ہم سڑک پر آجائیں گے سمجھنے کی کوشش کرو۔

تو آپ اپنی بیٹی کا سودا کریں گے بزنس کیلئے انہوں میں طنزیہ انداز میں کہا

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں میں بس اس کے مستقبل کا سوچ رہا ہوں ویسے بھی عرشیاں حمزہ کو پسند کرتا ہے

اور عرشیاں کیا اُس کی پسند معنی نہیں رکھتی ؟؟

بس جو میں نے کہا وہ سنو! کل وہ لوگ آرہے ہیں

اور میں انہیں انکار نہیں کے سکتا!! آپ کل کھانے کا اچھا سا اہتمام کریں اور عرشیاں سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ نہایت حتمی انداز میں بولے

جی ٹھیک ہے!!! آخر عورت کو ہی جھکنا پڑتا ہے اور وہ جھک گئیں-

احمر سڑک پر زخمی حالت میں بیٹھا تھا۔ 3,4 لڑکے آئے اور اُسے بلاوجہ مارا اور چلے گئے تبھی اُسے کال آنے لگی!! اُس نے کال اٹھائی

ہیلو!! ڈاکٹر صاحب کیسے ہیں آپ؟؟؟؟ عالیان بہت اطمنیان سے بولا

کون بول رہا ہے؟؟؟

ارے ارے آپ تو ہمیں تھوڑے عرصے میں ہی بھول گئے

لگتا مار ٹھیک سے نہیں پڑی !!!

تت تم تم میری جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے!

جان ہی تو لینی ہے تمہاری!

دیکھو اب تو میں نے گھر بھی چھوڑ دیا ہے میں کبھی واپس نہیں جاؤں گا مجھے چھوڑ دو.

ڈاکٹر صاحب اپنا علاج کروائیں مرنا جانا کہیں

احمر نے فون کات دیا وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا

عالیان فون کی طرف دیکھ کر مسکرایا

جی آپ نے بلایا جلدی بتائیں مجھے دیر ہورہی ہے عرشیاں کالج کے لئے تیار کھڑی تھی۔

آج کالج سے چھٹی کر لو!!!

کیوں!!!!

آج کچھ گیسٹ آرہے ہیں بہت کام ہے۔

کونسے گیسٹ امی؟؟؟

آپ کے بابا کے فرینڈ ہیں اُن کی فیملی نے آنا ہے

ٹھیک ہے امی!!! وہ واپس کمرے میں چلی گئی

یار آج عرشیاں کالج نہیں آئی ایان نے عالیان کو بتایا

ہاں پتا ہے مُجھے اس لئے میں بھی نہیں گیا

یار مجھے تُجھ سے ضروری بات کرنی ہے!!!! وہ انتہائی سنجیدگی سے بولا۔ ہاں ہاں بول کیا بات ہے

مجھے لگتا ہے اب تُجھے اس احمر نامے کو بند کر دینا چاہیے جتنا اُس کے ساتھ ہوا اتنا کافی ہے۔

کیا مطلب میں کُچھ سمجھا نہیں

میرا مطلب معاف کردو اُسے اب۔۔

کیا مطلب تُو کہہ رہا ہے اُس خبیث کو معاف کردوں تُجھے پتا بھی ہے کہ اس نے کیا کیا ہے پھر بھی۔

یار میں سمجھ رہا ہوں لیکن

لیکن ویکن کچھ نہیں میں نہیں کروں گا معاف۔

میری بات تو سن یار!!

مجھے کوئی بات نہیں سننی !!! وہ غصے سے اٹھ کر باہر چلا گیا

عرشیاں تیار کھڑی تھی مہمانوں کا انتظار کر رہی تھی اُس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ لوگ کیوں آرہے ہیں اگر اُسے پتا ہوتا تو وہ کبھی تیار نہ ہوتی۔

امی کب آئیں گے مہمان؟؟؟ وہ کچن میں غزل بی بی کے پاس آئی تھی۔

راستے میں ہیں بس آنے والے ہیں!!

امی یہ کیا ہے ایویں آرہے ہیں وہ لوگ

ایسے نہیں کہتے مہمان اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔

ایسے مہمان زخمت ہی ہوتے ہیں نا جان نآ پہچان!!!

جی بیگم ساری تیاریاں ہوگئی ہے ؟؟ سلیمان صاحب غزل بی بی سے پوچھنے لگے۔

جی جی سب تیار ہیں !!!

ابو! یہ آپ کے کونسے دوست ہے پہلے تو کبھی نہیں آئیں عرشیاں نے تجسس کے ساتھ پوچھا

بیٹا وہ میرے بزنس پارٹنرہیں آپ کو مل کر خوشی ہوگی۔

مجھے ان کے آنے کی ہی خوشی نہیں !!! وہ منہ میں بڑبڑائی!!

کیا کچھ کہا آپ نے؟؟؟

نہیں ابو! وہ کب آئیں گے میں تھک گئی ہوں وہ بیزاری سے بولی۔

بیٹا بس آنے والے ہیں!!!

لگتا ہے وہ لوگ آگئے !!! وہ گاڑی کا ہارن سن کر بولی

ہاں میں دیکھتا ہوں!!

السلام وعلیکم!!! سلیمان صاحب

السلام وعلیکم !انکل حمزہ موبائل استعمال کرتا ہوا سلیمان صاحب سے سلام لے رہا تھا۔

وعلیکم السلام! کیسے ہو بیٹا

جی ٹھیک!!! وہ اب بھی موبائل پر لگا تھا

آئیں!!!! اب وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے تھے

اسلام علیکم!! غزل بی بی وہاں آئی

وعلیکم اسلام!!!!

حمزہ اپنے موبائل میں مصروف تھا اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کیسے ہو بیٹا؟ انہوں نے ہی اُسے مخاطب کیا

جی ٹھیک!! وہی مختصر سا جواب.

ارے عرشیاں کہاں ہے؟؟؟ سلیمان صاحب نے غزل بی بی سی پوچھا

جی وہ چائے لا رہی ہے بس!!!

اسلام علیکم انکل!! عرشیاں چائے میز پر رکھتی ہوئی بولی

وعلیکم اسلام! ارے ہماری بیٹی تو بہت بڑی ہوگئی ہے

جی!!! وہ بمشکل مسکرائی اب اُسے میٹھے لہجےزہر لگتے تھے

حمزہ جو کہ موبائل میں مصروف تھا اب فرصت سے اُسے گھور رہا تھا

وہ بہت انکنفرٹیبل ہورہی تھی تھوڑی دیر وہاں بیٹھی اور اٹھ کر چلی گئی۔

سلیمان صاحب ان سے باتوں میں لگے رہے پھر انہوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے ۔

غزل بی بی برتن سمیٹ رہی تھی جب عرشیاں اُن کے پاس آئی ۔

امی میری بات سنیں!!! وہ بہت اُلجھی ہوئی لگ رہی تھی

ہممم بولو !!! اُن کی اندازہ تھا کہ وہ کیا پوچھے گی

امی سچ سچ بتائیں یہ حامد انکل کس مقصد سے آئے تھے

جاتے ہوئے مجھے پیسے بھی دیئے اور کہہ رہے تھے اب یہ ہماری بیٹی ہے اس سب کہ کیا مطلب ہے۔

اِدھر آؤ میرے پاس بیٹھو !!

جی!! وہ اُن کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی

تمہارے ابو جو ہے نا......... وہ اُن کو ساری بات سمجھانے لگیں

اچھا تو ابو کے بزنس سے میرا کیا تعلق

وہ نا تمہارے ابو نے حمزہ کے ساتھ تمہاری بات پکی کر دی ہے

کیا!!!!!!!! اُس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اسکو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا

بیٹا میری بات سنو!!!!!!

کُچھ نہیں سننا مجھے آپ نے دھوکہ دیا ہے مُجھے ابو کو بتا دے میں یہ شادی نہیں کروں گی۔ وہ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

ہیلو!!!! وہ ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی تو حریم کا فون آگیا

ہیلو! جاہل کمینی منہوس کہاں مری ہوئی ہے کالج بھی نہیں آئی صبح سے فون بھی نہیں اٹھا رہی

ہمم وہ مہمان آئے تھے کچھ! وہ بھیگی آواز میں بول

کیا ہوا ہے تُو روئی ہے؟؟

کُچھ نہیں ہوا!!!!

کُچھ تو ہوا ہے بتا مجھے!!

صبح آؤں گی تُو بتاؤنگی غزل بی بی دروازے میں کھڑی تھی

چل ٹھیک ہے اللہ حافظ!!!

آجائیں امی !!!

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو ۔ وہ اُس کے پاس آکر بیٹھ گئی

وہ چپ چاپ نظریں جھکائے بیٹھی رہی

تم ہماری بیٹی ہو ہم تمہارا برا نہیں چاہتے

جانتی ہوں امی!!

وہ اچھے لوگ ہیں اور تمہیں خوش رکھیں گے اور بیٹیاں تو باپ کا غرور ہوتی ہیں تم یوں انکار کر دوگی تو اُن پر کیا گزرے گی(وہ ایک صابر خاتون تھی اور اپنی بیٹی کو بھی وہی سکھا رہی تھی) -

ٹھیک ہے امی میں تیار ہوں لیکن ابھی شادی نہیں کروں گی۔ اُس کا ماضی اُس کو اجازت نہیں دیتا تھا کہ وہ شکوہ کرے ۔

وہ اُس کے گلے لگ گئیں اور اُسے پیار کرنے لگیں ۔

وہ بھی رونے لگ گئی وہ نہیں جانتی تھی اُن کی بیٹی نے صبر کرنا سیکھ لیا ہے۔

وہ تھوڑی دیر بعد آٹھ کر چلی گئیں

عالیان اپنے روم میں تھا جب ایان آیا

عالیان!!!!!

ہممم!!!

تو مجھ سے ناراض ہے ابھی بھی اسے لگا کہ وہ صبح والی بات پر غصّہ ہے۔

نہیں تو میں کیوں ناراض ہوں گا

وہ صبح میں نے---

نہیں یار تُو ٹھیک کہہ رہا تھا معاف کرنے والا بڑا ہوتا ہے

ہاں یہی بات تو میں تمہیں سمجھا رہا تھا

ہاں لیکن ابھی نہیں ابھی میرا دل نہیں مان رہا

ہاں ٹھیک ہے جیسی تیری مرضی!

اچھا چھوڑ چائے پلا دے!!!!

مجھے نہ تو راموں کاکا ہی بنا دے اب---

بنانے کی ضرورت نہیں تُو ہے !!!!

ذلیل انسان !!!

جا جا راموں کاکا چائے!!!

عرشیا اور حریم بریک میں باہر بینچ پر بیٹھیں ہوئیں تھیں عرشیا انتہا کی اداس لگ رہی تھی۔

چل اب بتا بھی دے کیا ہوا صبح سے پوچھ رہی ہوں؟؟

وہ ابو کے دوست......

عرشیا نے اسے ساری بات بتائی

کیا!!!!!!!!! تیرا رشتا تہہ کر دیا ؟؟؟

ہمم!!!!

اور تُو نے کُچھ نہیں کہا؟؟ یار ابھی تو ہم پڑھ رہے ہیں نہ

تُجھے لگتا کہ میں اس قابل ہوں کہ احتجاج کرتی ۔ و بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا رہی تھی

ایسے مت کہو جو بھی ہوا اُس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی عرشیاں ۔

خیر! میں نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے۔

عرشیاں لیکن کیوں ہے وہ لڑکا کیسا ہے؟؟؟

میں نہیں جانتی!!! میں کُچھ نہیں جانتی اور نہ ہی جاننا چاہتی ہوں۔ اُس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

اچھا ٹھیک ہے ! ہم کوئی اور بات کرتے ہیں

چلو کلاس میں چلیں!!!!!

ہاں چل چلتے ہیں!!!

وہ دونوں کوریڈور سے گزر کر جا رہی تھیں تو سامنے سے عالیان اور ایان آرہے تھے

حریم ایان کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے عالیان سے سلام لینے لگ گئی

افف اتنا غصّہ!!! وہ منہ میں بڑبڑایا

کیسے ہیں آپ سر !!!

جی میں ٹھیک آپ کیسی ہیں؟؟

کوئی میرا بھی حال پوچھ لے ؟؟

آپ کیسی ہیں عرشیاں ؟؟؟ اُس نے اُسکے چہرے پر غور کرتے ہوئے کہا

جی ٹھیک! اُس نے سر سری انداز میں کہا

لیکن آپ کے چہرے سے تو نہیں لگ رہا ؟؟

آپ کو نہیں لگ رہا تو میں کیا کروں؟؟ وہ نے حد سرد مہری سے بولی اب اس کو دیکھنے لگ گئے

میں تو بس پوچھ رہا تھا!! عالیان تو ایسے تھا کے جیسے چھوٹے بچے کو دانٹ پڑتی ہے تو وہ ہوتا ہے

تو نہ پوچھیں کس نے کہا کے پوچھیں ؟؟ سب میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں پاگل کر کے رکھا ہوا ہے مُجھے۔

اب وہ شدید غصّے میں بولی

عالیان کو تو جیسے سانپ ہی سونگھ گیا ہو ۔ وہ ٹانگ جتنی لڑکی اُسکی بے عزتی کر رہی تھی اور وہ خاموشی سے کھڑا سن رہا تھا۔

میں نے کسی نے نہیں کہا کے میرا حال پوچھیں نا میں کسی کو بتانا چاہتی ہوں

عرشیاں کیا ہوگیا ہے ایسے کیوں بات کر رہی ہو

جا رہی ہوں میں تم نے آنا ہُوا تو آجانا کہہ کر وہ غصے سے چلی گئی۔

ارے ارے بھئی ان کو کیا ہوا ہے؟؟

سوری سر وہ نا تھوڑی پریشان ہے بس اس لئے

عالیان جو سکتے میں کھڑا تھا ۔ شاید زندگی میں پہلی بار کسی نے اُس سے ایسی بات کی تھی

وہ نا اس کے گھر میں کوئی مسئلہ ہے اس لیے وہ تھوڑی چڑچڑی ہوئی ہے۔

اٹس او کے کوئی بات نہیں !!!

تو آپ کے بتانے میں بل آرہا ہے کے کیا مسئلہ ہے ایان کو اتنی دیر سے اگنور ہورہا تھا طنزیہ انداز میں بولا

جی آپ کو بتانے میں بل بھی آتا ہے اور کرایہ بھی

اللہ اللہ اتنی ناراضگی!!

میں نہیں ہوتی ناراض !! اوکے میں جا رہی ہوں سر اس سے پہلے کے وہ مجھ سے بھی ناراض ہوجائے ۔

کہہ کر وہ چلی گئی۔

عالیان نے ایان کی طرف دیکھ کر شانے آچکائے جیسے کُچھ ہوا ہی نہ ہو

تُو ایک جانا مانا بزنس مین ایک چھوٹی سی بچی سے

بے عزت ہوگیا بغر کسی بات کے۔

بکواس نہ کر !!!!

وہ تیری اتنی بے عزتی کر رہی تھی تو اُسے کُچھ کہا کیوں نہیں

کیا کہتا و پہلے ہی غصے میں تھی کچھ کہتا تو وہ میرا سر پھاڑ دیتی

28 سال کا نوجوان بچی سے ڈر گیا ایان اب پاگلوں

کی طرح ہنسنے لگ گیا

تو نے بھی کروائی ہی بے عزتی حریم سے!!

میری خیر ہے میری تو ہوتی رہتی ہے مُجھے اب محسوس نہیں ہوتی۔

کیونکہ تُو ٹھنڈا بے غیرت ہے اس لئے

تیری صحبت کا اثر ہے بس!

بکواس نہ کے چل اب !!!

حامد ضیاء اپنے آفس میں تھے جب حمزہ آیا

ڈیڈ!!

ہمم !! بولو

مجھے پیسے چاہیے کُچھ!! دوستوں کے ساتھ باہر جانا ہے۔

سدھر جاؤں اب تمہاری شادی کرنے والا ہوں میں

یہ صرف ایک بزنس میرج ہے اوکے اور میں دوسری شادی اپنی مرضی سے کروں گا۔

ٹھیک ہے کر لینا لیکن یہ شادی بہت ضروری ہے - اس سے مجھے اور بزنس کو بہت فائدہ ہوگا سمجھ رہے ہو نا تم

جی سمجھ گیا اب پیسے دیں!!!

دو لاکھ کافی ہے نا؟؟؟

نہیں ڈیڈ 5 لاکھ دے مجھے!!

حمزہ ایک نہایت عیاش لڑکا تھا اپنی مرضی کا مالک - لڑکی باز

اوکے تمھارے اکاؤنٹ میں کروا دیئے ہیں..

اوکے بائے ڈیڈ !!! کہہ کر وہ باہر نکل گیا

عالیان اور ایان بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

ویسے عالیان ایک بات بتا ؟؟

پوچھ!!

اگر عورت بد تمیزی کرے تو اس کا جواب نہیں دینا چاہیے ؟

نہیں! کیونکہ عورت تو نادان ہے اُس کی عقل آدھی ہے

اچھا! چاہے وہ سب کے سامنے عزت کا فالودہ کر دے

ہاں پھر بھی!

باقیوں کا تو پتا نہیں لیکن میں تو خاموشی سے سن سکتا ہوں۔

ہاں جیسے آج سن رہا تھا!! ایان پھر سے اُس کا مذاق بنانے لگ گیا

ہاں ایسے ہی!!!

ویسے نہ تیری شکل دیکھنے والی تھی

تو!! اچانک اُس کا فون رنگ ہوا

Little fairy

موبائل پر نام چمکا

واہ جی واہ بے عزتی کروانے کے لئے تیار ہو جا

ہیلو!!! بے حد نرم لہجے میں بولا

السلام وعلیکم!!!

وعلیکم اسلام!! خیریت اس ٹائم کال کی آپ نے!!

کیوں نہیں کر سکتی کیا؟؟

نہیں نہیں جب مرضی کررہے۔

وہ وہ میں کہہ رہی تھی آئی ایم سوری!! میں صبح غصّے میں کُچھ زیادہ بول گئی۔

نہیں کوئی بات نہیں مجھے بلکل بھی برا نہیں لگا۔

اوکے شکریہ!!! مجھے لگا آپکو برا لگا ہوگا اس لئے کال کی اللہ حافظ!!! کہہ کر اس نے فون رکھ دیا۔

عالیان اب سوچ رہا تھا کہ یہ کیا تھا؟ معافی مانگی ہے یہ پھر سے رعب جھاڑا ہے۔

موئے موئے!!! ایان ہنسی سے لوٹ پوٹ ہورہا تھا

ہنس لے بیٹے!!!!!

میں اندر آجاؤں بیٹا؟؟؟ سلیمان صاحب نے عرشیاں کے روم کا ڈور نوک کیا وہ ہمیشہ اُس کے روم میں پوچھ کر جاتے تھے۔

جی جی بابا آجائیں!!

کیسا ہے میرا بیٹا؟؟؟ اُنہوں نے شفقت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا

جی!! میں ٹھیک ہوں بابا کوئی کام تھا تو آپ مجھے بلا لیتے

نہیں میں کُچھ پوچھنا چاہتا تھا بیٹا- آپ کو اس رشتے سے کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا ؟

نہیں بابا آپ کی خوشی میں ہی میری خوشی ہے !!!!

بابا قربان بیٹا مجھے پورا یقین تھا میری پری میرا مان نہیں توڑے گی میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیاہے میرا بچہ ۔ یہ بات سچ ہے کہ انہوں نے صرف

اُس کے اچھے مستقبل کے لیے ہی رشتہ کیا تھا ۔

جی بابا آئی ٹرسٹ یو!!! اُس نے اپنے بابا کو ہگ کیا باپ کا ہونا نعمت سے کم نہیں ہوتا۔

اچھا بیٹا آج ریڈی رہنا ہم آج حامد انکل کے گھر پارٹی پر جانا اوکے!!

ٹھیک ہے بابا !!! وہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن۔ پھر بھی ہاں کہہ دیا -

عرشیاں بیٹا جلدی کرو بابا کار میں ویٹ کر رہے ہیں!!! غزل بی بی تیار کھڑی تھی

جی ماما آرہی ہوں!! وہ اپنی طرف سے بہت سادہ تیار ہوئی تھی۔ لیکن وہ اس سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔

اچھا میں جا رہی ہوں جلدی آؤ!!!!

اچھا!!!! اُس نے بلند آواز میں کہا۔

غزل بی بی کار میں جا کر بیٹھ گئیں

ہم پہلے ہی لیٹ ہیں جلدی کریں سلیمان صاحب نے غزل بی بی سی کہا۔

سوری سوری!!! عرشیاں جلدی سے کہتی گاڑی میں آ بیٹھی

یہ آپ کی بیٹی کی تیاری ہی نہیں ختم ہوتی

وہ کچھ ہی دیر میں پہنچ گئے ۔

وہ گاڑی سے اُتری اور سامنےایک خوب صورت سا محل جیسا گھر تھا

ارے خوش آمدید آئیے آئیے!!!! حامد صاحب نے خوشی سے اُن کا استقبال کیا۔

معذرت ہمیں ذرا تاخیر ہوگئی!!!

السلام وعلیکم انکل!!!! عرشیاں نے حامد صاحب سے سلام لی

وعلیکم اسلام !!!! ارے میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے ماشاءاللہ !!

شکریہ!! وہ ہلکہ سا مسکرائی

آئیے بھابھی جی میں آپ دونوں کو سب سے ملواتا ہوں!!

جی جی ضرور!! وہ لوگ سب سے ملنے لگ گئے

حامد صاحب ان کو سب سے ملوا رہے تھے

عرشیاں وہیں سائڈ پر کھڑی تھی اُس کا دل گبرا رہا تھا تبھی اچانک حمزہ اُس نے کے سامنے آ کھڑا ہوا

ہائے!!! وہ بہت فرینک انداز میں بولا

اسلام علیکم!!! بے تاثر انداز میں بولی

وعلیکم اسلام!!! وہ اُس کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لے رہا تھا

وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی اُسے مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے

اور آپ کی ہوبیز کیا ہیں مس عرشیاں!!!

نتھنگ سپیشل!!

کیا آپ مجھے اگنور کر رہی ہیں؟؟

نہیں!! اگر آپ کو لگ رہا ہے شاید ایسا ہی ہوگا

ہا ہا ہا ہا ہا انٹرسٹنگ!! آئی لائک یور ایٹیٹیوڈ!!

بٹ آئ ڈونٹ!!!!!

کُچھ کہا آپ نے؟؟؟

نتھنگ!! وہ بول رہی تھی کہ اچانک ماحول بدل گیا

ایک خوب صورت نوجوان اندر آیا سب اُس کی طرف متوجہ ہوگئے جیسے کوئی ہیرو آگیا ہو۔ اُس کی نظر اُس پر پڑی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ۔اُس کو اپنا دل تیزی سے دھڑکتا محسوس ہوا وہ فوراً اُسے پیچھے میش پر جا کر بیٹھ گئیں تاکہ وہ اسے نا دیکھ سکے

عالیان بہت ہنڈسم لگ رہا تھا عام دنوں سے بہت مختلف وہ تھا ہی ہینڈسم اور کالے رنگ میں تو و حسین لگتا تھا

ارے آخر میں گیسٹ آ ہی گئے حامد صاحب عالیان اور ایان کی طرف بڑھے

بس دیکھ لے آ ہی گئے ہم!!

لو جی ہوگئی اسکی بٹرنگ !! ایان منہ بگاڑتا ہوا بولا

کب سے انتظار کر رہے تھے آپ کا ہمیں تو لگا تھی اس دفعہ بھی نہیں آئیں گے آپ لوگ

ارے نہیں آپ نے بلایا اور ہم نہ آئیں!!

چلے اب آپ آ ہی گئے ہیں تو میں نے ضروری اناؤنسمنٹ کرنی ہے

جی جی ضرور کریں!!!

ابے تجھے پتا تھا وہ یہاں آئی ہے اس لیے مجھے لایا ہے نا ! وہ وہ دیکھ عرشیا وہاں ٹیبل پر بیٹھی ہے ایان نے عرشیا کو دیکھ لیا تھا

کہا ہے مُجھے تو نہیں پتا تھا!! وہ سچ میں نہیں جانتا تھا

وہ دیکھ انجام پنچھی!! ایان نے آنکھ کے اشارے سے اُسے بتایا

ہیلو ! ! ایوری ون آپ سب کا بہت شکریہ آپ آئے میں ایک ضروری اعلان کرنا چاہتا ہوں

میں نے اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کرنے والا ہوں اپنے بہت اچھے دوست سلیمان صاحب کی بیٹی سے !

حمزہ اپنے باپ کے ساتھ ہی کھڑا تھا

غزل بی بی نے عرشیاں کو اشارے سے اپنے پاس بلایا

سلیمان صاحب خوشی سے کھڑے سن رہے تھے

میں چاہوں گا کے اپنی بیٹی سے سب کو ملاؤں

پلیز عرشیاں بیٹا یہاں آئیں

عرشیا گردن جھکائے اپنی ماں کے پاس کھڑی ہو گئی جو ہو رہا تھا وہ یہ سب نہیں چاہتی تھی

عالیان کو اپنے کانوں اور آنکھوں دونوں پر ہی یقین نہیں آیا ۔ کو اور پر آیا۔۔ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھ اسکی رگیں تن گئیں

کیا!!! یہ سب کیا ہورہا ہے؟؟ ایان کو بھی جھٹکا لگا۔

عرشیا کی نظریں اسکی نظروں سے ٹکرائی تھی جو اسے مسلسل بے یقینی سے دیکھ رہی تھی

عالیان کی آنکھیں کچھ ہی پل میں لال ہو گئیں اس کو سب خواب لگ رہا تھا۔ اس کا دل چاہا وہ حامد ضیاء کا منہ توڑ دے

چل عالیان یہاں سے ! ! ایان نے عالیان کے چہرے کا تاثر دیکھا اور وہ گھبرا گیا

ایسا نہیں ہو سکتا عرشیا اور حمزہ ! نو نو یہ نا ممکن ہے

عالیان میں کہہ رہا ہوں چل!!!!

عرشیاں کے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ عجیب سی کیفیت میں تھی

ایسا نہیں ہو سکتا عرشیا کی شادی اس اس حمزہ سے عالیان نے غصے سے گاڑی پر ہاتھ مارا

عالیان میری بات سن گھر چل کر بات کرتے ہیں۔

میں ایسا نہیں ہونے دوں گا میں اسے غلط ہاتھوں میں نہیں جانے دوں گا وہ حمزہ اس کے قابل نہیں۔ وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا

عالیان ہوسکتا ہے اُس نے اپنی مرضی سے---

نہیں ں ! ! وہ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتی ! ! وہ غصے سے دھاڑا

کیوں نہیں کر سکتی؟؟

کیونکہ وہ میری محبت ہے عالیان احمد شاہ کا عشق ہے

اور کیا وہ جانتی ہے؟؟

نہیں نہیں!! وہ نے بسی سے گردن جھکا گیا

چل گھر اب!! وہ اسے گھر لے گیا

حریم کلاس میں جا رہی تھی کہ اچانک پیچھے سے ایان نے اسے بلایا

بات سنیں ! ! ! وہ کافی سنجیدہ لگ رہا تھا

جی کہیں!!!

عرشیاں کالج کیوں نہیں آئی؟؟

آپ اسی سے پوچھ لیں ! وہ ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے بولی

پلیز بتائیں ! ! عالیان بھی آگیا اور بے چینی سے پوچھ رہا تھا

جی سر وہ ویسے ہی نہیں آئی

کیا آپ جانتی ہیں؟؟

کیا سر؟؟

عرشیا ! وہ اس کی منگنی کس سے ہوئی ہے ؟

یہ الفاظ کہتے ہوئے اسے جتنی تکلیف ہوئی صرف وہ ہی جانتا تھا

منگنی ؟؟ نہیں نہیں منگنی نہیں ہوئی بس بات ہی پکی ہوئی ہے-

جو بھی ہے آپ جانتی بھی ہیں کے کس سے ہوئی ہے

زیادہ تو نہیں بٹ وہ عرشیا کے بابا کے فرینڈ کا بیٹا ہے

آپ عرشیا سے کہیں کے وہ انکار کردے اس رشتے سے ! ! اس کی آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی تھی

کیا ؟؟ لیکن کیوں؟؟

اس کی اس بات نے اسے حیران کر دیا

کیونکہ وہ لڑکا بلکل اچھا نہیں ہے اور اسکا باپ بھی انتہائی لالچی انسان ہے پیسوں کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔

اور !!!

کیا ! ! اچھا اور کیا ؟؟

وہ حیران کے ساتھ پریشان ہوئی

اور یہ کے وہ لڑکا عرشیا کے قابل نہیں ہے آپ بس اس سے کہیں کے وہ انکار کر دے

لیکن سراب تو کچھ نہیں ہو سکتا رشتا تہہ ہو چکا ہے وہ انکار نہیں کر سکتی ! !

ایسے کیا ے نہیں ہو سکتا انکار اسے کرنا پڑے گا میں یہ شادی ہرگز نہیں ہونے دوں گا لبھی نہیں۔

وہ طیش سے بولا

کیا ہو گیا سر آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں ؟؟

محبت کرتا ہے اس سے بلکہ عشق کرتا ہے ا وہ نا ملی تو مر جائے گا یہ اس کے لیے یہ پورا کالج تک خرید لیا اس نے

ایان ترکی با ترکی کہتا گیا

اس کو کسی اور کا ہوتا کیسے دیکھ سکتا ہے اور بس یہ بات اسے نہیں بول سکا۔

وٹ ! ! ! !

حریم حیرانگی سے عالیان کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی

عالیان جو اب ادھر ادھر دیکھ رہا تھا

سچ بول رہا ہوں لڑکی تم کو میری بات یقین نہیں ہے کیا

اچھا تو ایسا ہے یہ بات پہلے بتانی تھی نا

اب پتا چل گیا ہے تو کچھ کرو میری ماں

ہاں اب کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔ میں کرتی کوں عرشیا سے بات

لیکن اس کو عالیان کی فیلینگز کا نا بتانا

ٹھیک ہے ! ! !

حریم کالج کے بعد عرشیا کے گھر آگئی

لیکن عرشیا میں کیا کروں اب ! !

میرے سر کا سیا پا کر بیٹھ کر ! !

حریم ! ! ! عرشیا غصے سے بولی

کیا حریم پہلے نا کرتی ہاں بہت آگ لگی ہے تجھے شادی کی کیا

بکو اس نا کر تجھے پتا ہے میں نے کیوں ہاں بولا تھا

جو بھی اب کچھ تو کرنا پڑے گا

لیکن کیا کریں اب تو سب فائنل ہو گیا

ایسا کرتے ہیں حمزہ کے بچے کو کڈنیپ کروا دیتے ہیں نا رہے گا بھانس نا بجے گی سیٹی ! !

بے وقوف سیٹی نہیں بانسوری ! !

ہاں ہاں وہی ! ! لیکن ہمارے پیسے نہیں کہ گنڈے ہائیر کر سکیں

اگر ہوتے تو بھی یہ آئیڈیا بکواس ہے ! !

تو پھر تو اپنی زبان کے جوہر دکھا اس کو خود ہی بھاگ جائے گا

منحوس کتی میں پہلے ہی پریشان ہوں اوپر سے دماغ کھا رہی ہے میرا۔

!!!!! کیا

تیرے پاس دماغ بھی ہے ؟؟؟

....

وہ رات میں اپنے کمرے میں بیٹھا نماز ادا کر رہا تھا یہ اسی کی محبت تھی جو اسے خدا کے قریب لے گئی وہ چاہ کر بھی اسے دل سے نہیں نکال سکتا تھا۔

اگر کوئی مجھ سے ہو چھے کہ حسن کیا ہے ؟ تو میں کہوں عالیان احمد شاہ کی نماز ! ! ! اس کو نماز دیکھ کر کوئی نہیں مان سکتا تھا وہ بزنس ٹائیکون ہے۔

اس قدر عاجزی تھی اس مرد کی نماز میں ! ! دنیا جہان کی فقیری لیے وہ دعا مانگنے میں مصروف تھا

عالیان ! ! ! !

ایان کمرے میں آیا اور اسے نماز پڑھتا دیکھ وہیں پر آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا

اس نے جائے نماز سمیٹی اور کھڑا ہو گیا۔

آنکھ یہ نم ہے کیا یہ عشق کا غم ہے"

عشق کیا تو غم کیسا عاشقوں کو تو بس ناز ہی ہوتا ہے

ہائے ! ! !

دل پر لگ گئی میرے

ہمارے درد کی شدت کو کم کیجیے۔ کی نام چائے کا لیجئے اور ہم پر دم کیجئے

ور گئے بھئی ! ! !

ایان نے سر ہر ہاتھ مارا

چل جا چائے بنا جا کے ! !

امی!!! آپ اتنی لمبی نماز کیسے پڑھ لیتی ہیں

اللہ سے محبت ہو تو پھر نماز لمبی ہو ہی جاتی ہے

اللہ سے محبت کیسے ہوتی ہے امی ! !

جب انسان دنیا کی رنگینیوں سے نکل جاتا ہے تب خدا سے محبت ہو جاتی ہے۔

اچھا ! ! ! !

جی ! ! چلیں اب آپ بھی پڑھ لو نماز !

جی امی جا رہی ہو ! !

شاباش ! ! اللہ تمہارے نیک نصیب کرے ! !

عرشیاں اٹھی اور نماز پڑھنے چلی گئی

ایان ابھی بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا

کیا سوچ رہا ہے کیا چل رہا ہے تیرے شاتر دماغ میں ! !

گوپی بہو میں سوچ رہا ہوں کہ کیا کیا جائے ! اس حمزہ کا کیا کریں ؟؟

بیٹا میں عالیان احمد شاہ ہوں۔ جو کرتا ہوں سوچتا نہیں ہوں بسکر گزرتا ہوں

او و لا لا ! ! !

ہوگا تو دنیا کے لیے میرے لیے تو میرا چنو منو ہی ہے۔

کسی کے سامنے ایسی بکواس نا کر

ہاں یہ تو ہمارا راز ہے پگلے ! ! !

اس نے سرگوشی کی

مہربانی ہوگی تیری ! !

کوئی نہیں ایسے چھوٹے موٹے احسان میں کرتا رہتا ہوں

مرجا سالے ! ! !

مرنا میں تیریاں باہاں بیچ چن وے۔ سوں تیرے پیار دی میں چکی ہوئی اے

پتا ہے مجھے تو میراثی ہے گانے کی ضرورت نہیں تھی

تھینکس جان من ! !

تو با ہے بھئی ! !

عرشیا حریم کے سامنے بیٹھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

ایسے مت دیکھ پگلی پیار ہو جائے گا ! !

لعنت بے شمار ! ! !

یار عرشیاں ایک تو مجھے انگلش کا ٹیسٹ یاد نہیں اوپر سے تُو نے ٹینشن ڈالی ہوئی۔

منحوس مجھے بتا میں کیا کروں

بولا تو ہے ٹھوک کے جواب دے دے

اور آگے سے ابو مجھے ٹھوک دیں ہیں نا ! !

فٹے منہ تیرے ایک انکار نہیں کرنا آتا تجھے

نہیں آتا تو سیکھا دے ! !

اچھا تو بولیں ابو میں نے یہ شادی نہیں کرنی ! ! اور 90 کی سپیڈ پر دوڑ لگا دئیں کیسا ! !

واہ حریم واہ ! ! تیرے جیسی دوست ہو تو دشمن کی کیا ضرورت ! !

دیکھ لے ٹو ان ون ہوں میں ! !

یہ کیوں آگئے!!

عرشیا نے عالیان کو آتے ہوئے دیکھ لیا

حریم نے بھی مڑ کر دیکھا

عرشیاں دو منٹ میں وہاں سے بھاگ گئ

یہ مجھے دیکھ کر بھاگ کیوں گئی ! !

مجھے کیا پتا چل تیری خبری سے پوچھتے ہیں

ایان نے حریم کی طرف اشارہ کیا

بکواس نا کر بہن ہے میری

اچھا پھر تو تو میرا سالا ہوا نا ؟؟

عالیان حریم کے پاس گیا

آپ ذرا سائڈ پر جائیں مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے۔

کیا ہیں ؟؟؟

جی ہاں آپ ! ! ! اب جلدی سے جائیں

آج سورج کہاں سے نکلا ہے جو آپ نے مجھ سے بات کرنی ہے۔

جی ! ! عرشیا اور سر کے بارے میں وہ ایک راز دار کی طرح بات کر رہی تھی

کیا بات ہے؟؟؟

وہ بھی اسی کے انداز میں بولا

مجھے لگتا ہے ہمیں ان کی مدد کرنی چاہئیے

کس چیز میں ! ! !

ارے ! ! ان کی شادی کروانی ہوگی نا ؟؟

حریم نے سر پر ہاتھ مار

اوہ مجھے نکاح پڑھانا نہیں آتا اس کے لیے ہمیں مولوی کی ضرورت پڑے گی۔

کیا بات ہے مجھے بھی بتاؤ ! !

آپ بھی آہی جائیں ! !

ہاں جی بتائیں ! ! !

آپ کو عرشیا کو پر پوز کرنا ہوگا ! ! !

اوہ اچھا ! !

کیا!!!!!!!!!!!

جی ورنہ بھول جائیں اس کو ! !

میں میں یہ نہیں کر سکتا کوئی اور طریقہ بتاؤ ! !

ہاں جی پر پوز کر ہی نالے یہ ! ! !

آج تو نہیں مگر کل آپ تیاری کے ساتھ آئیے گا

میں اب کلاس میں جا رہی ہوں۔

ٹھیک ہے آپ جائیں میں تیاری کروادوں گا ! !

پھر تو اللہ ہی حافظ ہے ! !

جی کیا بات کرنی تھی آپ نے ! !

غزل بی بی چائے کے کپ رکھتے ہوئے بولیں

حامد صاحب شادی جلدی چاہتے ہیں ! !

کیا مطلب؟؟؟

وہ چاہتے ہیں کہ شادی کر دیں عرشیا اور حمزہ کی ! !

نہیں بلکل نہیں ! ! !

اس میں غلط کیا ہے؟؟؟

میری بچی ابھی بہت چھوٹی ہے

وہ جوان ہو گئی ہے اور آپ جانتی ہیں زمانہ کیسا ہے

سلیمان صاحب جو بھی ہے وہ نہیں مانے گی کبھی بھی

تو آپ اسے منائیں !

پہلے آپ نے کہا تھا کہ صرف رشتا کرنا ہے؟

ہاں تو شادی بھی تو کرنی ہی ہے نا ؟؟

دیکھیں مجھے کچھ عجیب لگ رہا ہے پہلے انہوں نے اتنی جلدی

رشتہ کیا اور اب اتنی جلدی شادی ! ! ! ! ! ! ! ! !

دیکھیں ان کا اکلوتا بیٹا ہے ان کے بھی ارمان ہیں ! !

تو ہمارے بھی کوئی دس بارہ بچے نہیں ہیں ایک ہی ہے

ہم بیٹی والے ہیں غزل سمجھنے کی کوشش کریں

لیکن سلیمان صاحب عرشیا کو کیا کہوں گی میں؟؟

وہ مان جائے گی مجھے یقین ہے

اولاد کو اتنا نہیں آزماتے کے وہ آزمائش ہی بن جائیں

میں صبح پھر ان سے بات کروں گا ! !

جی یہی بہتر ہے ! !

آپ پریشان نا ہوں میں اپنی بیٹی۔ کی شادی دھوم دھام سے کروں گا

انشاء اللہ اللہ خیر کا وقت لائے

انشاء اللہ ! !

ویسے کہاں ہے میری گڑیا ؟؟

اپنے کمرے میں سو رہی ہے

اچھا ! !

ارے یہ چائے ٹھنڈی ہو گئی میں گرم کر کے لائی !

جی ٹھیک ہے !

یار ایان وہ تو بچی ہے اس نے جو کہا ضروری نہیں میں وہ کروں گا۔

جو بھی ہے تو اسے کبھی نا کبھی تو پر پوز کرے گا تو کل کرنے میں کیا مسئلہ ہے۔

نہیں میں نہیں کر سکتا ! !

تجھے کرنا پڑے گا میری عزت کا سوال ہے

ایان انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا

ایان پہلی بات تو یہ کے تیری کوئی عزت ہے نہیں اور میرے پر پوز کرنے نا کرنے سے تیری عزت پر سوال کیوں آئے گا بھلا۔

کیونکہ حریم نے مجھے کہا ہے کہ تجھے تیار کر کے لاؤں

اوووو اچھا تو یہ بات ہے اور مجھے لگا تو میرے لیے کر رہا ہے سب بہت ہی میسنا انسان ہے تو۔

اور میں اس کو امپریس کرنے یہ سنہری موقع ہاتھ سے جانے۔ نہیں دوں گا اس لیے جو میں کہہ رہا ہوں اسے چپ کر کے مان لے

اچھا بول کیا کرنا ہے مجھے؟؟

....

کیا بات ہے حریم کس کو ڈھونڈ رہی ہے

عرشیا اور حریم بریک میں باہر باغ میں تھیں حریم بار بار ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

نن نہیں تو وہ نا میں آئی ابھی وہ کلاس سے بک لے کر آئی ذرا۔

خیر ہے تو اور بک اور وہ بھی بریک میں !!

ہاں ہاں میں آئی بس !!

حریم کہتی بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

یہ لڑکی بھی نا ! ! !

وہ گھاس پر بیٹھی اس پر ہاتھ پھیڑ رہی تھی

عالیان جو میں نے سیکھایا ہے بس وہ

جا دھر اک سے بول دے۔

کیا ؟؟؟؟

عالیان نے نا سمجھی سے پوچھا

کیا کر رہے ہیں آپ لوگ میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں

عالیان ابھی بھی تو پوچھ رہا ہے کیا میں نے تیرا سر پھاڑ دینا ہے۔

ایان کو اس وقت دو سال کا چھوٹا بچا لگ رہا تھا جسے وہ نیا نیا بولنا سیکھا رہا تھا۔

یار میں نہیں جا رہا کہیں بھی ! !

او ہو ! ! آپ کو جانا پڑے گا ورنہ میں آپ سے نارض ہو جاؤں گی

نہیں نہیں آپ ناراض نا ہوں یہ جائیں گے

آپ نے ان کو بتایا نہیں تھا کہ کیا کرنا ہے

حریم ایان کے ساتھ سیدھی ہو گئی

ارے ارے میں نے اس کو پوری تیاری کروائی تھی اور ویسے مجھے آپ ایسے کہہ رہی ہیں جیسے میں لڑکیوں کو رپوز کرتا رہتا ہوں۔

ہاں تو ہو بھی سکتا ہے مجھے کیا پتا !!

اچھا اب تم لوگ نا لڑنے لگ جانا

نہیں لڑتے آپ جائیں

اچھا میری بات سنو !

جی جی بولیں

وہ غصے میں تو نہیں بیٹھی ہوئی نا

او ففففففف !!!!!

حریم نے اپنا سر پکڑ لیا

ہاں اور ہاتھ میں تلوار بھی ہے اس کے سر قلم کر دے گی تیرا حد ہو گئی ہے عالیان تو جا رہا ہے یا میں جاؤں

اچھا اچھا جا رہا ہوں دعا کرنا تم لوگ !!

دفع ہو جا اب !!

عالیان اب عرشیا سے کچھ قدم کے فاصلے پر تھا اسکا دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے باہر ہی آجائے گا ---------------------------

عرشیا اپنے ہی خیالوں میں گم تھی اس کی آواز پر چونکی

لک کیسی ہیں آپ ؟؟؟

اس کو لگ رہا تھا جیسے اسکا امتحان ہے

اور اس نکمے کو کچھ نہیں آتا۔

جی میں ٹھیک ہوں !!

وہ مجھے کچھ بات کرنی تھی ؟؟؟

جی مجھے پتا ہے !!

کیا ؟؟؟؟؟

اسکو لگا جیسے اسکا بھانڈا پھوٹ گیا ہے

آپ اس رات کی پارٹی کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ میرے بابا کے دوست ہیں اور میرے بابا نے میرا رشتا تہہ کر دیا ہے

اک پل کے لیے وہ سب بھول گیا جو وہ کہنے آیا تھا

کیا میں نے ٹھیک کہا ؟؟؟

جی ! ! اور آپ اس رشتے سے خوش ہیں ؟؟؟

میرے خوش ہونے نا ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے

پڑتا ہے بلکل پڑتا ہے کس نے کہا نہیں پڑتا

وہ اسے کہنا چاہتا تھا کہ وہ اس کے انکار پڑے پوری دنیا کو آگ لگا سکتا وہ ایک بار کہے تو سہی

لیکن اب مجھے ڈر لگ رہا ہے

ڈر کس بات کا ڈر کسی نے کچھ کہا ہے مجھے بتائیں

نہیں کچھ نہیں ! !

آپ یہ شادی نہ کریں!!

جی؟؟؟؟؟

وہ اچھے لوگ نہیں ہیں بہت لالچی ہیں

وہ عالیان احمد شاہ تھا وہ چاہتا تو ایک چٹکی میں یہ رشتا ختم کروا سکتا تھا لیکن وہ چاہتا تھا عرشیا اپنی زندگی کا فیصلہ خود لے۔

ہم ! حریم نے بتایا تھا مجھے !

لیکن میں کچھ نہیں کر سکتی

اگر انسان چاہے تو کچھ بھی کر سکتا ہے

جب فیصلے اللہ پر چھوڑ دیے جائیں تو انسان۔ کو چاہئیے کہ کچھ نا ہی کرے سوائے صبر کرنے کے

اور آپ کو آپ کے صبر ضرور ملے گا انشاء اللہ !!

کہہ کر وہ چلا گیا

وہ اُس شخص کو جاتا دیکھ رہی تھی

عالیان واپس گیا تو وہ دونوں اسے سوالیہ سے دیکھ رہے تھے

کیا ہوا کیا کہا اس نے؟؟

عالیان ہنسنا نہیں چاہتا تھا مگر اس کے چہرے پر بلا کی دلچسپی دیکھ کر ہنس پڑا۔

اپنا منہ دکھا ادھر !!

ایان اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا

کیا دیکھ رہے ہیں ان کے چہرے پر ؟؟؟

یہی کے تھپڑ تو نہیں پڑا !!

واٹ !!! تھپڑ مار دیا ؟؟؟

ارے نہیں بچے !!!

پھر بتا بھی دیں کیا کہا اس نے؟؟؟

کچھ نہیں کہا ! !

دیکھا مجھے پتا تھا میری محنت رنگ لائے گی

اوہ ہیلو بھا بھائی صاحب میں نے کچھ نہیں میں نے کچھ نہیں کہا تو وہ مجھے کیا کہیں گی۔

کیا آپ نے پر پوز نہیں کیا ؟؟؟

واہ بھئی ! ! فٹے منہ آپ کے آپ نے کھوتا ہی کھوو میں سوٹ دیا ہے

جا رہی ہوں میں اب آپ دونوں مجھ سے بات مت کیجئے گا !

حریم غصے سے چلی گئی

عالیان بس اب ایان سے انسلٹ کروانے میں مصروف ہو گیا۔

کروا دیا میری عزت کا فالودہ سکون ہے اب ! !

کیا ؟؟ شادی ؟؟ عرشیا اپنی امی سے چیچنے والے انداز میں بولی

ہاں بیٹا ! !

تمہارے بابا نے مجھے بھی آج ہی بتایا تھا

آپ مجھے صرف منگنی کا کہا تھا مگر اب شادی ! !

وہ حمزہ نے دبئی جانا ہے وہاں کا بزنس سنمبھال نے تو حامد صاحب چاہتے ہیں کہ شادی ہو جائے تو تم بھی اس کے ساتھ چلی جاؤ۔

بلکل بھی نہیں میں نہیں جاؤں گی

عرشیا میری بات سنو ! !

مجھے کچھ نہیں سننا امی ! !

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟؟

سلیمان صاحب غصے سے بولے

بابا میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی !!!

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ؟؟

بس بابا میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا !

کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی

دیکھیں بچی ہے آہستہ آہستہ سمجھ جانے کی

اس کو سمجھا لیں تو اچھی بات ہوگی

وہ معصوم سے گڑیا اپنے کمرے میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

اگلے مہینے ہی کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ آپ تیاری کریں بس

جی ٹھیک ہے !!

وہ اب عرشیا کے رویے کے بارے میں سوچ رہے تھے

عالیان اور ایان کالج کے آفس میں بیٹھے تھے

عالیان تو نے نا کل کھی ہی ماری تھی تجھ سے ایک آئی لو یو نہیں کہا گیا

یار میں نے تجھے پوری بات بتا دی ہے پھر بھی وہی بات کر رہا ہے

تیرے دماغ میں کیا چل رہا ہے مجھے سچ سچ بتا دے میں رہا بتا

وہ بات پوچھ جو بتانے والی ہو !!

ایسی کون سی گندی بات ہے جو مجھے نہیں بتا سکتا

بس جو کروں گا دیکھ لئیں اب زیادہ سوال جواب نا کر

اوئے یہ تو حمزہ ہے نا حامد ضیاء کا بیٹا !!

ایان کی نظر ل ای ڈی پر پڑی

ہاں!!!!!

عالیان کے چہرے کے تاثرات بدل گئے

اور یہ عرشیا کے ساتھ کھڑا ہے ! !

ہیلو ! ! عرشیا !

وہی شوخ پن اس کے لہجے میں تھا

عرشیا چلتی چلتی رکی ! ! !

وہ کالج دین کی طرف جا رہی تھی حریم پہلے ہی جا کر بیٹھ گئی تھی۔

آئیے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں ! !

نو تھینکس میں دین میں جا رہی ہوں

میرے ساتھ جانے میں کیا مسئلہ ہے ؟؟

اور میں آپ کے ساتھ کس خوشی میں جاؤں کی

کیونکہ ہماری شادی ہونے والی ہے اس خوشی میں ! !

استغفر اللہ ! ! !

آو چلو میں تمہیں لنچ بھی کروا دیتا ہوں سلیمان انکل سے پرمیشن لے لیتا ہوں

نہیں مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ ! ! کہہ کر وہ جانے لگی تو حمزہ نے زور سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

اتنی بھی کیا بے زاری ہونے والا شوہر ہوں تمہارا

کیا بد تمیزی ہے میرا ہاتھ چھوڑیں میں نے کہا نا نہیں جانا۔

وہ کچھ بولنے ہی والا تھا کہ اس کو اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی وہ اتنی سخت تھی کے اس کا کے اس کا ہاتھ خود ہی عرشیا کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

لڑکی جب کہہ رہی ہے کہ نہیں جانا تو سنتے کیوں نہیں ؟؟

عالیان نے کھا جانے ولی نظروں سے اسے دیکھا جیسے

ابھی سات فٹ زمین میں گاڑ دے گا اسے

عالیان بھائی آپ آپ یہاں کیسے ؟؟؟

عالیان نے آنکھ کے اشارے سے عرشیا کو وین میں جانے کے لیے کہا۔

اس نے ایک نظر حمزہ پر ڈالی اور ایک نظر عالیان پر

عرشیا کو ابھی بھی وہاں کھڑا دیکھ کر اس نے اسے گھور کر دیکھا اور گردن سے اشارہ کیا کہ جلدی جاؤ۔

وہ اچھے بچوں کی طرح گردن جھکا کر جا کروین میں بیٹھ گئی

وہ دراصل ہونے والی بیوی ہے میری ! !

ہوئی تو نہیں نا ابھی ! !

اور نا ہی کبھی ہوگی ! !

ایان عالیان کے کان میں بولا

ویسے آپ نے بتایا نہیں کے آپ یہاں کیسے؟؟؟

کالج کا مالک کا کالج میں ہونا عام بات ہے بچے

عالیان اپنے کف فولڈ کر رہا تھا

اوہ ! اچھا تو ایسی بات ہے

اور دوبارہ یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے

کیا مطلب ہے ؟؟

مطلب تمہاری منگیتر اسٹوڈنٹ ہے یہاں کی اگر ملنے کا زیادہ شوق ہے تو بھی یہاں آ۔ آنے کی ضرورت نہیں

ارے آپ تو مائنڈ ہی کر گئے !!

جی ! اب آپ کو جانا چاہیے !!

حمزہ کو بے عزتی محسوس ہوئی اور وہ چلا گیا

گارڈز کو کہہ دوبارہ یہ یہاں نظر نا آئے

یس بوس !!

دوبارہ یہاں نظر آیا تو گولی ماردوں گا اس سالے کو

نانا گولی بڑی مہنگی ہے اس کو مار کر ضائع نہیں کرنی

عالیان ابھی بھی اس کی گاڑی کو جاتے دیکھ رہا تھا

سر سمجھنے کی کوشش کریں میں یہ کیسے کروں

کچھ بھی کرد عادل خان لیکن میں اس انسان کو ہارتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں

لیکن وہ عالیان احمد شاہ ہے اس نے ہارنا نہیں سیکھا

تو تم اس کی فضول دھمکیوں سے ڈرگئے ہو !!

بلکل نہیں لیکن میرے پاس اس کی کوئی کمزوری نہیں ہے

عادل عادل عادل دنیا میں ایسا کوئی نہیں جس کی کوئی کمزوری نا ہو پتا کرو اس کی بھی کوئی کمزوری ہو گی ہی۔

لیکن اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے

وہ جوان ہے اور خوبصورت بھی ضرور کوئی لڑکی ہوگی

لیکن وہ ایسے چکروں میں نہیں پڑتا

بر حال پتا کرو !!

اس کو تو ابھی یہ بھی نہیں پتا اس کا قتل کی موت آپ نے کروائی تھی

پتا لگ بھی جائے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

کیوں نا ہم اسے بھی مروا دیں

نہیں نہیں بلکل نہیں میں اسے زندہ تڑپتا دیکھنا چاہتا ہوں

ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کچھ !!

ہاں جلدی کرو !!!

عادل خان فون ملانے لگا

غزل بی بی اس وقت عرشیا کو سامنے بیٹھائے ہوئے تھیں

عرشیا بے چاری گردن جھکائے بیٹھی تھی

دیکھو عرشیا اگر تم کسی اور کو پسند کرتی ہوتو بھی بتا دو

عرشیا کی روح کانپ گئی اسکو اپنی ماضی یاد آگیا وہ قیامت جیسی رات وہ حادثہ یاد آگیا۔

چپ کیوں ہو کچھ بولو ! !

نن نہیں امی کوئی نہیں ہے ! !

تو پھر انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے رہی بات پڑھائی کی وہ وہ تم شادی کے بعد بھی کر سکتی ہو۔

امی لیکن مجھے ! ! !

وہ بولنا چاہتی تھی کہ میں یہ شادی نہیں کروں گی

عرشیا تم کیا چاہتی ہو مجھ سے؟؟

امی!!!

سب کچھ تو تو مل رہا ہے اچھا گھر گھر پیسا عیش کرو گی

امی یہ آپ کہہ رہی ہیں یا بابا آپ نے مجھے پیسے پر مرنا نہیں سیکھایا

جو بھی ہے اب تم اپنی ضد چھوڑ دو !!

ٹھیک ہے امی !!

اسکی آواز کہیں ویرانے سے آئی تھی

کل سے شادی کی تیاری شروع کرو !!

یہ سب مجھ سے نہیں ہوگا امی جو کرنا ہے خود کریں

چلو ٹھیک ہے !!

وہ اب خاموش سی بیٹھی رہی

جیتی رہو میرا بچہ !!

آج عرشیا نہیں آئی تھی حریم اکیلی تھی وہ کالج سے نکلی تو اچانک زن سے ایک گاڑی رکی۔

وہ بلیک کلر کی تھی اس میں سے دو آدمی نکلے حریم کو بازو سے پکڑا اور گاڑی پھینکا

چل چل گاڑی چلا !!!

کتے کمینے چھوڑ مجھے ! !

حریم شور مچانے لگی ! !

اور سونے پر سہاگا یہ کے عالیان اور ایان بھی نہیں آئے تھے

لڑکی چپ کر کے بیٹھ ! !

کون کو ہو تم لوگ کہاں لے جا رہے ہو !!

بہت جلد پتا چل جائے گا ! !

چھوڑو مجھے ورنہ میں تم لوگوں کو چھوڑوں گی نہیں۔

ہاہاہاہا دیکھو تو یہ چڑیا کتنا اچھل رہی ہے

چڑیا ہو گی تیری ماں جانے دے مجھے

اس آدمی نے اس کے منہ پر ٹیپ لگا دی

مم امم وہ ابھی بھی چھڑوا رہی تھی خود --------------------------

عالیان آفس میں تھا اچانک اس کو ان نون نمبر سے کال آئی اسنے کال پک کی اور اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

پیچھے سے کسی لڑکی کی چیخیں سنائی دے رہی تھیں

ہیلو ہیلو ! ! کون بول رہا ہے؟؟؟

ارے ارے عالیان صاحب آپ اپنی ہی گبھرا گئے

کون ہو تم اور یہ کس کی آوازیں ہیں ؟؟

مانا کہ آپ مصروف ہیں مگر ان کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنے عزیزوں کی آواز ہی نا پہ ان سکیں۔

کیا بکواس کر رہا ہے تو ! ! کس کی بات کر رہا ہے تو ؟؟

اچھا بات کو بڑھاتے نہیں ہے تمہاری لڑکی ہمارے پاس ہے اگر ہمت ہے تو آکر بچا لو

کہاں ہے تو ؟؟؟

عالیان کے ذہن میں صرف عرشیا کا خیال آیا

ارے جلدی کرو یہاں بھوکے درندے میں لڑکی کو نوچ کھائیں گے - کہہ کر کال کاٹ دی

ہیلو ہیلو ! !

عالیان کیا ہوا ہے تو اتنی اونچی آواز میں کس سے بات کر رہا ہے

ایان ایان عرشیا کہاں ہے جلدی پتا کر ! !

عالیان کی رنگت اڑ گئی تھی

عرشیا تو گھر ہے آج آئی ہی نہیں ! ! کچھ بتا ہوا کیا ہے؟؟۔

نہیں تو پتا کر وہ اس وقت کہاں ہے

اچھا ! ! رک

ایان نے ایک نمبر لیا اور بات کی

کیا ہوا کہاں ہے وہ ؟؟

عالیان وہ بلکل ٹھیک ہے گھر پر ہے وہ

عالیان نے سکون سے گہری سانس بھری تو پھر وہ کڈنیپر کس لڑکی کی بات کر رہا تھا

کونسے کڈنیپر کیا ہو رہا ہے عالیان

ایان مح حریم ! ! ! !

وہ لوگ حریم کو اٹھا کر لے گئے

کیا کہہ رہا ہے ؟؟

ہاں میں نے اس کی چیخیں سنی ہیں ! !

ایان باہر کو بھاگا

ایان ایان رک ! !

وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا

ایان کی حالت اس وقت ناقابل بیان تھی

عالیان گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

ان کے ساتھ آج گارڈز بھی تھے

تو پریشان نا ہو اسے کچھ نہیں ہو گا

عالیان اگر اس کو ایک خراش بھی آئی تو میں سب کے ٹکرے ٹکرے کر دو گا۔

وہ میری بھی بہن ہے ایان اسے ڈھونڈ لوں کا تو خود کو سنمبھال یار۔ ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا اس کے پیچھے چار ڈالے بھی تھی جو کہ مکمل گارڈز اور اصلحے والے تھے۔

چھوڑو مجھے جانے دو کیا چاہتے ہو مجھ سے !!!

حریم کو کرسی کے ساتھ رسیوں سے باندھا ہوا تھا

ابھی بتاتے ہیں تمہیں کی چاہتے ہیں ہم !!

ایک آدمی بولا

کھو لو مجھے جانے دو !!! شراب تمباکو کی بو ہر طرف تھی اس کا سر چکرا رہا تھا۔

ارے اتنے دنوں بعد کوئی چڑیا ہاتھ لگی ہے اتنی آسانی سے جانیں دیں نا نا نا۔

دیکھو مجھے چھوڑ دو جو چاہئیے مل جائے گا ! ! وہ رو رہی تھی

جو ہمیں چاہیے وہ تو سامنے ہی ہے

یا اللہ ! ! میری مدد کرو ! ! !

کوئی نہیں آئے گا لڑکی تمہیں یہاں بچانے ! !

پلیز مجھے جانے میرے گھر والے میرا انتظار کر رہے ہوں گے وہ ان سے التجا کر رہی تھی

وہ شراب کا گلاس ہاتھ میں پکڑے اس کے قریب جا کھڑا ہو گیا اور اور اس چہرے کو چھونے دیکھنے لگا

پیپ پپ پیچھے ہٹو میرے پاس نا آنا ! !

اتنے نکھرے کیوں دکھا چکی ہو لڑکی

دوسرا آدمی بھی آگیا

دور ہٹو مجھے ہاتھ نا لگانا ! !

افف!! اس نے حریم کے چہرے پر ہاتھ پھیرا

اللہ غارت کرے تمہیں دفع ہو جاؤ بے غیرت انسان

کیا بکواس کی تو نے ! ! اس نے حریم کا چہرہ دبوچ لیا

آآآاہ!!!!!

اب بول کیا بول رہی تھی

چھوڑو مجھے ! ! !

اس چڑیا کو میرے حوالے کرو ابھی مزا چکھاتا ہوں

اس نے اس کا ڈوبٹا کھینچ کر اتارا

نہیں نہیں خدا کے لیے ایسا مت کرو ! ! وہ گڑ گڑائی تھی

وہ اب اسکی رسیاں کھول رہا تھا

چھوڑ دو پلیز پلیز مجھے جانیں دو

رک میں دروازہ کھولتا ہو کرے گا وہاں لے جاتے ہیں اسے

وہ اس کو ہاتھ لگانے ہی والا تھا کے ایک پل میں کسی نے اسے پکڑا اور زمین پر دے مارا ۔

حریم نے اپنی آنکھیں کھولیں اور بے یقینی سے نے اپنی اور بے یقہ وہ منظر دیکھنے لگی۔

اس نے کھڑا ہونا چاہا مگر ٹانگوں نے ساتھ نہیں دیا

وہ عالیان تھا جو اس آدمی کو بری طرح پیٹ رہا تھا

حریم تم تم ٹھیک ہونا ؟؟ ایان بھاگ کر اس کے پاس گیا

س سر ! اس کے منہ سے صرف یہی نکلا اسکے ساتھ لگ گئی

کچھ نہیں ہوا بچے آپ ٹھیک کچھ نہیں ہوا !!

وہ ڈری سہمی اس کے سینے سے لگی بچوں کی طرح رو رہی تھی

چپ چپ اب میں آگیا ہوں نا کوئی کچھ نہیں کر سکتا

اس سے الگ ہوئی اور اپنا چہرہ صاف کرنے لگی

ایان نے جلدی سے کوٹ اتارا اور اس کے کندھو پر ڈالا

دوسرا آدمی آیا اس نے پیچھے سے ایان کو راڈ ماری مگر ایان ٹس سے مسلی نہیں ہوا

اس نے حریم کو سائڈ پو کھڑا کیا مڑا اور اس آدمی کی طرف بڑھا

ایان کی آنکھوں میں ایسا غصا تھا کہ۔ خوف کے مارے اس کے ہاتھ سے راڈ گر گیا

تیری ہمت کیسے ہوئی حریم کو ہاتھ لگانے کی ایان اس آدمی کو جانوروں کی طرح مارنے لگ گیا

ایان نے ایک نظر اس ڈری سہمی بچی پر ڈالی

سر سے پاؤں تک کانپ رہی تھی

عالیان نے وہاں پرا لوہے کا پائپ اٹھایا اس آدمی کو مارنے لگا

ہمارے بوس کو پتا چلا تو چھوڑیں گے نہیں تم لوگوں کو

کون ہے بوس تیرا بول؟؟؟ اتنے میں پولیس اور گارڈز بھی آگئے اور ان کو پکڑ لیا

ایان اسے چھوڑنے کا نام ہی لے رہ تھا

ایان چل اب حریم بہت ڈر گئی اسے یہاں سے لے کر جانا ہو گا

ایان نے حریم کی جانب دیکھا

حریم ہاتھوں سے چہرہ ڈھانچے کھڑی تھی

ایان نے وہاں پڑا ڈو بٹا اٹھایا اس کے سر پر دیا۔

عالیان سروہ لوگ پھ پھر آجائیں گے !! وہ ذرا سمبھلی اور بولی

نہیں بیٹا اب نہیں آئیں گے ! ہم اب آگئے ہیں نا کچھ نہیں ہو گا عالیان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

نہیں آئیں گے ! ! آئے تو گولی ماردوں گا

آپ کو پتا ہے ! !

نہیں بتاؤ مجھے کیا ہوا ؟؟

اس نے میرے بال کھینچے تھے

کیا ! ! ! اور کیا کیا ؟؟

اور اس نے باندھا اور پھر میرے منہ کو بھی پکڑا تھا

فکر نا کرو اس کے ساتھ اس سے بھی برا ہوگا

اور اور اس نے نا مجھے اتنا ڈرایا بھی تھا

میرا بچا آپ تو بہادر ہو ایک تھپڑ لگانا تھا

کیسے مارتی اس نے ہاتھ باندھے تھی میرے لیکن میں نے اس گالی دی تھی۔ وہ اپنا ناک رگڑتی ہوئی بولی

شاباش بہت اچھے ! ! !

چلو اب نکلو یہاں سے جلدی ! ! !

لیکن اس حالت میں گھر لیکن میں اس حالت میں گھر کیسے جاؤں گی

آپ پریشان نا ہوں کچھ کر لیتے ہیں

نہیں میرے ابو کو ان سب کے بارے میں پتا چلا تو وہ مجھے جان سے مار دیں گے۔

کوئی کچھ نہیں کہےگا اب ڈرو نہیں

ہم چھوڑنے جائیں گے اور آپ کے گھر والوں کو بھی سمجھا دیں گے

لیکن!!!!

لیکن کچھ نہیں ہم ہی جائیں گے چھوڑ نے بس بات ختم !

ٹھیک ہے !!!!

گڈ گرل!!!!

عالیان زیرِ لب مسکرایا...

ایان اور عالیان دونوں اس وقت حریم کے والد کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

انکل آپ پریشان نا ہوں آپ کی بیٹی کو ایک خراش بھی نہیں آئی

ایان چپ چاپ سر جھکائے بیٹھا تھا

وہ میری چھوٹی بہن ہے--

بیٹا لیکن اگر لوگوں کو اس واقع کا پتا چلا تو طرح طرح کی باتیں بنائیں گے--میں کس کس کو کیا کیا جواب دوں گا۔

کسی کی مجال ہے کہ وہ عالیان احمد شاہ کی بہن کے بارے میں بات کرے میں اس کی زبان کاٹ کر کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔

لیکن بیٹا ! !

دیکھیں انکل آپ پریشان نا ہوں میں دیکھ لوں گا

آپ سمجھ نہیں رہے میں بیٹیوں کا باپ ہوں مجھے اس کی شادی بھی کرنی ہے یہ معاملہ بہت نازک ہے۔

اس بات پر عالیان نے ایان کی طرف دیکھا

م میں میں کروں گا ! ! ! تب سے ، اب تک وہ صرف اتنا ہی بولا تھا

کیا ؟؟

انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا

ایان شکل سے انتہائی شریف اور معصوم تھا۔ اس کو دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ وہ ابھی کتنے لڑکوں کو بری طرح سے پیٹ کر آیا ہے۔

جی میں کرنا چاہتا ہوں اس سے شادی انکل میں میں اس کو بہت خوش رکھوں گا۔

لیکن آپ بہت بڑے لوگ ہیں ہم کہاں آپ کہاں ! !

تو بہ تو بہ ھم تو آپ کے بچے ہیں ایسا مت بولیں ! ! بس اپنی بیٹی کو خوش رکھنے کا ٹھیکا مجھے دے دیں۔

ٹھیک ہے بیٹا ! !

بہت شکریہ انکل میں اس کی گارنٹی دیتا ہوں یہ حریم کو بہت خوش رکھے گا۔

لیکن حریم کی مرضی جاننا ضروری ہے

نہیں آپ ابھی اس سے کچھ مت کہیے گا اسے لگے گا اس واقع کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے وقت گزر جائے پھر اس سے کوئی بات کیجئے گا۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسی آپ کی مرضی ! !

بہت شکریہ میں ساری زندگی احسان مند رہوں گا

احسان مند تو میں رہوں گا بیٹا ! !

ارے نہیں یہ فرض ہے ہمارا وہ کچھ دیر بیٹھے پھر باہر نکل آئے

ایان تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا محبوب کا ملنا دنیا کی تمام نعمتوں میں سے افضل ہیں

خوش ہے اب ! !

ایان نے اس کی طرف دیکھا اور اس کو زور سے گلے لگا لیا

ابے کیا ہوا رو کیوں رہا ہے ! !

پتا نہیں ! !

چل اب تو تجھے ٹھیکا مل گیا نا عالیان شرارت سے بولا

ارے وہ تو فلو فلو میں منہ سے نکل گیا ! ! ایان ہنس پڑا

چلو تیرا تو کام بن گیا نا ! ! محبت بہت کم لوگوں کو ملتی ہے بس اس کی قدر کریں سمجھا۔

تجھے بھی ملے گی انشاللہ ! !

میرا تو پروگرام گی وڑا ہوا ہے-

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا!!!

عرشیا بہت غور سے حریم کا چہرہ دیکھ رہی تھی

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہی ہے؟

کچھ ہے کچھ ہے جو تو مجھ سے چھپا رہی ہے ! !

کچھ نہیں چھپا رہی ! !

پکی بات ہے ؟؟؟؟

ہاں ہاں پکی بات ہے ؟؟

میں تجھے کُچھ بتانا چاہتی ہوں!!!!

ہاں ہاں بول ! !

وہ نا اگلے مہینے میری شادی ہے 17 فروری کو ! !

اچھا مزاق تھا ! !

یہ مزاق نہیں ہے سچ ہے !

اسلام علیکم !!! ایان پتا نہیں کہاں سے نازل ہو گیا

واعلیکم السلام ! !

واعلیکم السلام ! ! حریم ذرا سا شرمائی

اس کی شرماہٹ دیکھ ایان کا دل دھڑکا

کیسی ہیں آپ دونوں ؟؟ عالیان بھی آگیا

جی ٹھیک ! ! نا جانے کیوں وہ شخص اس کی طرف دیکھتا نہیں تھا

شکر ہے اس بات پر تو دعوت ہونی چاہئے ! !

ہو گی دعوت ضرور ہوگی ! !

اچھا جی ! ! وہ کب ؟ !

ہاں ہاں میں نے بھی لینی ہے دعوت ! !

اگلے مہینے 17 تاریخ کو میری شادی کی دعوت ہے آپ لوگ آئیں گے نا۔

حریم نے حیرت سے عرشیا کو دیکھا

جی ! ضرور انشاء اللہ آئیں گے شکریہ آپ نے تاریخ بتا دی ورنہ مسئلہ ہو جاتا

یہ تو میرا فرض تھا

فرض تو ہم ادا کریں گے آپ کی دعوت قبول کرکے

مطلب ! ! !

ہر بات کا مطلب نہیں ہوتا کچھ باتیں بے مطلب ہوتی ہیں

مس عرشیا ! ! !

چلو حریم لیکچر شروع ہونے والا ہے ! ! وہ حریم کا ہاتھ پکڑے وہاں سے چلی گئی

وہ اسے جاتا دیکھ ہلکا سا مسکرایا تھا

اچھا سر آپ دلہن کی طرف سے جائیں گے یا پھر لڑکے کی طرف سے جائیں گے۔ ایان نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

عشق کی طرف سے جاؤں گا

یار کیا بکواس ہے وہ تو تجھے شادی پر انوائیٹ کر گئی اور تو اتنا نور مل کیسے کھڑا ہے۔

تو کیا کروں بلایا ہے تو جانا تو پڑے گا نا

دفع ہو جو مرضی کر !!!

میں اکیلا نہیں تو بھی دفع ہو چل چلیں اب !!

مجھ سے بات نا کر !! ایان کہہ کر غصے سے آگے آگے چلنے لگا۔

سس سوری سر وہ اکیلا نہیں تھا !!

تو تم لوگ اکیلے تھے کیا ؟؟!

سر انہوں نے اچانک حملا کیا تھا !!

وہ دو تھے گارڈز ہوتے ہوئے بھی اکیلے اندر آئے اور لڑکی لے گئے !

لیکن سر اگر مجھے پتا ہوتا کہ وہ عالیان احمد شاہ کی کچھ الگتی ہے تو ہم کبھی اسے ی اسے نا اٹھاتے۔

ایک لڑکے سے ڈر گئے ؟

جناب میں نے اس کا غصا دیکھا ہے وہ غصے میں انسان۔ نہیں جلاد ہوتا ہے جو جو کسی کو نہیں : نہیں بخشتا شکر ہے میں وہاں نہیں تھا

لعنت ہو تم پر میں اسے اس لڑکی کے ذریعے تڑپانا ہو چاہتا تھا اور تم لوگوں نے سب برباد کر دیا۔

نا بھئی نا میں تو اس معاملے میں نہیں پڑوں گا آپ کسی اور سے کروائیں میں تو چلا۔ میں تو چلا۔

ہاں جاؤ جاؤ مجھے تم جیسوں کی ضرورت بھی نہیں ہے

یہ آدمی مرے گا ! ! ! وہ بڑبڑاتا ہوا نکل گیا

جی انسپیکٹر صاحب کیا خبر ہے ؟؟

عالیان وہ تو اپنا منہ ہی نہیں کھول رہے ! !

تو کھلوائیں ناں ! ! آپ کو تو ہر طریقہ آتا ہے !

ہم نے تو ہر طریقہ اپنایا ہے ! وہ اپنے بوس کا نام نہیں بتاتے

لگتا ہے مجھے ہی ملاقات کرنی پڑے گی

او نہیں وہ پہلے والی مار سے بڑی مشکل سے زندہ ہیں اب کی بار مر جائیں گے پکا۔

اگر بات صرف میری ہوتی تو چھوڑ دیتا انہوں نے۔ میری عزت پر ہاتھ ڈالا عزت پر ہاتھ ڈالنے والوں میں نہیں چھوڑتا

جانتا ہوں عالیان !!!

تو پھر کچھ کریں !!!

چلو میں ایک دن میں ریپوٹ دیتا ہوں تمہیں !!

جی بہت شکریہ آپ کا !!

خدا حافظ !!

خدا حافظ !! کہہ کر اس نے فون رکھ دیا

ہیلو انسپیکٹر کیا خبر ہے؟؟

دیکھو عالیان میری بات دھیان سے سننا !!

جی کہیں سن رہا ہوں میں !!

اس کیس نے مجھے اور بھی الجھا دیا ہے !

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں !

ان کڈنیپرز کا تعلق اس لڑکی سے نہیں نا ہی پیسوں کے لیے انہوں نے ہی سب کیا ہے ! !

میں نا تیرے گھر اس لیے نہیں آئی کے تیری فضول کی بک بک سنوں۔

تو کیا کرنے آئی ہے ؟؟؟

تجھے تھوڑی عقل دینے آئی ہوں ! !

ارے تیرے پاس خود کی نہیں ہے تو مجھے کیسے دے گی

وہ میرا مسئلہ ہے ! !

یہ کس کی کال آرہی ہے ؟ ہیلو ! !عرشیا نے کال پک کی

ہیلو ! ! کیسی ہیں آپ؟؟ وہ حمزہ تھا

جی آپ کون؟؟

ارے اب ہماری آواز بھی نہیں پہچانیں گی

ہو کون؟؟؟ حریم نے اس کے ہاتھ سے فون کھینچا

آپ کے چاہنے والے !

اور ہیلو کسی سستے عاشق کی اولاد ! سیدھا اپنا نام بتا فضول بکو اس کیوں کر رہا ہے۔

حمزہ کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا آج اس کی زندگی کا برا دن تھا

کیا ہوا اب زبان کرائے پر دے دی ہے جو کھل نہیں رہی !

آپ کون ہو عرشیا کوفون دو ! !

پہلے مجھے تو جواب دے ! !

مجھے تمہاری فضول بکواس سننے کا شوق نہیں

ہمیں بھی تمہارے چپڑیوں والے ڈائلوگ سننے کا شوق نہیں ! !

چپڑی ؟؟؟؟اس کو اس لفظ کی سمجھ نہیں آئی ! !

واہ نہایت ہی برگر بچے ہو ! !

حمزہ مزید ذلالت نہیں سن سکتا تھا اس نے فون کاٹ دیا

حریم کیا ملتا تجھے اتنی بک بک کر کے؟؟ عرشیا حریم سے موبائل پکڑتی ہوئی بولی

سکون ! ! ! ! دز از دا موسٹ بیوٹی فل فیلینگ اوف دز ورلڈ۔ حریم گہری سانس لے کر بولی

استغفر اللہ ! !

چل چل ٹوپک نا بدل اب ! !

کیا کروں میری ماں ! ! ! ! !

مجره کرلے اپنے سسر کے سامنے خود ہی انکار کر دے گا

لعنت ! ! !

نہیں رہنے دے اس کو پسند آگیا تو ۔ بیٹے چھوڑ کے خود ہی نا شادی کرلے تجھ سے

اتنی کریٹو بکواس کرنا کہاں سے سیکھی تو نے ! !

یار مر جاؤں گی پر تیری اس چمس سے شادی نہیں ہونے دوں گی

ایان ابھی گھر میں داخل ہوا تھا

کہاں گیا تھا تو ؟؟ فون بھی گھر چھوڑ گیا تھا

وہ وہ میں ایک کام سے کیا تھا ! !

بتانا پسند کریں گے آپ کس کام سے گئے تھے !

مذاق تو نہیں اڑائے گا ! !

نہیں ! ! ! عالیان نے نفی میں سر ہلایا

نماز پڑھنے گیا تھا ! ! !

ما شاء اللہ ! !

عالیان سنجیدگی سے بولا وہ ہر چیز کا مذاق کرتا تھا لیکن نماز پر مذاق نا خود کرتا تھا نا کرنے دیتا تھا

وہ شکرانے کے نفل ادا کرنے گیا تھا

کس چیز کا شکرانہ ! !

وہ حریم کے ابو مان گئے اس لیے ! !

اچھی بات ہے محبت ملنے کا شکرانہ ادا کرنا چاہیے

اور اگر نا مل سکے تو ؟؟؟

صبر ! !

صبر کرنا اتنا آسان ہے ؟؟

بلکل نہیں اگر آسان ہوتا تو لوگ سجدوں میں روتے نہیں !

تو تو نے اپنی محبت پر صبر کر لیا ہے؟؟

نہیں شکر کیا ہے ! !

مطلب ؟؟؟

جس چیز نے خدا کے قریب کیا اس کے ہونے کا شکر ہی کرنا چاہیے !

اور تھوڑی شرم بھی کرنی چاہیے ! !

کیا ؟؟؟

تو کیا کرنے والا ہے عالیان ! !

ابھی 30 دن باقی ہیں کچھ کرنے کے لیے تو ٹینشن نالے ! !

کچھ بھی کرنے سے پہلے مجھے بتا دئیں بس ! !

عالیان سونے ہی والا تھا کہ اس کا فون بجا

ہیلو ! السلام علیکم ! سر

واعلیکم السلام ! ! حریم بچے اس وقت کال خیریت تو ہے ! !

نہیں خیریت ہی تو نہیں ہے ! سر

کیا ہوا آپ ٹھیک ہونا ؟؟؟

میں ٹھیک ہوں سر لیکن آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے

مطلب کچھ سمجھا نہیں ! ! !

آپ کچھ کرتے کیوں نہیں ! !

کس بارے میں بات کر رہی ہو آپ ؟

عرشیا کے گھر نا شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی ہیں ! !

اوہ اچھا پھر ! !

اس کی شادی ہو جائے گی سر ! ! ! !

تو وہ تو ہونی ہی ہے اس میں پریشانی کیا ہے

مطلب آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا

اب آپ کی دوست نے ہامی بھر دی تو میں کیا کروں !

نہیں نہیں وہ مجبور تھی وہ تو خود نہیں کرنا چاہتی ! !

لیکن انہوں نے مجھ ایسا نہیں کہا

مجھ سے تو کہا ہے آپ کو مجھ پر یقین نہیں

جی یقین تو ہے مجھے پر اب آپ کیا چاہتی ہیں

آپ روکیں اس کی شادی آپ کے لیے یہ چٹکی کا کام ہے

آپکی دوست کو دکھ ہو گا اسکی شادی رک گئی تو !!

اس سے زیادہ دکھ آپ کو ہوگا اگر اسکی شادی ہو گئی تو!

ہا ہا ہا ہا !!!!!

سر آپ ہنس رہے ہیں !!؟؟

بھائی کہا کرو مجھے !!

بھائی کہوں گی تو شادی رکوائیں گے؟؟؟

شاید!!!!!!

میں بھی تب ہی بھائی بولوں جب آپ کچھ کریں گے !!!

بہت جلد بھائی بولو گی بچے !!

اللہ حافظ !!

اللہ حافظ!!

ہیلو گائز !!!

حریم اور عرشیا لیکچر سٹارٹ ہونے کا ویٹ کر رہی تھی۔ نور وہاں آئی وہ پرنسپل کی بیٹی تھی اور حریم کو بلکل پسند نہیں تھی۔

ہیلو ! ! !

! اچانک ان کے سامنے سے عالیان اور ایان گزرے

عرشیا تمہیں پتا ہے ! !

کیا نور ؟؟

حریم اپنے آپ میں مگن تھی اسکا انکی طرف دھیان نہیں تھا۔

یہ جو چئیر مین ہیں نا یہ بلکل اچھا انسان نہیں ہے

کیا مطلب کہنا کیا چاہ رہی ہو ؟؟

مطلب یہ دو نمبر آدمی ہے ! !

نوریہ کیا کہہ رہی ہو صاف صاف بتاؤ بات کیا ہے ! !

مطلب ان کے لڑکیوں کے ساتھ غلط تعلقات ہیں ! !

کیسے تعلقات ؟؟

اوہ کم اون عرشیا !! اتناتو تمہیں پتا ہونا چاہئے ! !

نہیں مجھے نہیں پتا تم بتا دو ! !

مطلب ان کے غلط عورتوں کے ساتھ ریلیشن ہیں اور یہ کوٹھے پر بھی جاتے ہیں ! ! ! !

یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم ! !

سچ کہہ رہی ہوں ! میں نے تمہیں کئی بار ان کے ساتھ کھڑے دیکھا ہے

تو ؟؟؟

کہیں ان کی اب تم پر بری نظر تو نہیں ! !

چٹاخ ! ! ! !

ایک زوردار تھپڑ کی آواز کاریڈور میں گونجی تھی ! !

حریم کے کان کھڑے ہوگائے ! !

نور اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غصے اور حیرت سے اسے دیکھ یہ شاید اس کی زندگی کا پہلا تھپڑ تھا جو اسے آج پڑا تھا۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ یو اڈیٹ ! !

تم تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی تم مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی !!

آئندہ ایسی بکواس کرنے سے پہلے یہ تھی یاد کر لینا سمجھی ! !

میں ابھی بابا سے کہہ کر تمہیں کالج سے نکلواتی ہوں ! !

جاؤ جاؤ جو کرنا ہے کرو ! !

نور آگ بگولہ ہوتی وہاں سے سیدھا آفس میں گئی ! !

اس کی ہمت کیسے ہوئی ! !

عرشیا ! یہ ہوا کیا ہے مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آئی !

فضول بات کر رہی تھی میرے ساتھ ! !

کیا کہا اس نے جو تو نے اسے تھپڑ ہی مار دیا !!

کچھ نہیں ! !

اچانک ایک لڑکی آئی اور انہیں آفس میں آنے کا پیغام دے گئی۔

چلو جی ہو جاؤ تیار بےعزتی کے لیے !

وہ اب عالیان کے سامنے کھڑی تھیں ایان سائڈ والے صوفے پر بیٹھا تھا۔

اگر آپ برا نا مانیں تو کیا آپ بتائیں گی کہ یہ سب کیا ہے ! !

عالیان نے دھیمے لہجے میں پوچھا اس نے اسے تفتیش کرنے کے لیے نہیں بلایا تھا وہ اس سے وضاحت مانگ ہی نہیں سکتا تھا۔

اسے لگا جیسے اس نے ڈونٹ کیا ہے

مس عرشیا میں آپ سے پوچھ رہا ہوں ! !

غصا آگیا تھا مجھے ! ! نہایت اطمینان سے بولی

اوہ نائس اور غصے کی وجہ ! !

ایسے بس ! !

اس نے نہیں بتا نا آپ ہی بتا دو ! !

ایان نے پاس کھڑی حریم سے سرگوشی میں کہا

اگر مجھے پتا ہوتا تو میں یہاں ہوتی !

تو کہاں ہوتی ؟؟

اس کی جگہ کھڑی ہوتی ! !

حیرانی کی بات ہے کہ آپ کو نہیں پتا ! ! آپ کوتو پڑوسی ملک کی بھی خبر ہوتی ہے

ہی - ہی -ہی ویری فنی

بابا بابا ! !

پلیز آپ مجھے کچھ بتائیں گی نہیں تو میں کیسے ہینڈل کروں گا اس میٹر کو ! ! واحد لڑکی تھی جسے عالیان پلیز کہنے میں کتراتا نہیں تھا وہ اسے ہزار دفع بھی پلیز بول سکتا تھا۔

میں نے کہا نا غصا آگیا تھا بس ! ! وہ غصے سے بولی اور اسکا چہرہ غصے سے لال ہو گیا تھا

اللہ ! ! وہ پرنسپل کی بیٹی ہے !

پر نسپل کی بیٹی ہے تو کیا وہ آپ کے بارے میں کچھ بھی بکواس کرے گی اور میں چپ چاپ سن لوں گی

عرشیا نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا

عالیان کھڑا ہو گیا اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا

اسے یہ حق کس نے دیا کہ وہ کالج کے۔ چئیر مین کے بارے میں غلط بات کرے۔

کیا کہہ رہی ہیں آپ ! ؟؟

جس شخص نے آدھی رات کو کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر مجھے اس وحشی درندے سے بچایا تھا۔ اس کو وہ دو نمبر کہے گی تو ایک نہیں دس تھپڑ ماروں گی

عالیان ہکا بکا اسے دیکھ رہا تھا

اگر آپ اب چاہتے ہیں کہ میں اسے سوری کروں تو۔ ایسا کچھ نہیں ہونے والا اور وائیز اگر آپ چاہیں تو مجھے کالج سے نکال دیں۔

میں آپ کو کالج سے نکال سکتا ہوں؟؟؟

جی آپ کو حق ہے ! !

حریم نے ایان کا منہ دیکھا

ایان نے حریم کی طرف دیکھا دونوں بھی عالیان کی طرح حیران کھڑے تھے۔

یہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے ؟؟

جنوب سے ! !

اگر آپ کی تفتیش پوری ہو گئی ہو تو میں جاؤں ؟؟

کیا آپ اپنے ہاتھ دکھا سکتی ہیں ! !

واٹ ! ! !

جی ٹیبل پر کافی زور سے مارے ہیں کہیں چوٹ تو نہیں لگی !

آپ کو کیا اس سے ؟؟

آپ کے سرخ ہاتھوں کا قرض رہے گا مجھ پر ! !

عرشیا اسی طرح غصے سے چلی گئی

اس کے نکلتے ہی عالیان قہقہہ لگا کر ہنسا

حریم بھی عرشیا کے پیچھے بھاگی

یہ کونسی فلم۔ چلی ہے یہاں پر ! !

فلم کا نہیں پتا مگر میرے دل پر چھڑیاں ضرور چلی ہیں ! ! عالیان اس سطح پر ہاتھ پھیر رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھ مار کر گئی تھی۔

جو بھی ہے نور کے ساتھ ماری ہوگئی ہے

ارے اتنے پیارے ہاتھوں سے تھپڑ کھایا ہے اسنے۔ میں تو اس سے کہوں گا دو چار برائیاں اور کرے میری

ہاں تا کہ اگلی بار اسکو گنجا ہی کر دے وہ ! !

ہا ہا ہا ہا!!!!!!

اسلام و علیکم ! ! امام صاحب ! عالیان مسجد میں آیا تھا۔

واعلیکم السلام بیٹا

کیسے ہیں آپ؟؟؟

مالک کا کرم ہے بیٹا ! تمہا را شکر یہ بیٹا ! !

شکریہ کس لئے ؟؟

تم نے مسجد کے لیے اتنے پیسے دیے ہیں اور مدرسہ بھی بنوا رہے ہو۔

اس میں شکریہ کیسا میں تو غلام ہوں جس قابل ہوں بس کر رہا ہوں۔

اللہ تم سے راضی ہو ! !

آمین ! ! امام صاحب ایک سوال تھا میرا

ہاں پوچھو بیٹا ! ! !

محبت میں اظہار کیا لازمی ہے؟؟؟

بیٹا محبت اظہار کی محتاج نہیں ہوتی۔

مگر کئی بار اظہار ضروری بھی ہوتا ہے

ضروری کیوں؟؟؟

تاکہ اگلے شخص کے دل میں بھی آپ کی محبت پیدا ہو

اس کی شادی ہے اگلے مہینے ! !

تو کیا تم نے اسے اپنے جذبات بتائے ؟؟

گیا تھا بتانے مگر اس نے بات ہی ایسی کی کے کچھ بول نا سکا

کیا بات کہی اس نے ! ! ؟؟

اس نے کہا اس نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے

اچھا تو یہ بات ہے ! !

مگر وہ یہ شادی کرنا نہیں چاہتی ! !

معجزہ پر یقین رکھتے ہو تم ؟؟

پتا نہیں ! ! میں بس چاہتا ہوں کہ وہ میری محرم بن جائے

تم فکر کرو اللہ لیے تم فکر مت کرو اللہ تمہارے لیے خود ہی کوئی راستہ بنائے گا

انشاء اللہ ! !

تہجد میں مانگا ہے اسے اللہ تہجد میں مانگی ہوئی دعائیں رد نہیں کرتا۔

بے شک ! ! اب میں چلتا ہوں بہت شکریہ آپ کا

جیتے رہو بیٹا ! !

وہ گھر چلا گیا ! !

ہیلو ! ! -

حریم نے گھر آتے ہی سب سے پہلے عرشیا کو کال کی

ہاں بول ! ! !

کیا حال ہے باجی ؟؟

ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ؟؟

کچھ تو گر بر ہے بیٹے ! ! ورنہ چیریں اوئیں نہیں پڑتیں

لوجی ! ! سیاپا ہی ہو گیا ہے

سیاپا ہوا نہیں ہے ہو جانا تھا اگر عالیان سر چئیرمین نا ہوتے تو ! !

تو کیا کروں میں ! !

ویسے تو نے بتایا ہی نہیں کے تھپڑ کیوں مارا تھا ! !

جو بکواس اس نے کی تھی تو سنتی تو دو تھپڑ لگاتی ! !

بہن وہی پوچھ رہی ہوں کہ کہا کیا اس نے؟؟

وہ کہہ رہی تھی کہ عالیان سر کی گندی نظر ہے مجھ پر ! !

اس کی آنکھ ایسا بولا اس نے اس کو تو میں بتاؤں گی صبح !

ہاں نا اس لیے مجھے غصا آگیا اور تھپڑ مار یا ! !

بہت اچھا کیا !!

مجھے تو لگتا وہ سچ میں کالج سے نکلوادے گی مجھے !

ارے تو ٹینشن نالے حالیان سر کے ہوتے ایسا کچھ نہیں ہو گا ! !

اچھا دیکھتے ہیں ! !

چل ٹھیک ہے اب میں رکھتی ہوں۔ فون بہت کام ہے مجھے تو تو ویلی ہے !

ذلیل انسان ! ! دفع ہو ! !

تھینکس بائے ! !

ایان ایان اٹھ جا ! ! ! عالیان ایان کے کمرے میں آیا تھا اسے اٹھانے نماز کے لیے

ہم اب کیا ہے ؟؟

اٹھ جا نماز نہیں پڑھنی ! ؟؟

بس دو منٹ میں اٹھتا ہوں ! ! وہ کہہ کر دوبارہ کمبل میں گھس گیا

تو اٹھ رہا ہے کے پانی پھینکوں ! ! عالیان پانی کا جگ ہاتھ میں پکڑے اس کے سرہانے کھڑا تھا

نہیں نہیں پپ پانی نا پھینکی تجھے قسم لگے ! !

میں تین تک گنوں گا بس ! !

عالیان مجھ معصوم پر ترس کھا لے اتنی ٹھنڈ ہے یار ! !

ایک دو....

اچھا اچھا اٹھ گیا اٹھ گیا !! وہ بستر سے نکلا اور واش روم میں چلا گیا

وہ دونوں نماز پڑھ کے مسجد سے نکل رہے تھے ! !

واه!!!

کیا ہوا ! ! عالیان جھک کر جوتی پہن رہا تھا چونکا

میری جوتی چوری نہیں ہوئی ! !

بھائی تو جمعہ پڑھنے نہیں آیا جو جوتی غائب ہو گی ! !

اور وہاں ! ! پیدل چل کر گھر جا رہے تھے ان کا گھر پاس ہی تھی ہلکا ہلکا دن چڑھ گیا تھا

پاکستان میں رہتا اور اتنا بھی نہیں پتا تجھے !

برو ایسی بھی کوئی بات نہیں ! !

ہا ہا ہا ہا !!!!!!

چل چل ہنس مت ! ! !

اچانک پیچھے سے کسی نے عالیان کے سر پر زور سے ڈنڈا مارا اسے ذرا سی مہلت نہی ملی وہ بے ہوش ہو گیا

عالیان ! ! ! ! کون ہو تم لوگ ! ! !

عالیان بے ہوش زمین پر پڑا تھا

کیا چاہتے کو تم لوگ ! ! ! اچانک 10 ، 12 لوگوں نے ان کو گھیر لیا تھا

چپ چاپ چل ورنہ اس کو گولی ماردوں گا ! ! ان میں سے ایک نے عالیان کے سر پر بندوق تان دی

اےےے ! ! ! اس کو کچھ نا کرنا میں چلتا ہوں اسکو کچھ مت کرو ! !

شاباش ! ڈالو بے اسکو گاڑی میں ! !

ایان بے چارے کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا

عالیان کو جب ہوش آئ تب تک بہت دیر ہو چکی تھی ! !

ایان ایان ! ! ! ! ! ! عالیان پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا

وہ اس وقت کوئی دیوانہ لگ رہا تھا۔ اس کے سر کے پیچھے شدید در ہو رہا تھا۔ اچانک اسکا فون بجا

اور ہیلو بیٹے ! ! !

ماموں پلیز ماموں اسکو چھوڑ دیں ! ! ہاں وہ اس کا ماموں ہی تھا جو اسکا سب سے بڑا دشمن تھا

ارے بھانجے تمہیں کہا تھا کہ میرے راستے سے ہٹ جاؤ ! !

ماموں!!!!! وہ زور سے دھاڑا ! ! !

تمہاری ماں کی وجہ سے بہت ذلت ہوئی تھی میری۔ اب وہ تو مر گئی لیکن تم ہو نا اس کا بدلہ تجھ سے لوں گا

میری ماں کا نام نا لینا ! !

بہت تکلیف ہو رہی ہے ابھی اور ہوگی جب اس ایان

چپ بلکل چپ اگر میرے یار کا ایک بال بھی بیکا ہوا تو ایک ایک کو کتے کی موت ماروں گا سنا ! ! !

ہاہاہا ! اس کے ٹکرے ٹکرے کر کے کتوں کے آگے ڈالوں گا

ایک گھنٹے میں اس کو لاؤں گا آپ کے پلوں سے چھڑوا کر ! !

اوکے بھانجے یور ٹائم سٹارٹس ناؤ ! ! !

عالیان فوراً وہاں سے گھر کی طرف گیا ! !

ایان کو ان لوگوں نے کرسی پر باندھ رکھا تھا

دھاڑ ایک زوردار مکا اس کے منہ پر پڑا

او وچ ! !

سالے مارنے سے پہلے بتا تو دیتا ! !

بہت ہی کوئی ڈھیٹ ہے تو ! !

تھینکس فور دا کو نمپلیمینٹ ! !

کیا بولا تو !!! وہ غنڈا ان پڑھ تھا

یہی لوئی دو جماعتیں پڑھ لیتا تو پتا ہوتا مجھے

ایک مکا اس نے اسے پھر مارا

آآآہ!!!!!

کوئی آخری خواہش ہے تو بتادے !!

میں سوچ ہی رہا تھا تو نے پوچھا نہیں ابھی تک !! ہاں ویسے ہے ایک خواہش !!!

کیا ہے جلدی بول !!

وہ گوپی بہو والے ڈرامے کی لاسٹ ایپیسوڈ آ گئی ہو گی دکھا دو !!!

نہیں اس کے علاوہ کوئی اور ہے تو بتا !!

تو مجھے چھوڑ اپنی بتا !!!

ہاہاہا ! تجھے کیا لگتا اس وقت کون کس کو مار سکتا ہے !! اس نے ایان کے سر پر بندوق تان دی

او کے !! دیکھتے ہیں !!

موت تیرے سر پر ہے ڈر اس سے !!

موت تو تیرے پیچھے کھڑی ہے سالے ! !

اور اچھا مجھے ڈرا رہا ہے باہر 10 آدمی کھڑے ہیں میرے چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی۔

باز تو مار سکتا ہے نا پر ! ! !ایان بہت پر سکون بیٹھا تھا

وہ آدمی اس کے ساتھ کمرے میں اکیلا تھا۔ اسے اچانک ایک تیسرا وجود بھی محسوس ہوا

اور بھائی کیا ارادہ ور ہو رہا ہوں میں ! !

اس آدمی کو لگا جیسے یہ بات اس نے کسی اور سے کہی ہے

اپنی بندوق کا ٹریگر دبانے ہی والا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔

ٹریگر دبانے سے پہلے گنتی تیرا باپ کنے گا ! !

ان پڑھ ہے بے چارا ! !

تو تو اندر کیسے آیا ؟؟؟

دروازے سے ! ! !

نا تو یہ آئرن مین تو ہے نہیں جو اڑ کر آئے گا

اس آدمی نے بندوق چلانی چاہی کے ایک۔ دم سے اس کے ہاتھ سے بندوق سامنے والے کے ہاتھ میں چلی گئی۔

ان کھلونوں سے میں نہیں کھیلتا !! اس نے بندوق زمین پر پھینک دی

وہ اسے مارنے کے لیے آگے بڑھا

عالیان نے ایک زور دار مکا مارا وہ وہیں ڈھیر ہو گیا

ااااہ!!!!!!

عالیان نے ایان کے چہرے کو دیکھا اور اسے بری طرح سے مارنا شروع کر دیا۔

اس آدمی کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا

تیری اتنی ہمت میرے بھائی کو مارا تو نے سالے !!

وہ کیا بولتا وہ تو بے ہوش کو چکا تھا

بس کر اب تیرے ڈائلوگ نہیں سن رہا وہ بے ہوش ہو گیا ہے

ڈائلاگ ؟؟؟ لعنت منحوس !!! تیرے لیے ایک سونبے کی سپیڈ میں گاڑی چلا کر آیا ہوں

10 ، 15 منٹ پہلے نہیں آسکتا تھا ظالم نے مار مار کر میری بیوٹی خراب کردی

پہلے تو بڑا شاہ رخ خان لگتا تھا

کھول مر بھی دے اب !!!

ایسے ہی رہ بہت پیارا لگ رہا ہے ! ! عالیان دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

ٹھیک ہے جا پھر خود ہی آجاؤں گا میں ! !

ایان نے بچوں کی طرح منہ بنا لیا

رونا کھول رہا ہوں ! ! عالیان آگے بڑھ کر اس کی رسیاں کھول رہا تھا

ایان اور وہ باہر نکل آئے ! !

آج عالیان سر نہیں آئے ؟؟عرشیا نے حریم سے پوچھا

کیوں بھئی تجھے کیا کام ہے ان سے ! !

حریم مجھے لگتا ہے پرنسپل نے ان کو نکال دیا ہے ! !

تو نا جاہل کی جاہل ہی رہیں اچھا ! !

کیا مطلب !

بھلا کبھی پرنسپل بھی چئیر مین کو نکال سکتا ہے !!

تو پھر ہو آئے کیوں نہیں؟؟؟

ہوسکتا ہے کہ ان کو کوئی کام ہو اس لیے ! !

ارے وہ دیکھ وہ لوگ آگئے ! !

اتنی دل سے یاد کیا تھا کیا ؟؟؟

ہیلو ! ! سٹوڈنٹس ! !

ہیلو سر ! ! حریم نے سر لفظ پر زور دیا

یہ نہیں باز آئے گی ! ! عالیان منہ میں بڑبڑایا

یہ آپ کے چہرے پر کیا ہوا ہے ایان بھائی ! !؟؟ او وو میرا مطلب سر !!

ارے آپ مجھے بھائی کہہ سکتی ہیں مجھے اچھا لگے گا ! !

ٹھیک ہے ویسے بھی میرا کوئی بھائی نہیں ہے ! !

بھائی تو میرا بھی کوئی نہیں ہے ! !

اووو اچھا ایسی بات ہے !!

فلحال تو ایسی ہی بات ہے ! ! !

تو بہ تو بہ ! !

آپ نے بتایا نہیں کے آپ کے چہرے پر کیا ہوا ! !

کچھ نہیں بچے وہ بس گر گیا تھا سیڑھیوں سے !

او و و اچھا ! ! ! ! دیکھ کر چلا کریں نا دھیان سے !

ٹھیک ہے میری چھوٹی سی بہن ! ! !

ہاں بھی کم کم کے میلے میں بچھڑے بہن بھائی مل گئے ہیں !

ہم لگ بھی رہا ہے ! ! !

تو لگتا رہے میں اب کلاس میں جا رہی ہوں ! !

اللہ حافظ بھائی ! ! !

ہاں جی ! ! اب بتائیں کیا ہوا ؟؟

حریم ایان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی اور پورے حق سے سوال کرنے لگی ! ! ! !

کیا ہوا ؟؟؟

معصوم نا آپکی چھوٹی سی بہنا ہے میں نہیں ! ! اس لیے شرافت سے بتائیں یہ چوٹ کیسے لگی

اللہ اللہ ! ! جنگلی بلی ! !

آپ بتا رہے ہیں یا میں جاؤں ! !

افف ان گنڈوں سے زیادہ خطرہ تو آپ سے ہے میڈم ! !

گنڈے کون سے گنڈے ؟؟؟

کچھ نہیں بیٹا وہ بس جن لوگوں نے آپ کو اغوا کیا تھا آج وہ ایان کو اپنے ساتھ ناشتے پر لے گئے تھے

کیا !!! تو تو آپ لوگ یہاں کیسے مطلب ! آپ نے پولیس کو انفارم کیا۔

جی جی سب ہو گیا آپ اپنے چھوٹے سے دماغ پر زیادہ زور مت ڈالو۔

یہ عجیب تماشا ہے پہلے مجھے اب۔ ان کو اب پتا نہیں کس کی باری ہے

اب ان کی باری ہے !!!

زیادہ زور سے مارا کیا !؟؟

نہیں نہیں بہت پیار محبت سے مارا تھا !!

چلو اب بس کرو !! چلو بیٹا کلاس میں جاؤ اور پریشان نا ہونا

او کے سر ! اپنا خیال رکھیئے گا

جو حکم جنگلی بلی !!!

حریم بھی وہاں سے چلی گئی

مبارک ہو بھائی جان !!!

کس بات کی مبارک !!!

ابھی ابھی جو بہن ملی ہے اسکی ! !

ہاں اس کے لیے تو پارٹی بنتی ہے ! ! !

ویسے ایک بات سمجھ نہیں آئی ! !

کیا !؟؟؟

تجھے کیوں بھائی بنایا ؟؟؟

کل اسکو بول دوں گا اس کو بھی بھائی بنا لو ! !

فٹے منہ تیرے ! ! !

اس چیز کے پیسے دیتا ہوں تم لوگوں کو ؟؟

لیکن سر ہمارے سارے لوگ ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہیں ! !

تم لوگوں کو کہا بھی تھا آدمی زیادہ لے کر جانا ! !

سر مجھے لگا ایک آدمی کیا ہی کرے گا ! !

اب تو پتا چل گیا ہے نا ! !

مجھے سمجھ نہیں آرہی اسے کیسے پتا چلا کہ ہم کہاں ہیں !!

وہ عام بزنس مین نہیں ہے پودا کریمنل مائنڈڈ ہے

سر آپ کا فون آرہا ہے !

ہیلو!!!!

ہیلو ! ماموں جان !

تُو!!!!

کیسا لگا چھوٹا سا ٹریلر ! ! !

دو چار آدمیوں کو مار کیا سمجھ رہے ہو خود کو ! !

میں کچھ نہیں سمجھ رہا ماموں جان !!

بہت جلد تم میرے قدموں میں گر کر زندگی کی بھیک مانگو گے ! !

دل بہلانے کو غالب خیال اچھا ہے ! ! !

میں تجھے چھوڑوں گا نہیں سمجھا ! !

ارے ماموں آپ بھی حد کرتے ہیں پہلے پکڑ تو لیں مجھے ! !

انہوں نے غصے سے فون کاٹ دیا

اوہو ! لگتا غصہ کر گئے ! !

کیا کہہ رہے ہو تم؟؟ عمیر صدیقی کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا۔

جی سر میں سچ کہہ رہا ہوں ! !

ایسے کیسے وہ پارٹنر شپ ختم کر سکتے ہیں !

میرا کروڑوں کا نقصان ہو جائے گا۔

سننے میں آیا ہے کے رات و رات کسی نے کمپنی خرید لی ہے ! !

ایسا کون سا رئیس زادہ آگیا ہے جس نے پوری کمپنی خرید لی !

پتا نہیں سر لیکن سنا ہے بہت بڑا بزنس مین جو ایک بار سوچ لے وہ کر کے ہی رہتا ہے۔

جو بھی ہے یہ پارٹنر شپ ختم نہیں ہونی چاہئے ورنہ میرا بہت نقصان ہو جائے گا۔

ہیلو ! ! جی آپ کون؟؟ اچانک اس کو کال آئی

کون ہے شیزی ؟؟؟

سر وہ اسی بزنس مین کا فون ہے آپ سے بات کرنا چاہتا ہے ۔ وہ سرگوشی میں بولا

لاؤ میں اس سے بات کرتا ہوں !

جی یہ لیں سر!!!! اس نے اپنا فون اسکی طرف بڑھایا

ہیلو ! ! ! میں عمیر صدیقی ! !

ہیلو ! ! ماموں جان ! ! ! وہ شرارت سے بولا

تُو!!!!

جی ماموں جان ! میں ! آپکا بھانجا

تو تو نے خریدی ہے کمپنی ؟

جی میں نے سوچا کیوں نا آپ کی مشکل آسان کردی جائے

کیسی مشکل ؟؟؟

ارے وہ بہت کام کا برڈن ہو گیا تھا آپ پر اس لیے میں نے آپکا بوجھ ہلکا ۔ کر دیا۔ اب آپ کو میری طرف سے تو کوئی پروجیکٹ نہیں ملے گا

تو تو سمجھتا کیا ہے خود کو ؟؟

وہ شدید غصے سے بولا

احمد شاہ کا اکلوتا بیٹا ! ! !

میں تیری ان دھمکیوں سے ڈرتا نہیں ! !

تو ڈر جائیں ماموں ڈر جائیں کیوں کہ میں نے سچ میں ڈرانا۔ شروع کیا تو آپ کا گھر سے تو کیا کمرے سے نکلنا مشکل ہو جانے گا

انہوں نے غصے سے فون کاٹ دیا

ارے فون کاٹ دیا خیر کوئی بات نہیں ! !

حریم ویسے میں ایک بات سوچ رہی ہوں ! !

عرشیا نے حریم کو کہا

اوو ! واؤ تو سوچتی بھی ہے انٹرسٹنگ بغیر دماغ کے سوچ لیا تو نے امیزنگ !

دفع ہو لعنتی ! !

اچھا بتا کیا سوچ رہی تھی ! !

کچھ دنوں میں میری شادی ہو جائے گی تو پھر تو بور ہوگی

فلحال میرے ساتھ اس قسم کی کوئی بکو اس ناکر جب ہوگی شادی تب دیکھا جائے گا۔

میں تو ! ! وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اچانک اس کی سامنے پڑی

کیا میں تو ؟؟ چپ کیوں ہو گئی اس نے بھی سامنے دیکھا

اس کے سامنے عالیان اس کی ٹیچر کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا

یہ مس فائزہ ان کے ساتھ کیا بات کر رہی ہیں

مجھے کیا پتا ؟؟؟

وہ بہت عجیب نظروں سے مس فائزہ۔ کو دیکھنے لگ گئے

جی مس !! اب آپ جائیں آپکی کلاس کا ٹائم ہو گیا ہوگا۔

او کے تھینکیو سر !!

کہہ کر وہ چلی گئی

عالیان کی نظر عرشیا پر پڑی جو مس فائزہ کو غصے سے دیکھ رہی تھی۔ وہ فوراً سے ایان کی طرف مڑ گیا جیسے اس نے اسے دیکھا ہی نہیں

عرشیا کو پتا نہیں کیوں مس فائزہ کا .. اس کے ساتھ کھڑے ہونا اچھا نہیں لگا

یہ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں !

غلط ٹائم پر آگئیں !!

کیا مطلب غلط ٹائم پر آگئی ہم کچھ غلط تو نہیں کر رہے تھے !!

اوو ہیلو ہم نہیں صرف تو میں سائڈ پر کھڑا تھا

عالیان مڑا تو وہ اس کے سامنے ہی کھڑی تھی !!!

اسلام و علیکم !!!

واعلیکم السلام !

میں اپنے بھائی سے بات کرنے آئی ہوں !!

جی جی بھائی حاضر !!

ایان عالیان کی شکل دیکھ کر با مشکل ہنسی روکی

کیسے آپ ایان بھائی آپکی چوٹ ٹھیک ہو گئی کیا

لوجی ہو گیا ان کا بہن بھائی شو شروع !! حریم بھی وہاں آگئی

آپ بھی بھائی بنا لو !!! آپ بھی شروع کر لو شو

عرشیا سے کہتی ہوں آپ کو بھائی بنالے کیونکہ۔ ایسے تو آپ کو عقل نہیں آنی کیا بھائی سن کے اجائے

وہ دونوں بہت ہلکی آواز میں بات کر رہے تھے

استغفر اللہ !! ظالم بہن توبہ !!

چلو ! حریم تمہارے عالیان سر بہت مصروف ہیں تمہیں ٹائم نہیں دے سکتے۔

ہاں یار چل چلیں !!

بائے . دا . وے مس فائزہ از آلریڈی میرڈ !! کہہ کر وہ بھی چلی گئی۔

اللہ !! آفت ہے یہ دونوں لڑکیاں !!

بیٹا میری والی تو قیامت ہے قیامت ! !

ویسے عرشیا کے منہ سے ایان بھائی کتنا اچھا لگتا ہے نا ! !

ہاں لیکن عالیان بھائی زیادہ پیارا لگے گا ! !

لکھ دی لعنت ای!!!

سو بسمہ اللہ جی ! !

چل آگے لگ ! !

یس سر ! !

ایان اور عالیان رات کے ٹائم بیٹھ کر چائے پی رہے تھے

ایان میں سوچ رہا ہوں تجھے چائے کا ڈھابا نا کھول دوں ! !

رہنے دے تو جتنی چائے تو پیتا ہے پورے ملک میں کوئی نہیں پیتا ہوگا

ہاں تو ! !

آفس میں کسی کو پتا چل گیا نا کے ایان صاحب عالیان کے بزنس پارٹنر ان کے گھر میں۔ رامو کا کا ہیں تو میری عزت کا فالودہ ہو جانا۔

عزت کا فالودہ تو تب ہوگا نا جب تیری عزت ہو

خیر یہ بات چھوڑ تو بتا مجھے ! !

کیا بتاؤں ؟؟

یہی کے یہ عمیر صدیقی کون ہے اور ہمارے پیچھے کیوں پڑا ہے

ہم ! ! میرے ماموں ! !

اچھا یہ تو ہوگیا مذاق اب صحیح بات بتا

میرے ماموں ہیں پاگل ! !

کیا ! ! تیرے ماموں وہ کہاں سے پیدا ہو گئے

بس نانا ابو کی غلطی سے ! !

اگر وہ تیرے ماموں ہیں تو ہمارے پیچھے کیوں پڑے ہیں

ہمارے نہیں صرف میرے ! !

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا عالیان

دیکھ میری امی جو تھیں وہ زمین داروں کی بیٹی تھیں اور ابو پڑھے لکھے امیر خاندان سے تعلق رکھتے تھے

اچھا پھر ! !

پھر یہ کہ دونوں خاندانوں کی آپس میں بلکل نہیں بنتی تھی

تو پھر!!!

ابو امی نے بھاگ کر شادی کر لی ابو کے گھر والے تو مان گئے لیکن امی کے بھائی یعنی میرے ماموں کی غیرت جاگ گئی۔

اووو ! ! واہ انکل تو بہادر تھے تیرے سے تو اچھے وہ رہ گئے

ہاں تو پھر ان میں رواج ہے دشمنی ختم نہیں کرتے پورا خاندان ختم کرتے ہیں اس لیے وہ اب مجھے بھی مارنا چاہتے ہیں۔

ہاں ! !

وہ بہت اطمینان سے بولا

اور ان کو لگتا ہے وہ تجھے ہاتھ بھی لگا سکتے ہیں ! !

سالے تیرے ہوتے ہوئے ہی ڈنڈا مارا تھا ان کے آدمی نے

وہ تو پیچھے سے مارا تھا نا اس لیے ورنہ میں تو

چل چل بس کر ! !

عالیان صاحب ! !

ایان کب سے بیٹھا اسے گھور رہا تھا

ہم کیا ہے ؟؟

وہ جو بڑے مزے سے چائے میں بسکٹ ڈبو ڈبو کر کھا رہا تھا

انسان میں تھوڑی شرم ہونی چاہئے ! !

ہاں لیکن چائے پینے میں کیسی شرم؟؟

تجھے پتا آج کیا تاریخ ہے؟؟؟

لوجی اتنا آسان سوال آج دس تاریخ ہے ! !

ہاں جی آج دس تاریخ ہے ! !

آج تیرا برتھ ڈے تو بلکل نہیں ہے تیرے برتھ ڈیٹ نہیں بھول سکتا کیونکہ حادثات انسان کو ہمیشہ یاد رہتے ہیں !

اف ! ! !

ایان نے غصے سے سر پکڑ لیا

کیا تکلیف ہے تجھے ؟؟

آج دس تاریخ ہے اور چھے دن بعد کیا تاریخ ہوگی ! ! !

ایان تیرا دماغ سٹھیا گیا ہے کیا یہاں کوئی kbc چل رہا ہے جو تو میرے سے سوال پر سوال پوچھ رہا ہے۔

دماغ میرا نہیں تیرا خراب ہو گیا ہے تجھے نہیں پتا 17 فروری کو کیا ہے۔

پتا ہے مجھے یاد ہے سب کچھ نہیں بھولا !!

اور اتنا پر سکون کیوں ہے !!!

تو کیا کروں پٹوں بیٹھ کر !!!

تو میرا بھائی کچھ نا کر زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا اس چھوٹی سی بچی زندگی برباد ہو جائے گی

کچھ برباد نہیں ہوگا ! مجھے اللہ کی ذات پر پورا یقین ہے ایان

عالیان خیالوں کی دنیا سے نکل آآج کل کے دور معجزے نہیں ہوتے

تو جانتا ہے ایان میرے لیے سب کرنا مشکل نہیں ہے میں چاہوں تو ابھی جاؤں اسے گھر سے اٹھا کر لے آؤں گا کوئی روک سکتا ہے مجھے !!

تو جالے آ !!

نہیں اس نے مجھ سے کہا تھا کے اللہ اس کے حق میں سب اچھا کرے گا

تو!!

تو یہ کہ مجھے اپنی محبت سے زیادہ اسکی عزت پیاری ہے

اور اسکی زندگی اسکا کیا وہ اس حمزہ کو ڈیزرو کرتی ہے

مجھے کچھ نہیں پتا میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا

ٹھیک ہے عالمیان تو نا کر کچھ لیکن میں یہ شادی نہیں ہونے دوں گا

کیوں ! ؟؟؟

بہن ہے وہ میری سمجھ آئی جو کرنا ہے میں خود کروں گا

ٹھیک ہے دیکھتے ہیں ! !

بہن میں نہیں جارہی کہیں بھی ! ! !

حریم دیکھ لے میری بہن نہیں تو چل میرے ساتھ ! !

میں نہیں جارہی اس موٹے کھڑوس پرنسپل کے آفس میں

یار مجھے اکیلے جانے میں ڈر لگ رہا ہے یار ! ! اس کی بیٹی کو تھپڑ مارا تھا میں نے۔

ہاں تو جا تو نے چھٹی ہی مانگنی ہے کونسا اسکی بیٹی کا رشتا مانگنا ہے جو نہیں دے گا۔

بکواس نا کر حریم ! ! !

آئیڈیا ! ! !

کیا ؟؟؟

ہم سر عالیان سے کہتے ہیں وہ لے دیں ۔ وہ لے دیں گے کیسا ! !

ہاں یہ سہی ہے چل چلیں ! !

عالیان اور آفس میں ہی تھے ایان منہ بنا کر بیٹھا تھا وہ اس سے ناراض تھا

چل اب ! !

حریم نے اسے آفس میں دھکا دیا

السلام وعلیکم سر!!!!!

واعلیکم السلام ! !

حریم بھی سائڈ پر منہ پھلا کر کھڑی تھی کوئی سلام نہیں کوئی دعا نہیں۔

اسلام و علیکم ایان بھائی ! !

اعلیکم السلام ! ! گڑیا کیسی ہو آپ ! !

جی میں ٹھیک ! ! آپ کیسے ہیں

آپ شاید کسی کام ۔ سے آئی ہیں ؟؟؟

جی میں وہ ! ! !

جی ! ! سن رہا ہوں میں ! !

جی آپ بس سنتے ہی ہیں ! ! ! ایان نے طنزیہ انداز سے کہا۔

جی مس عرشیا کیا کہہ رہی تھی آپ ؟؟ عالیان نے اس کی بات کو نظر انداز کیا

وہ مجھے چھٹی چاہتے ! !

چھٹی نہیں چھٹیاں ! ! !

کس خوشی میں چاہئیں چھٹیاں ں ں ! ! !

ارے سر آپ بھول بھی گئے چھے دن بعد شادی ہے عرشیا کی ! ! ! ! !

او وو اچھا کتنی چھٹیاں ں چاہئیں مس عرشیا آپ کو ۔

سر وہ!!!!

میں بتاتی ہوں بس ایک مہینے کی چھٹیاں چاہتیں ہمیں

ایک مہینہ ! ! اچھا جی ! ! اور ہمیں سے کیا مراد ہے آپ کی

ہمیں مطلب ہم دونوں کو ! ! !

اسکا تو ٹھیک ہے آپ کو کس لیے چاہئے؟؟ !

کیوں جی میری دوست کی شادی ہے میں بھی تو جاؤ گی نا

اووو ہو بہت شوق ہے اپکو شادی اٹینڈ کرنے کا

کسی عام بندے کی شادی نہیں ہے عرشیا کی ہے

میری بھی سن لے کوئی ! ! !

جی جی جی سنائیں ! ! اس کا انداز قاتلانا تھا

بس آپ پر نسپل کو بتا دیں کہ مجھے ایک مہینے کی لیو دے دیں

جی ٹھیک کوئی اور حکم !!

نہیں بس ! ! کہہ کر وہ فوراً باہر نکل گئی

کوئی اور حکم ! ! ! ! حریم نے عالیان کی نقل اتاری

جی آپ کو نہیں ملنی کوئی چھٹی ! !

کیوں!!!!!

شادی آپکی نہیں ہے ! ! !

تو میں نہیں آؤں گی ! !

بیٹے آپ آئیں گی ! ! !

نا آؤں تو ؟؟؟

ہم ٹیچر ز گھر بھیج دیں گے سرجی اور کچھ ! ! !

آپ تو مجھ بات نا کریں نا !!!

میں نے کیا بھئی !!! -

ساری غلطی آپ کی ہے آپ کو کہا تھا کہ ان کو تیار کریں کے یہ اسکو پرپوز کریں۔

چلو پتر کلاس میں جاؤ جلدی !!

جا رہی ہوں !!!

کہہ کر وہ غصے سے نکل گئے

تجھے کیا تکلیف ہوئی ہے !!

کیا ہوا ؟؟ وہ سرد لہجے میں بولا

تو صبح والی بات پر ناراض ہے !! .

میں کون ہوتا ہوں ناراض ہونے والا عالیان صاحب !!

تو ہی تو ہے سب یار !! اسکی لہجے میں دنیا جہان کا اعتراف تھا

پتا چل گیا ہے مجھے کیا ہوں میں !!

یار تو بات کو کیوں نہیں سمجھتا

مجھے کچھ نہیں سمجھنا جا رہا ہوں میں !!

وہ اٹھا اور باہر چلا گیا

اللہ اللہ میں کیا کروں ! !

عرشیا ابھی شاپنگ کر کے واپس آئی تھی وہ غزل بی بی کے ساتھ گئی تھی۔

وہ جس منظر دیکھ کر آئی تھی اس کے بعد وہ۔ بمشکل اپنے آنسو چھپائے اپنے کمرے میں آکر بند ہو گئی۔

وہ دروازے کے ساتھ لگی زمین پر بیٹھی تھی۔ اور زار و قطار رو رہی تھی اس نے مال میں حمزہ۔ کسی ایک لڑکی کے ساتھ دیکھا تھا اور ان کو دیکھ ایک لڑکی کے ساتھ دیکھ تھا او کر صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ان کے درمیان کیا رشتا ہے

وہ اس لیے نہیں رو رہی تھی کہ وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ تھا۔ اور نا اسے کوئی جلن تھی وہ بس سوچ رہی تھی کہ ایسا ہمسفر ڈیزرو کرتی ہے

کیا میرا ماضی اتنا داغدار ہے اللہ جی ! ! ! اللہ جی میں اتنی بری ہوں کیا میں نے محبت کرکے گناہ کیا۔

مجھے آپ اسی گناہ کی سزا دے رہے ہیں ! ! وہ ہچکیوں کے ساتھ روتی خود کو کوس رہی تھی

آپ مجھے موت کیوں نہیں دے دیتے اللہ جی ! !

اسکی جو حالت تھی کوئی اسے اس حالت میں دیکھتا تو اسے محبت سے وحشت ہوتی اسے محبت سے خوف آتا۔

اللہ جی آپ سن رہے ہیں نا ! !

میں تو اس قابل بھی نہیں کے کچھ مانگوں آپ سے ! ! کیا میری دعائیں ضائع چلی گئیں

کیوں کی محبت کی میں نے ؟؟؟ اللہ جی آپ نے دل کیوں بنایا

وہ محبت نا ملنے پر نہیں رو رہی تھی وہ محبت کرنے پر رو رہی تھی۔ احمر کی محبت تو اسی ڈن اس کے دل سے نکل گئی تھی محبوب بے وفا ہو تو دل سے اتر ہی جاتا ہے

میں کیا کروں اللہ میں کہاں جاؤں کوئی ہے جو آپ کے علاوہ جو میری تکلیف سمجھ سکے کوئی نہیں ہے اللہ جی کوئی نہیں۔

مجھے سکون دے دیں بس سکون ! ! !

میں خود کو تیرے حوالے کرتی ہوں یا رب ! !

وہ اٹھ کھڑی ہوئی سوجی ہوئی لال آنکھیں اپنی ننھی ہتھیلی سے صاف کرنے لگی۔

گہری سانس بھری اور وضو کرنے چلی گئی

واحد چیز نماز ہی تھی جو اسے سکون دے سکتی تھی

ایان اور عالیان لون میں تھے

مجھ کو خود سے جدا نا ہونے دو بات یہ ہے میں اپنے بس کا نہیں
کیا لڑائی بھلا کے ہم میں سے۔ کوئی بھی سینکڑوں برس کا نہیں

عالیان آسمان کی طرف منہ کر کے بولا

زیادہ جون ایلیا نا بن اب ! !

تومان جا نہیں بنوں گا !

مجھ سے بات نا کر ابھی ! !

تو کب کروں سر آپ سے بات ! !

عالیان مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تجھے ہو کیا گیا ہے

کیا ہوا ہے میرے سر پر سنگھ نکل آئے ہیں کیا ؟؟

کل تک تو اس حمزہ کو مارنے پر تلا تھا اب تجھے کوئی فرق نہیں پڑ رہا

تجھے کیا لگتا ہے جس لڑکی کے لیے کالج خرید لیا اس کا راستہ روکنے والوں کی ٹانگیں توڑ دیں اس کو برباد ہونے کے لیے چھوڑ دوں گا۔

تو پھر کیا بات ہے؟؟

وہ اس نے محبت میں دھوکا کھایا ہے ایان میں اسے اظکار کروں بھی تو وہ میری محبت کا یقین نہیں کرے گی۔

تو اب تو اپنی محبت کسی اور کے حوالے کردے گا

دیکھ ایان میری بات سن اس وقت میں تجھے کچھ نہیں سمجھا سکتا

تو میں نے تیرے ریاضی کا سوال پوچھا کے جو تو سمجھا نہیں سکتا

جو تو پوچھ رہا ہے وہ اس سے بھی مشکل ہے میرے لیے

لیکن مجھے جواب چاہئیے عالیان

یہ جواب اب مجھے میں 5 دن بعد دوں گا

ٹھیک ہے عالیان ! !

تو تو نے سوچ لیا ہے کہ تو اس اندھے کنویں میں چھلانگ لگائے گی

ہاں حریم ! !

عرشیا یار ! کیا کر رہی تو اپنے ساتھ

تو چاہتی ہے کے میں زندہ رہوں؟؟

کیا بکواس کر رہی ہے اللہ تجھے میری عمر بھی لگا دے

بس ٹھیک ہے دوبارہ مجھ سے ایسی کوئی بات نا کریں

عرشیا ... ٹھیک ہے نہیں کروں گی

شکریہ !! اور اب خوش ہو جاؤ

تجھے آتی ہے چہرے پر جھوٹی ہنسی اوڑھنی مجھے نہیں آتی

میری خوشی میں بھی خوش نہیں ہوگی کیا

تیری خوشی ہو گی تب نا آنکھیں دیکھی ہیں اپنی !!

ہاں بہت پیاری ہیں !!

جاہل لڑکی !

حریم اس کے گلے لگ گئی

اتنا پیار کیوں آرہا ہے خیر ہے !

اللہ مجھے ہر خوشی دے میری جان !!!

ہیلو !!!

عمیر صدیقی اپنے آفس میں تھا جب اسے فون آیا

ہیلو جی !!

کون ؟؟

آپکے بھانجے کا دوست ہوں ماموں

تو کیا کام ہے تجھے

کام کوئی نہیں مشورہ دینا تھا

کیسا مشورہ ؟؟

عالیان سے دور رہو !!

ورنہ کیا کرے گا تو !!!

میں کچھ نہیں کروں گا کرے گا وہی بہت ظالم بندہ ہے

تو کچھ کر بھی نہیں سکتا اور ناتیرا دوست سمجھا میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے

اچھا ایسی بات ہے !! آپ کے افس کے باہر کتنے گارڈز ہوں گے بھلا

بابا تجھے لگتا ہے تم لوگ میرے آفس تک آسکتے ہو !

ارے ماموں بتاؤ تو !!

کام کی بات کر کیا چاہتا ہے !

کچھ نہیں بس جو سمجھایا ہے سمجھ جاؤ خدا حافظ !!

عمیر صدیقی نے فون بند کر دیا

کس سے بات کر رہا تھا ؟

عالیان آفس میں آیا

کچھ نہیں اپنے ماموں جان سے بات کر رہا تھا

کیا کہہ رہے ہیں ماموں جان

بہت غرور ہے ان کو اپنی سیکیورٹی کا

ایان کہہ کر ہنس پڑا

ہا ہا ہا ہا !!

ان کو فرشتوں کو بھی نہیں پتا ہو گا کل دو بشندے ان کا افس ٹور کر آئے ہیں

ان کا غرور توڑنا ہی پڑے گا

اوئے یاد آیا !!

کیا یاد آگیا ؟؟

میں شاپنگ پر بھی جانا ہے !!

کیوں بھئی؟

بس جانا کپڑے خریدنے ہیں

چل ٹھیک ہے میں بھی جاؤں گا

ہاں چل ٹھیک ہے دونوں چلیں گے

ڈن کرو ! !

عالیان صاحب نکل اوؤ کمرے سے باہر!!!!!

ایان کب سے تیار بیٹھا تھا۔

ہاں بس میں تیار ہوں آرہا ہوں..

عالیان نے کمرے سے آواز لگائی

پہلا بندہ دیکھا جو اپنی محبوبہ کی شادی میں جانے کے لیے اتنے اکھنے مکھنے کر رہا ہے۔

ہاں بھئی ! ! کیسا لگ رہا ہوں

وہ کالی شیروانی میں ملبوس تھا اسکا رنگ اس میں مزید کھل رہا تھا اسکے بال پہلے سے مختلف تھے جیل لگانے کی بجائے اسکے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے کالے سیاح بال اور کالی آنکھیں ۔ وہ کسی کو بھی ایک نظر میں گھائل کر سکتا تھا اس قدر حسین لگ رہا تھا

مجھے تو فلحال زہر لگ رہا ہے تو !!!!

اچھا جی ! !

وہ سنجیدگی سے بولا

عالیان رہنے دیتے ہیں !!!

کیا رہنے دیتے ہیں ؟؟؟

یار میں نہیں جا رہا عرشیا کی شادی میں ! !

کیوں؟؟ پاگل ہو گیا بھائی ہے تو اب عرشیا کا جانا تو پرے گا

عالیان تو ٹھیک ہے ناں؟؟

اس نے بے حد ہمدردی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

ہاں ایان میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے ! !

یار مجھے کے تجھ پر اس وقت کیا بیت رہی ہے ! میں تیرا دکھ سمجھ سکتا ہوں یار اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے دیکھنا بہت مشکل ہے۔

ہم ! ! صحیح بات ہے !

تو صبرررکھ کچھ نہیں ہوتا اللہ خیر کرے گا !!

آمین ! ! !

اچانک ایان کا فون بجا

کسن کی کال ہے ؟؟

حریم ہے بار بار پوچھ رہی ہے کب آؤ گے میں کیا کہوں اسے؟

تو چلا جا جلدی ٹائم دیکھ کیا ہو گیا ہے

اور تو تیرا کیا تو نہیں جائے گا ؟؟

نہیں یار میں نہیں جا رہا !

اتنا تیار ہو کے کہہ رہا ہے میں نہیں جا رہا

ہاں بس نہیں جانا تو جا بس میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔

صبر رکھ میرے بھائی ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی

ہایان اُس کے گلے لگ کر دلاسہ دینے لگا

بیشک!؛!!!!

چل ٹھیک ہے میں چلتا ہوں پھر ! !

او کے دھیان سے جائیں اور گارڈز کے ساتھ سمجھ گیا

ٹھیک ہے یار اللہ حافظ ! !

اللہ حافظ ! !

....

اسلام و علیکم ! ! ! حریم جو کب سے کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھی

وااا علیکم مم اسلااام ! ! ! !!!

ایان اسکو دیکھ کر آنکھیں جھپکنا بھول گیا

عالیان سر کہاں ہیں ؟؟

وہ ادھر دیکھتی ہوئی بولی

وہ اس کو دیوانوں کی طرح دیکھ رہا تھا

ہیلو ! ! مسٹر آپ سے پوچھ رہی ہوں ! !

اس نے چہرے کے سامنے چٹکی بجائی

کک کیا!!!!!!! وہ چونکا

عالیان سر کہاں ہیں ؟

وہ وہ ! ! ! ! اسے کوئی بہانا نہیں سوجھ رہا تھا

وہ وہ کیا ؟؟؟

وہ نہیں آسکتا ؟؟؟

واٹ ، ! کیا مطلب نہیں اسکتے ؟؟

وہ زور سے بولی ہال میں موجود کچھ لوگوں نے اسے مڑ کر دیکھا

نہیں مطلب نہیں آسکتا ! ! ایان نے اسے جھڑکا تھا

بس یہ تھی انکی محبت ! ختم سب

بھول جاؤ حریم اب کُچھ نہیں ہو سکتا!!!

کرنے والے بہت کچھ کر لیتے ہیں نیت ہو تو ! !

یک طرفہ محبت میں کُچھ نہیں ہوتا لڑکی!!

اس بات پر حریم لاجواب ہو گئی

ایان نے فون ملایا اور سائڈ پر چلا گیا

ما شاء اللہ ! ماشاء اللہ

غزل بی بی برائیڈل روم میں داخل ہوئیں تو عرشیا کو دیکھ کر بولی

وہ بے حد خوبصورت لباس میں کوئی ایسر الگ رہی تھی۔ جیسے آسمان سے کوئی حور اتری ہو یہ چڑھتی جوانی کا حسن تھا

وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ اسکے صدقے میں جان واری جا سکتی تھی

میری جان چاند کا ٹکڑا لگ رہی اللہ پاک نظر بد سے بچائے

امی ! ! میرا دل بہت گبھرا رہا ! !

ارے اس وقت میں سب کے ساتھ ایسے ہوتا ہے

امی ! ! میں آپ لوگوں کے بغیر کیسے رہوں کی

اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں آگئے

غزل بی بی کا بھی دل بھر آیا وہ اسے سینے سے لگا کر رونے لگیں

امی ابو کہاں ہیں اور حریم کہاں ہے ؟؟

ابو گیسٹ کے پاس میں بھیجتی ہوں انکو لو حریم آگئی

میں یہاں ہوں چندہ ! !

کہاں دفع ہو گئی تھی !!

وہ ایان سر آتے ہیں !

اچھا ایان بھائی آتے ہیں ان کو بھی بلا لو مجھ سے مل لیں اسکی آنکھوں میں خوشی ابھری

ابھی آئیں گے لیکن ! ! !

لیکن کیا ؟؟؟

عالیان سر نہیں آئے ! !

کیوں وہ کیوں نہیں آئے !!

وہ نا انکو کام تھا ضروری ! ! حریم کا دل چاہا تھا وہ اسے سچ بتا دے

میری شادی سے بھی زیادہ ضروری کام؟؟ اسے دکھ ہوا تھا پتا نہیں کیوں مگر ہوا تھا

خیر چھوڑ تیرا بھائی تو آگیا نا ! !

ہاں جاؤ ان کو بلا کر لاؤ ! !

چل ٹھیک ہے میں بلاتی ہوں

بارات آگئی تھی سلیمان صاحب نے بہت شاندار انتظامات کیے تھے بارات کا بھر پور استقبال کیا گیا تھا

سلیمان صاحب ادھر آئیں گے مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے

حامد صاحب نے ان کو بلایا

جی جی حامد صاحب ! ! !

آپ ان پیپرز پر سائن کر دیں ! ! انہوں نے ایک فائل انکو تھمائی

یہ سب کیا ہے حامد صاحب ! وہ پیپرز پڑھ کر شوکڈ رہ گئے

اس میں حیرانی کی کیا بات ہے آپ اپنے داماد کے لیے اتنا تو کر سکتے ہیں۔

لیکن ہمارے درمیان ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی کی میں اپنے سارے شئیرز آپ کی بیٹے کی نام کردوں

ارے انکل اتنی بڑی بات نہیں ہے ! !

حمزہ نے مداخلت کی

کیا مطلب بڑی بات نہیں ہے میں نے اتنا کروڑوں کا جہیز دیا ہے وہ؟؟

وہ تو آپ نے اپنی بیٹی کو دیا ہے ناں ! ! !

لیکن میں سائن نہیں کروں گا !

ٹھیک ہے میں بھی شادی نہیں کروں گا

حامد صاحب یہ سب کیا ہو رہا ہے ! !

ایسا ہی سلیمان صاحب آپ سائن کریں گے تو ہی نکاح ہوگا !!

ایسا مت کریں حامد صاحب میں نے آپ پر بھروسہ کر کے اپنی بیٹی کا رشتا دیا تھا

آپ سائن کریں ورنہ بارات واپس جائے گی

اچانک شادی ہال میں ایک چل چل مچ گئی ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی ۔ سلطنت کہ شہزادہ داخل ہو ا کو سب کی توجہ وہ اپنی طرف تھینچ چکا تھا

اسلام و علیکم سلیمان صاحب !!!

وہ سیدھا سلیمان صاحب کے پاس گیا تھا

اااآپ عالیان احمد شاہ ؟؟

وہ حیران ہوئے تھے

جی میں عالیان احمد شاہ ہی ہوں !!

مجھے بہت خوشی ہوئی آپ آئے !!

لیکن آپ شکل سے لگ رہا ہے کوئی پریشانی ہے !! اس نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بیٹوں کی طرح سوال کیا

انہوں نے سر جھکا لیا

سمجھ گیا اس آدمی نے اپنی اوقات دکھا دی

سلیمان صاحب نے حیرت سے اسکا چہرہ دیکھا

اچھا اب آپ میری بات غور سے سنیں ! !

جی بولیں وہ اس وقت کوئی سہارا چاہتے تھے اور ان کو مل گیا

وہ انکو سمجھانے لگ گیا

لیکن ! ! ! ! آپ کیسے ! !

آپ بس ایک اعتبار کر کے تو دیکھیں ! !۔

ٹھیک ہے ! ! !

بہت شکریہ ! ! !

سلیمان صاحب برائڈل روم میں آئے اپنی چھوٹی سی گڑیا کو دلہن بنا دیکھ ان کی آنکھیں بڑھ آئی وہ اس کے ساتھ کیا ظلم کرنے جا رہے تھے۔

بابا آپ کہاں تھے میں کب سے آپ کو بلا رہی ہوں ! !

وہ اس سے نظریں نہیں ملا لا رہے تھے

بابا کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں ناں ! !

وہ اپنے ننھے ہاتھوں لہنگا سمبھالتے ہوئے کھڑی ہوئی

عرشیا آپ اپنے بابا پر ٹرسٹ کرتی ہونا ؟؟؟

جی با با آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ! !

بس یاد رکھنا تمہارے بابا تمہارے ساتھ غلط نہیں کریں گے

جی بابا مجھے یقین ہے آپ میرا برا نہیں سوچیں گے

بس اب ٹھیک ہو گا انشاء اللہ ! !

بابا کچھ ہوا ہے آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں ؟؟

نہیں آپ پریشان نا ہو ! !

وہ کہہ کر تیزی سے باہر نکل گئے

ارے حامد ضیاء صاحب ! !

عالیان سر آپ آگئے بہت شکریہ ! !

مجھے تو آنا ہی تھا میرے بنا کچھ ہو نہیں سکتا تھا بلکہ میں ایک سرپرائز بھی لایا ہوں۔

سر پرائز کیسا سرپرائز ؟؟

ارے انسپیکٹر صاحب دیدار تو کروائیں !!!

جی عالیان سر ! ! آگیا ۔

چلیں ان کو سلامیاں پیش کریں ! !

ٹینشن نا لیں پوری تیاری کے ساتھ آئے ہیں !

گڈ جوب ! !

یہ یہاں کیا کر رہا ہے ! !

مبارک باد دینے ! !

کیا مطلب ہے عالیان بھائی کیا کہنا چاہتے ہیں ! !

بیٹے آپ کے اصل سرال میں لے کے جانیں آتے ہیں ! !

ڈیڈ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟

سلیمان صاحب یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ سن رہے ہیں ! !

سلیمان صاحب عالیان کی طرف دیکھنے لگ گئے

او و و ہیلو ادھر ادھر دیکھ مجھ سے بات کر ان سے کیا پوچھ رہا ہے ! !

دیکھئے عالیان سر آپ بیچ میں نا پڑیں ! !

بیچ میں تو آچکا ہوں ! ! اب تم نکلو گے ! !

آپ اس طرح میرے بیٹے کی بارات پر پولیس کیوں لائیں ہیں !! کیا چاہتے ہیں آپ !!

یہ تم بھی جانتے ہو پولیس کیوں لے جائے تمہارے بیٹے کو !!

حمزہ پر ایک مہینے سے ریپ کیس چل رہا تھا

دیکھیں میری بات سنیں ہم آپس میں سلجھا لیتے ہیں !!

وہ اسے بہلانے والے انداز میں بولا۔

وہ مسکرایا تھا

اور غصے میں مرد کی مسکراہٹ طوفان کی علامت ہوتی ہے

عالیان !!!

ایان اس کو دیکھ کر ہکا بکا تھا۔ اسکی دس منٹ پہلے اس سے۔ بات ہوئی تھی اور وہ گھر تھا

ایان کچھ مت پوچھی جو کہہ رہا ہوں وہ سن !!

ہاں بول !!

۔ اس نے مزید کچھ نہیں کہا وہ دوست تھا اسکا اسکی آنکھیں پڑھ لیتا تھا

جلدی سے جا اور حریم کو اور عرشیا ----

وہ اسے سمجھانے لگ گیا

چل ٹھیک ہے میں جاتا ہوں ! !

وہ بھاگ کر گیا

عالیان پھر ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا

جی آپ نے بلایا ؟؟

حریم برائڈل روم سے باہر آئی

جی وہ ابھی عرشیا کو نا لائے گا باہر ! !

کیوں بارات تو کب سے آگئی ہے ! !

ہاں ابھی وہ مولوی صاحب نہیں آئے ابھی اس لیے ! !

اچھا چلیں ٹھیک جب آئیں تو بتا دیجئے گا

ٹھیک ہے !

وہ کہہ کر فوراً واپس گیا

کیا ہو ابیٹا کیا کہہ رہے ہیں ! !

جی آئی ! ! وہ کہہ رہے ہیں کہ مولوی نہیں آئے ابھی

اور اچھا آج کل کے مولوی بھی کسی سے کم نہیں

جی ایسا ہی ہے آنٹی ! !

چلو عرشیا کے پاس جاؤ اندر ! !

وہ بھی باہر نکل گئیں ! !

مشن کمپلیٹ سر!!

شاباش ! ! بہت اچھے چلیں انسپیکٹر صاحب اپنا کام پورا کریں

جی سر بس اتنا بتا دیں خاطر یہیں کروں یا سسرال جا کر ! !

نہیں نہیں سرال جا کر یہاں مہمان ڈسٹرب ہوں گے

وہ کہہ کر حمزہ کو ہتھ کڑی لگانے لگ گیا او کے سر ! ! جو حکم ! !

اے ! سٹوپ ڈونٹ ٹیچ می ! !

بیٹا نکھرے نا کرو اگر عالیان سر نے ہاتھ لگایا۔ تو بہت تکلیف ہو جائے گی تم کو شکر کرو میں لے جا رہا ہوں

اے عالیان ! !

وہ عالیان کو ہاتھ لگانے ہی والا تھا

روک جا کدھر جا رہا ہے ! ! ایان نے حامد کا ہاتھ پکڑا اور پیچھے دھکیلا

ارے ایان چھوڑ دے اسکو یہ کیا ہی کرلے گا ! !

میں تم لوگوں کو چھوڑوں گا نہیں ! !

پولیس والوں نے اسے بھی پکڑ لیا تھا

یار کیا مسئلہ ہے سب ہمیں چھوڑنا نہیں چاہتے ! !

انسپیکٹر صاحب رک جائیں ! !

جی جی ! !

وہ گواہوں کی ضرورت ہے ہمیں ! !

میں حاضر ہوں سر ! !

سوری آپ نہیں ان دونوں کی چاہئے ! !

آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں سلیمان صاحب ! !

جی نہیں کوئی اعتراض نہیں ! !

بہت شکریہ سلیمان صاحب ! !

شکریہ آپ کا آپ نا ہوتے تو ! !

بس بھول جائیں سب ! !

انہوں نے اسکے کندھے پر تھپکی دی

ایان بھاگ کے جا گاڑی میں امپورٹنٹ کیسٹ ہیں ان کو لے آ

کون سے گیسٹ اب ! !!

تو جائے گا تو پتا لگے گانا

اچھا میں جاتا ہوں ! !

ایان بچوں کی طرح کبھی۔ اور ادھر جاتا تو کبھی اُدھر

ارے ایان بیٹا تم بھی ادھر ہی ہو ! !

مولوی صاحب گاڑی سے اترتے ہی بولے

جی ! ! آپ آجائیں اندر چلیں سب انتظار کر رہے ہیں

ہاں ہاں بیٹا چلو ! !

آنٹی چلیں مولوی صاحب آگئے ہیں ! !

شکر ہے چلو عرشیا بیٹا چلہس ! !

جی امی !! ! !

ایک طرف سے غزل بی بی اور دوسری طرف سے حریم نے اس کا لہنگا سنمبھالا

لڑکی کے والد اجازت ہے ! !

مولوی صاحب سلیمان صاحب سے نکاح شروع کرنے کی اجازت مانگ رہے تھے

جی جی اجازت ہے بسمہ اللہ کریں

عرشیا سلیمان آپ کا نکاح عالیان احمد شاہ ولد احمد شاہ سے با عوز حق مہر دس کروڑ کیا جا رہا کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

عرشیا کو جھٹکا لگا تھا اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی

بیٹا کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟

وہ حیرانی سے سامنے پردے کو دیکھنے لگے جس کے اس پار دلہا بیٹھا تھا وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پانی

سلیمان صاحب آپ ایک بار خود پوچھ لیں

عالیان کی جان حلق میں آگئی تھی

سلیمان صاحب عرشیا کے پاس گئے

عرشیا ایسے سن تھی جیسے سانپ سونگھ گیا ہو

بیٹا جواب دو مولوی صاحب کیا پوچھ رہے ہیں ؟؟

سلیمان صاحب عرشیا کے قریب آکر بولے

ایک پل میں اسکا سکتہ ٹوٹا وہ اصل دنیا میں واپس آئی۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا زندگی کیا کب کہاں کیا بدل جائے کچھ خبر نہیں۔

بیٹا پلیز اپنے باپ کی عزت رکھ لو !!

لیکن بابا یہ سب کیا ہے میری شادی تو حمزہ ...؟؟

بیٹا میں آپ کو سب سمجھا دوں گا بس یہ نکاح کر لو !!

وہ بھی جانتے تھے کہ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے لیکن ان کا فیصلہ غلط نہیں تھا

بابا وہ میرے سر ہیں !! میں ان سے شادی کیسے کر سکتی ہوں

عرشیا تو اپنی جگہ شوکڈ تھی مگر حریم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا

غزل بی بی بہت پر سکون تھیں کیونکہ سلیمان صاحب نے انکو معاملہ سمجھا دیا تھا اور عالیان نے بھی۔

حریم کا منہ ابھی بھی کھلا تھا اسکی شکل دیکھنے والی تھی

بیٹا مرضی ہے تمہاری میں آخری بار مولوی صاحب سے کہہ رہا ہوں نکاح دوبارہ شروع کریں

وہ چپ چاپ بیٹھی رہی وہ کہتی بھی کیا یہ کوئی معجزہ ہو رہا تھا ہاں معجزہ ہی کسی کو اسکی زندگی ملنے جا رہی تھی

مولوی صاحب دوبارہ شروع کریں نکاح ! ! !

عرشیا سلیمان آپ کا نکاح عالیان احمد شاہ ولد احمد شاہ با عوز حق مہر دس کروڑ کیا جا رہا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟

حج حج قق قبول ہے ! ! !

وہ با مشکل الفاظ ادا کر پائی تھی وہ شہزادی ایک بار پھر اپنے باپ کا مان رکھ گئی تھی۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟

قبول ہے ! ! ! !

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟

قبول ہے ! ! !

اسکو اندازہ نہیں تھا کہ اسکے یہ تین جملے کسی زندگی بخش رہے تھے

یی یس ! ! !

حریم کی خوشی کی انتہا نہیں تھی

مولوی صاحب اب دلہے کی سائڈ پر آئے جی تو عالیان احمد شاہ ! !
ان کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ تھی

جی امام صاحب ! ! شرماہٹ سے اسکی جھکی ہوئی گردن مزید جھک گئی ا افف اس آدمی کی حیا

عالیان احمد شاہ آپ کا نکاح عرشیا سلیمان سے با عوز۔ دس کروڑ حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟

جی قبول ہے ! ! !

ایسے ہوتے ہیں خدا کے معجزے قدرت رکھنے والا مہربان تھا اس پر

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟

الحمد للہ شکر الحمد للہ ! ! قبول ہے ! !

آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟

الحمد للہ قبول ہے ! ! !

مولوی صاحب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے سب دعا مانگ رہے تھے۔

سب دعا مانگ چکے تھے ایان عالیان کی طرف گیا

بہت بہت مبارک ہو عالیان بیٹا ! ! اللہ نے سن کی تمہاری !

خیر مبارک امام جی ! ! !

خوشی اس کی آنکھوں ؟ ھوں میں چمک رہی تھی

انہوں نے اسے سینے سے لگا لیا اور بہت دعائیں دیں !

عالیان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا

مبارکاں مبارکاں ! ! !

ایان نے اسے سینے سے لگایا پھر اسکا ماتھا چوما۔ کوئی گلہ نہیں کوئی شکوہ نہیں تھا بس خوشی ہی خوشی تھی

عالیان نے انسپیکٹر کو اشارے سے ان باپ بیٹے کو لے جانے کا کہا۔

انسپیکٹر نے سر ہلایا اور ان دونوں کو وہاں سے لے گئے

ایان عالیان کو چھیڑ رہا تھا

عرشیا ! ! بہت بہت مبارک ہو

تجھے پتا تھا نا !!

کیا !! ایسے نا دیکھ مجھے میں نے کچھ نہیں کیا

مجھے یقین نہیں آرہا یہ ہوا کیا ہے

میں تو بہت خوش ہوں ! ! !

ہاں تجھے تو خوشی ہو گی ہی تیرا دلہا نہیں بدلا گیا ۔

بس بس دلہن زیادہ نہیں بولتی !!

آپ بے فکر رہیے گا میں ان کا بہت دھیان رکھوں گا

عالیان اب سلیمان صاحب اور غزل بی بی کے پاس کھڑا تھا

مجھے آپ پر یقین ہے ! ! انہوں نے اسکا کندھا تھپکا

جیتے رہو بیٹا اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے آئین ! !

آمین ثم آمین ! !

نکاح مبارک ہو عالیان سر ! ! ! !

حریم اچانک وہاں آگئی

سر؟؟؟ میں آپ کی مبارکباد قبول نہیں کرتا

اوو !! میرا مطلب عالیان بھائی ! ! !

واہ جی واہ بہن بن گئی آخر ! !

آپ کو بھی بنا لوں ! ! خوشی کا موقع ہے ! !

چپ با لکل چپ میری صرف ایک ہی بہن ہے

او کے ! ! فائن ! ! عرشیا کے بھائی !

گڈ گرل ! ! !

امی ! ! یہ کیا ہو رہا ہے ! !

عرشیا میرا بچہ اللہ پاک نے تمہیں بچا لیا ہے ! !

انہوں نے اسے پوری بات بتائی ! !

لیکن وہ سب چھوڑیں ابو عالیان سر سے نکاح پر کیسے مان گئے

وہ شوہر ہے اب تمہارا سر نہیں ! !

وہ ہلکا سا مسکرائی تھی

امی ! ! بتائیں ناں ! !

عالیان کوئی غیر نہیں ہے آپ کے ابو کے لیے ! !

کیا ! اس سمجھی نہیں !

انکل ! ! اجازت ہے میں رخصتی کر لوں ! !

ہاں بیٹا ! ! عالیان اگر مجھے پہلے پتا ہوتا کہ میرے دوست کا بیٹا اتنا بڑا کو گیا ہے اور میری آنکھوں کے سامنے ہے تو میں عرشیا کی شادی تم ہی سے کرتا

انکل جی اب ہو گئی ہے مجھ سے ! ! !

ہاں ہاں ہوئی !! ہو گئی ! ! ہو بہو احمد جیسے ہو وہ ہو وہ حیات ہوتا تو بہت خوش ہوتا وہ تو کہتا تھا کہ اگر تمہاری بیٹی ہوئی۔ تو اپنے عالیان کی دلہن بناؤں کا اسکو اور دیکھو اللہ نے سن لی

میرے لیے تو معجزہ ہے !

عرشیا اسی طرح پردے کے پیچھے بیٹھی تھی وہ سب جان چکی تھی

اسلام و علیکم ! ! !

عالیان آرام سے اس کے پاس کھڑا ہوا اور ہاتھ پیچھے کمر پر باندھ لیے وہ اسے پورے حق سے دیکھ رہا تھا اسکی بیوی واقع بہت حسین تھی

وا علیکم اسلا ام !!

اسکے جسم کی طرح اسکے الفاظ بھی کانپ رہے تھے

ہائے ماشاء اللہ میری گڑیا تو بہت پیاری لگ رہی ہے ! !

ایان بھی وہاں آگیا !

شکریہ بھائی ! ! ! اس نے ایان کو گھورا ! !

ہی ہی لگتا ہے ابھی کنفیوز ہے بے چاری ! !

ایان نے عالیان کے کان میں کہا

وہ اسی طرح سر جھکائے بیٹھی رہی ! !

کسی کا رونے کا ارادہ تو نہیں کیونکہ دلہن کو دلہا لے کر جائے گا اب عالیان نے حریم کے کان میں کہا

نا جی اب تو آپ روئیں گے ! !

مطلب ؟؟

ساری زندگی اس کو جھیلنا پڑے گا نا ! ! حریم نے قہقہہ لگایا اور ایان کے ہاتھ پر تالی ماری

ہا ہا ہا ہا !!!!!!!

ایان نے بھی قہقہہ لگایا

اب تو ان کو ٹینشن مبارک ! !

اہاں ! بری بات میری بہن کے بارے میں ایسی بات مت کرو ! !

عرشیا نے اسے گھورا تو اس نے اپنا بیان بدل دیا۔

تو بہ توبہ کیسے بیان بدلہ ہے تیرے بھائی نے ! !

ہاں نا میری بہن تو اتنی معصوم ہے !!

چلیں اب !! ؟؟

عالیان جھکا اور عرشیا سے کہا

حج جی ی !! کہاں ؟؟

میرے مطلب آپ کے گھر !!!

ابو!!!!

جی بیٹا اب آپ اپنے گھر جائیں !!

سلیمان صاحب نے اس کے سر پر پیار دیا

سوں سوں کی آواز دو سیکنڈ میں آنے لگ گئی وہ رونا شروع ہو چکی تھی۔

سلیمان صاحب کی آنکھیں نم ہو گئیں !!

غزل بی بی بھی رونے لگ گئیں

عرشیا کھڑی ہوئی تو سامنے حریم کھڑی رو رہی تھی

اپنا خیال رکھنا اور مجھے بھول نا جانا !!

وہ اس کے گلے لگ کر رونے لگ گئی

تو بھی میرے ساتھ اجا !!

اووناں میں اور آنٹی انکل صبح آئیں کے ملنے تجھ سے ! وہ سیدھی ہوئی عالیان سامنے کھڑا اس کا منتظر تھا

عالیان سر جھکائے کھڑا تھا اچانک اسے سوں سوں کی آواز آئی

ایان ٹشو سے ناک صاف کر رہا تھا

بھائی تو کیوں رو رہا دلہن ہم لے جارہے ہیں !!

پگلے یہ تو خوشی کے آنسوں ہیں !!

اوو اچھا پھر کھل کے رولے !!

چلو چلیں اب !!!

عرشیا لہنگا سمبھالتی آگے بڑھی

نے آئی ؟؟؟

عالیان نے ہاتھ آگے بڑھایا

اس نے ہاتھ تھما دیا !!!

وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے پورے حق سے لے جا رہا تھا

وہ اچانک رک گئی !!

وہ سر جھکا کر نیچے دیکھ - رہی تھی

کیا ہوا ؟؟؟

میری سینڈل کھل گئی ہے ! !

وہ معصومیت سے بولی ! !

وہ مسکرایا اور اب جھک کر اسکی سینڈل باندھ رہا تھا سارے لوگ منہ کھول کر یہ نظارہ دیکھ رہے تھے

یہ آپ کیا کر رہے ہیں ! ! ! !

وہ پیچھے ہٹی

رک جائیں بس ایک سیکنڈ ! !

وہ فریز ہو گئی سب اسے ہی دیکھ رہے تھے

لو ہو گئی بند ! ! ! چلیں اب ! !

عرشیا نے اثبات میں سر ہلایا !!

صدقے جاؤں میرے جورو کے غلام ! !

عالیان نے عرشیا کو اپنی گاڑی میں بیٹھا دیا

وہ بلکل چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی

وہ لوگ گھر آگئے تھے اسکا استقبال یوں کیا گیا تھا جیسے اکسی ریاست کی شہزادی کا کیا جاتا ہے اسے یوں لگا کہ کیا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے

وہ کرے عالمیان کے کمرے میں بیز پر بیٹھی کے عالیان اندر داخل ہوا اسکی نظریں نیچے تھیں جیسے ہمیشہ کوا کرتی تھی۔

آپ یہاں ٹھیک ہیں نا ائی مین آپ کو کچھ چاہیے ! !

وہ اس سے چار قدم دور کھڑا پوچھ رہا تھا

فن نہیں لک کچھ نہیں چاہئے ! !

وہ دھیمی سی آواز میں بولی

اچھا آپ کو ڈرنے کی یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ اب میرا نہیں آپکا اپنا گھر ہے ٹھیک ہے جو چاہئیے آپ بس آرڈر لیجئے گا آپ کو وہ مل جائے گا۔

وہ اسے ایسے سمجھا رہا تھا جیسے بچوں کو سمجھاتے ہیں

جی ٹھیک ہے ! ! !

اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی جیسے وہ رو رہی ہو ! !

آپ ! آپ رو رہی ہیں؟؟؟

عالیان پریشان ہو گیا !!

بس پوچھنے کی دیر تھی وہ بچوں کی طرح منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی

عرشیا !! کیا ہوا آپ کو میں نے کچھ غلط کہہ دیا آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟۔ اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اسکی جان پر بن آئی

نن نہیں !!!

وہ ابھی بھی رو رہی تھی

دیکھیں عرشیا ایسے نا روئیں میں ان آنسوؤں کی قیمت نہیں چکا سکوں گا کی قیمت نہیں چکا پلیز مجھے بتائیں کیا ہوا ہے !!

آپ نے مجھ سے ہمدردی میں شادی کی ہے نا ابو کے کہنے پر ؟؟

واٹ !! اسکو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا !!

ہاں آپ اتنے امیر ہیں اور میں بہت بری لڑکی ہوں سب جانتے ہوے بھی مجھ سے شادی کر لی !!

اللہ !!!

عالیان نے گہرا سانس بھرا

صحیح کہہ رہی ہوں نا میں ؟؟

ویسے تو آپکی ہر بات سر آنکھوں پر لیکن اس وقت اپنے غلط بات کی ! ! آپ کیوں لگتا ہے آپ بری ہیں؟؟

کیونکہ میں کسی اور کو پسند...

وہ بول رہی تھی تو عالیان نے اسکی بات کاٹی

غلط بات ! ! وہ ماضی تھا ایک غلطی تھی آپ وہ سب بھول جائیں ! ! اور میرے لیے آپ سے اچھا کوئی نہیں ہے

مجھے پتا ہے آپ میرا دل رکھ رہیں بس ! !

آپ کے ساتھ تو یہ ایک حادثہ ہوا ہے ! !

اہم ! ! اگر یہ حادثہ ہے تو میری زندگی کا سب سے حسین حادثہ ہے یہ ! !

آپ اتنے امیر ہیں ----

عالیان نے پھر اسکی بات کاٹی

جی پہلے کا تو نہیں پتا لیکن آج میں دنیا کا سب سے امیر انسان ہوں

مطلب ؟؟؟

وہ اس کی گہری باتیں سمجھ نہیں پا رہی تھی

مطلب یہ کہ آپ اپنے بچوں والے دماغ پر زیادہ زور نا ڈا لیں ! !

جی!؟؟

مطلب آپ تھک گئی ہوں گی اس لئے کپڑے چینج کریں اور ریسٹ کریں

میرے پاس تو کپڑے بھی نہیں ہیں ! !

وہ بے حد معصومیت سے بولی

سب کچھ ہے آپ کی وہ الماری میں سب کچھ ہے کپڑے بھی ! کچھ اور چاہئے ہو تو مجھے بتا دیجیے گا۔

ٹھیک ہے ! !

میں ہیلپ کردوں کپڑے نکالنے میں ! !

نہیں میں خود لے لوں گی

او کے ! میں ساتھ والے روم میں ہوں کچھ چاہیے ہو تو آپ مجھے بتا دیجیے گا کہہ کر باہر نکل گیا

10 منٹ بعد وہ نہا دھو کر بیٹھی ہوئی تھی۔ کمرے کا جائزہ لے رہی تھی اچانک اسے ٹھک کی آواز آئی

وہ بری طرح مر گئی طرح مر لئی عالیان کا کمرہ ضرورت سے زیادہ بڑا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آئی وہ اٹھ کر باہر بھاگی

عالیان بے چارہ پہلا دولہا تھا جو شادی کی پہلی رات۔ اپنے کمرے کی بجائے ساتھ والے روم میں سونے آیا تھا

وہ بہت دیر کھڑی سوچتی رہی پھر اس نے دروازے پر دستک دی

دروازہ کھلا ہے اندر آجائیں !!

وہ ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش پر کھڑی رہی تھی۔ سر جھکا کر اندر گئی دروازے سے بس تھوڑا آگے

آپ !! کچھ چاہیے آپ کو ؟؟ وہ یک دم اٹھ کر کھڑا ہو گیا

وہ نا میرے کمرے میں کوئی ہے !! وہ ڈرتی ہوئی بولی

کون ؟؟؟

وہ ایک دم پریشان ہوا

پپ پتانن نہیں ٹھک ٹھک کی آواز آرہی ہے وہ ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی

آپ ادھر ہی رکیں میں دیکھتا ہوں

عالیان نے فوراً دراز کھولا پسٹل نکالی

نہیں نہیں میں بھی ساتھ جاؤں گی وہ فوراً اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی

ایسا ممکن تو تو نہیں لیکن وہاں چور ہوا تو !! کیا کریں گی آپ !

میں میں وہاں سے بھاگ جاؤں گی نا !!

وہ ا معصومیت سے بولی

کیا ! ہا ہا ہا ہا

عالیان قہقہہ لگا کر ہنسا تھا

وہ سر جھکا گئی !

چلیں اب ! !

وہ کمرے میں گیا اس کے ہاتھ میں پسٹل تھی وہ محتاط تھا

عرشیا بلکل اس کے پیچھے تھی

لوجی ! !

اس نے پورا کمرہ چھان لیا کوئی نہیں ملا اچانک اس کی نظر کھڑکی پر پڑی -

کیا ہوا ؟؟

کھڑ کی کھلی تھی ہوا کی وجہ سے ہل رہی تھی ! !

وہ کھڑا اب کھڑکی بند کر رہا تھا

اوہ اچھا ! !

جی ! اب آپ آرام سے سوجائیں ! !! ! وہ کمرے سے باہر نکلنے لگا تھا ایک میٹھی سی آواز نے اسکے قدم جما دیے

رکیں ! ! ! بات سنیں !

جی سنائیے ! !

یہ آپ کا روم ہے تو آپ یہاں سو سکتے ہیں میں صوفے پر سو جاؤں گی

وہ وہ اسے یہ نا کہہ سکی کہ وہ ڈر رہی ہے اکیلے

اللہ معاف کرے آپ کیوں صوفے پر سوئیں گی ! !

کوئی بات نہیں میں سو جاؤں گی !

نہیں جی آپ بیڈ پر سوئیں میں صوفے پر سوؤں گا ! !

ٹھیک ہے ! ! جیسی آپ کی مرضی

وہ صوفے پر تکیا رکھ کر لیٹ گیا

وہ بھی آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی نیند دونوں کو ہی نہیں آئی تھی اب

اگر سچ میں کوئی چور آگیا تو بھاگنے سے پہلے مجھے اٹھا دیجئے گا

عالیان زیر لب مسکرایا

عرشیا ۔ ہلکا سا ہنسی تھی لیکن اس نے سونے کی ایکٹنگ کی

عالیان کی بھی پتا نہیں کب آنکھ لگ گئی

عرشیا صبح جب اٹھی تو کرے میں کوئی نہیں تھا

وہ اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی

اسلام و علیکم ! ! دلہا بھائی

واعلیکم السلام ! ! عالیان بہت مصروف لگ رہا تھا

اوئے یہ کیا کر رہا ہے تو ؟؟

عرشیا کے لیے بریک فاسٹ بنانے کی کوشش !

ادو بھائی یہ دیکھ میرے ہاتھ جڑے کیوں- بے چاری کا پہلا دن خراب کرنا چاہتا ہے تو

میں تو بس ناشتہ بنا رہا ہوں

اووئے وہ کیا سوچے گی کہ ان کے گھر ایک خان ساما بھی نہیں ہے

تو ہے ناں رامو کا کا ! !

دیکھ میری بہن کے سامنے میری عزت کا فالودہ نا کریں

اچھا نہیں کرتا ٹھنڈ رکھ ! !

ویسے یہ سوال مجھے پہلے پوچھنا چاہئے تھا لیکن اب پوچھ لیتا ہوں؛

کیسی گزری رات ؟؟

فٹے منہ تیرے بے شرم انسان ! !

وہ کچھ کہنے ہی لگا کے باہر ڈرائنگ روم سے آوازیں آنے لگ گئیں

لگتا ہے عرشیا کے گھر والے آگئے ! ! وہ فوراً گیا

اسلام علیکم ابیٹا !!

واعلیکم السلام ! ! وہ آگے ہو کر ان سے گلے ملا

جیتے رہو بیٹا

آئیں پلیز آپ لوگ بیٹھیں ! !

شکریہ بیٹا ! !

غزل بی بی اور حریم بھی سلیمان صاحب کے ساتھ ائیں تھی

اسلام و علیکم !!

واعلیکم السلام ! عالیان کی بہن

کہاں ہیں میرے بھائی ! ! ؟؟

آؤ دیکھاتا ہوں ! ! اس نے سرگوشی کی

کہاں؟؟

وہ اس کے پیچھے چل پڑی

وہ ابھی انڈا پکانے کی کوشش میں لگا تھا

اسلام و علیکم ! ! یہ آپ کیا کر رہے ہیں

واعلیکم السلام !

باہر آپ کے سسرال والے آئے ہیں اور آپ اس حلیے میں ہیں

اچھا یہ ناشتہ کون بنائے گا

اتنا لذیز ناشتہ رہنے دیں ہم لائے ہیں ناشتہ آپ جائیں میں عرشیا کے بھائی ناشتہ لگواتے ہیں۔

ہاں بھائی تو جا اور عرشیا کو بھی ساتھ لائیں

اچھا میں جاتا ہوں وہ بھاگ کر گیا

عرشیا شیشے کے آگے کھڑی بال بنا رہی تھی۔ اس کے بال کمر سے نیچے لٹک رہے تھے بے حد حسین

وہ کب سے بال بنا رہی تھی اس کے ہاتھ تھک چکے تھے عالیان کب سے اسے نوٹ کر رہا تھا

عالیان بلکل ریڈی تھا وہ عرشیا کے ریڈی کونے انتظار۔ اس نے اسے نہیں بتایا تھا کہ اس کے گھر والے آئے ہیں

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے بال سنوارنے کی کوشش میں تھی اچانک عالیان نے اس کے ہاتھ سے برش پکڑ لیا۔

لائیں میں کردوں ! !

وہ اس سے قد میں کافی لمبا تھا عرشیا اس کے کندھے تک آتی تھی

عرشیا کی تو سانس گلے میں اٹک کر رہ گئی ۔ اس کو انکار کرنے کا وقت نہیں ملانا کر پائی تھی

عالیان بہت مہارت سے اس کے پیچھے کھڑا بالوں میں برش پھیڑ رہا تھا وہ بچپن میں اپنی ماں کے۔ بالوں سے کھیلتا تھا کئی سال بعد اس نے کسی عورت کے بالوں کو ہاتھ لگایا تھا۔

ہہ ہو و لگ گئے ہیں ! ! !

وہ بمشکل بولی وہ اس کے زیادہ قریب نہیں تھا مگر وہ اتنی سی قربت سے ہی گھبرا گئی تھی۔

جی ! ! ہو گئے

عالیان نے کہہ کر برش سامنے ٹیبل پر رکھ دیا

وہ لال سرخ چہرہ لئے وہیں فریز ہو کر رہ گئی

چلیں نیچے ؟؟

وہ بہت احترام سے بولا

حج جی ! چلیں ! !

وہ اسکے پیچھے چل پڑی

او وو میرا بیٹا آگیا ! ! کب سے انتظار کر رہے ہیں آپ کا سلیمان صاحب عرشیا کو دیکھ کر بولی ۔

بابا آپ ! ! آپ لوگ کب آئے وہ دیکھ کر حیران رہ گئی

کیسا ہے میرا بچہ ؟

وہ اسکو سینے سے لگا کر بولے

میں ٹھیک ہوں بابا ! !

اماں سے نہیں ملو گی ؟؟؟

امی !

وہ ان کے گلے لگ کر ملی

ہیلومس ! ! دلہن جی ! !

حریم اس کے پیچھے کھڑی ہو کر بولی

حریم تم بھی آئی ہو !!!

نہیں یہ میری روح کھڑی ہے تمہارے سامنے !!

بد تمیز !!

وہ دونوں ملیں پھر وہ سب بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئے

حریم مسلسل عرشیا کو چھیڑ رہی تھی

اب آپ کی دوست پرائی ہو گئی ہے !! ایان نے حریم سے کہا

کیا کہا آپ نے !! ایسا کچھ نہیں ہوا

ایسا ہی ہوا ہے اور اب بہت جلد آپ بھی ہو جائیں گی

کیا ہو جاؤں گی میں ؟؟

کیوں تنگ کر رہے ہو ایان میری بہن کو تم !!

عالیان جو سلیمان صاحب سے باتیں کر رہا تھ انکی طرف متوجہ ہوا

ٹھیک تو کہہ رہا ہوں میں !! اب عرشیا ہمارے گھر کی بچی ہے نا

عالیان بھائی ان کو باز کروا لیں میں پہلی بار آئی ہوں آپ کے گھر اور یہ مجھے تنگ کر ہے ہیں

آپ فکر نا کرو اس کی خبر لیتا ہوں

کیا کر دیا میرے بھائی نے ؟؟؟

ہاں ہاں پوچھو ان سے !!

لوجی خواجہ کا گواہ ڈڈو !!

تم مجھے ڈڈو کہہ رہی ہو !!

نہیں تمہارے بھائی کو کہہ رہی ہوں

میرے بھائی کو کچھ نہیں کہنا !

اہاں !! حریم ایان کو جو مرضی کہہ لو ان کو کچھ نہیں کہنا !!

او کے بھائی !!

کو کن کو ۔ ان کو کا کوئی نام نہیں ہے

ہے نام زوجہ عالیان !!

اسنے ایان کے کان میں کہا

بیٹا مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں کس طرح تمہارا شکریہ ادا کروں
سلیمان صاحب اور عالیان لان میں ٹہل رہے تھے

انکل ایسے تو مت کہیں آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں

اگر آج تمہارا باپ زندہ ہوتا تو بہت خوش ہوتا۔

جی ! بہت خوش ہوتے اللہ پاک امی اور ا بو کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین !

آمین ثم آمین ! !

آپ عرشیا کو لے کر پریشان نہیں ہوئیے گا

میں ان کا بہت خیال رکھوں گا۔

گیا میں بے فکر ہوں بیٹا بس میرا گھر سونا ہوگیا۔

آپ عرشیا کو ساتھ لے جائیں وہ بھی خوش ہو جائیں کی

نہیں بیٹا جو حفاظت تم کر سکتے ہو وہ میں نہیں کر سکتا۔ ابھی میں حامد ضیاء کی طرف سے مطمئن ہو جاؤں پھر لے جاؤں گا

ٹھیک ہے انکل جیسا آپ مناسب ہے !

اسکا دل باغ باغ ہو گیا وہ خود بھی اسے دور نہیں بھیجا چاہتا تھا

ریسیپشن بھی ابھی کچھ عرصہ تک ڈلے کر دو ! !

جی بہتر ! !

بابا تھوڑی دیر اور رک جائیں ! !

غزل بی بی نے اسے اتنا سمجھا دیا تھا۔ کہ اس نے ساتھ جانے پر اثرار نہیں کیا

نہیں بیٹا ! پھر آجائیں گے ہم ! حریم کو بھی ڈروپ کرنا ہے

ہاں جی ! باقی سب ک تو پتا نہیں میں تو ضرور آؤں گی

وہ سب سے اب مل رہی تھی۔

بیٹا جو میں نے سمجھایا ہے اس پر عمل کرنا ہے آپ نے ! !

جی اماں میں پوری کوشش کروں گی

جیتی رہو ! صدا خوش رہو ! !

امی میں آپ دونوں کو بہت مس کروں کی

ہم بھی بیٹا ! ! !۔

عرشیا کے گھر والے جا چکے تھے عالیان اور ایان بیٹھے تھے عرشیا ابھی چینج کرنے گئی تھی

اور بھئی کیا سوچ رہا ہے ؟؟

کک کچھ نہیں ! ! وہ چونکا تھا

کیا ہوا عالیان تو ٹھیک تو ہے نا ! !

عالیان اپنے چہرے ہر دونوں ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا

عالیان ! ! عالیان کیا ہوا ایان کی تو جان نکل گئی اس نے۔ پہلی بار اسے اس طرح روتے دیکھا تھا

میں کتنا خوش نصیب ہوں ایان جس۔

عورت سے محبت کی آج وہ میرے گھر میں ہے

محبت کو حاصل کرنے کا احساس بہت خوبصورت ہوتا ہے

کیا تو اس لیے رو رہا ہے پاگل تو خوش ہو رونا بند کر ! !

مجھے یقین نہیں آرہا میں اتنا گناہ گار ہوں پھر بھی اللہ نے میری سن لی

کیونکہ تیری نیت صاف تھی اور محبت پاک اس لیے ! !

تجھے پتا ہے وہ رات کو میرے بیڈ پر میری جگہ پر سوئی تھی

بس بس آگے کچھ نا بولیں ! میں ابھی کنوارا ہوں ! !

پاگل میں صوفے ہر سویا تھا عالیان کی آنسو صاف کرتے ہوئے ہنسی چھوٹ گئی

اچھا ! ! کیا ااااااا !

آہستہ بول عرشیا سن لے گی ! !

تو بیڈ پر نہیں سویا ؟؟ وہ ہلکی سی آواز میں بولا

نہیں ابھی میں چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے شتے کو سمجھے اور دل سے قبول رشتے کو سمجھے اور دل سے قبول کرے !

مطلب تو نے اسے اظہار محبت بھی نہیں کیا ؟؟

ہی - ہی - نہیں ! !

رک سالے تجھے میں بتاتا ہوں ! ! !

ایان ادھر ادھر کچھ ڈھونڈنے لگ گیا

کیا ڈھونڈ رہا ہے ! ؛؛

کوئی بھاری سی چیز تیرے سر پر ماروں ! !

یار میں نے کیا کیا ؟؟

تجھ سے کچھ ہوگا بھی نہیں ٹھنڈا عاشق کہیں کا ! !

کیا مطلب تیری اس بات کا ؟؟

کھچ انسان بیوی ہے تیری وہ اور تو۔ نے اسے ابھی تک آئی لو یو نہیں بولا

ہاں ہاں بول دوں گا ! ! ! !

تیری تو...

وہ کچھ بولنے والا تھا کہ عرشیا سامنے سے آرہی تھی تو وہ چپ ہو گیا۔

ہیلو !!

عالیان فون کان سے لگاتے ہوئے بولا

شادی مبارک ہو ! ماموں کے بغیر ہی شادی کر لی۔

اور ماموں آپ !!

ہاں بھانجے میں !!

وہ نا دراصل بینڈ باجے والے ان لوگوں نے پہلے ہی بلاتے تھے ورنہ آپ کو بھی بلا لیتا شادی میں

اوو اچھا !!!

جی ! بلکل

سنا سنا ہے بیوی بہت حسین ہے تمہاری !!! تعارف تو کرواؤ اسکا

عالیان احمد شاہ کی بیوی ہے اتنا تعارف کافی ہے آپ کے لیے !

ارے ارے برا۔ لگ گیا

نہیں ! ویسے آپ کا آفس اچھا بنا ہوا ہے اندر سے !

کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا

عمیر صدیقی بے چارا سوچ میں پڑ گیا

عالیان نے اپنے کمرے کا دروازہ نوک کیا ! !

جی آجائیں ! ! !

کیسی ہیں آپ ؟؟

جی میں ٹھیک ! ! !

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے !!

جی ! ! کہیے ! !

مجھے پتا ہے کہ آپ نے ابھی اس رشتے کو قبول نہیں کیا دل سے

عرشیا سر جھکائے اس کے سامنے بیٹھی تھی

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہم میاں بیوی کی۔ طرح نہیں بلکہ فرینڈز بن کر بھی تو رہ سکتے ہیں نا

جی؟؟؟

اسے حیرانگی ہوئی

جی ! کیا آپ میری دوست بنیں گی عرشیا ؟؟

کیا سچ میں ہم ۔ دوست بن کر رہیں گے آپ مجھے بیوی بننے پر مجبور بھی نہیں کریں گے۔

جی جی بالکل ! تو اب ہم دوست ؟؟

عالیان نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا

پکے والے دوست ! !

عرشیا نے اس سے ہاتھ ملایا

تھینکس میری دوست بننے کے لیے ! !

دوستی میں نو سوری نو تھینک یو ! !

او وہ سوری ! ! ! آئی مین یس بوس

عالیان ہنس پڑا

عرشیا بھی ہنسنے لگ گئی

اسلام و علیکم ! ! ایان بھائی یہ آپ کیا کر رہے ہیں ایک ہفتہ گزر چکا تھا عرشیا ابھی سو کر اٹھی تھی

واعلیکم السلام ! !

ایان کچن میں کھڑا چائے بنا رہا تھا اس نے عرشیا کے سر پر پیار دیا

آپ کیوں چائے بنا رہے ہیں گھر میں اتنے سارے نوکر ہیں؟؟؟

وہ دراصل ایک سیکریٹ بات ہے کسی کو بتا نا مت ! !

وہ سرگوشی میں بولا

او کے پکا پرومس کسی کو نہیں بتاؤں گی ! !

عرشیا بھی اسی کی طرح بولی

تو سنا میں اس گھر کا رامو کاکا ہوں ! !

مطلب ؟؟

عرشیا نا سمجھی سے بولی

مطلب عالیان اور میں صرف میرے ہاتھ کی چائے پیتے ہیں سو اس لیے ! ! ایان نے کندھے اچکائے

ہا ہا ہا ہا !!! عرشیا تو پاگلوں کی طرح ہنسنے لگ گئی

کیا ہوا؟؟

ایان بھی ہنسنے لگ گیا

آپ ۔ رامو کا کا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ! !

وہ ابھی بھی اسی طرح ہنس رہی تھی

ہنسو ہنسو تم نے ابھی اپنے بھائی کے ہاتھ کی چائے نہیں پی نا اس لیے۔

سوری سوری اب نہیں ہنستی ! !

وہ دو سیکنڈ ر کی پھر اسکی شکل دیکھ کر ہنس پڑی اسکے قہقہے پورے گھر میں گونج رہے تھے۔

جاؤ میں نے بولتا تم سے کئی ! !

ایان منہ پھیڑ کر کھڑا ہو گیا

اچھا نا سوری ! ! میں نہیں ہنس رہی ہنسی خود ہی آرہی ہے ! !

کیا ہو رہا ہے بھئی ! ! !

عالیان صبح صبح کسی کام سے گیا تھا ابھی لوٹا تھا

میری عزت کا فالودہ ہو رہا ہے ! ! ایان منہ بنا کر بولا

او آپ کب اٹھی ؟؟

عالیان عرشیا کو دیکھ کر بولا جس کا چہرہ ہنس ہنس کر سرخ ہو رہا تھا

اسلام و علیکم ! ! وہ بمشکل ہنسی کنٹرول کرتی ہوئی بولی

واعلیکم السلام ! ! ناشتہ کیا آپ نے

نہیں ابھی رامو کاکا نے بنایا نہیں ! ! عرشیا نے پھر قہقہہ لگایا

دیکھا اس لیے نہیں بتا رہا تھا میں ! !

عالیان بھی ہنس پڑا اسے پوری بات سمجھ آگئی تھی

بنا و بناؤ میرا مزاق اور زور سے ہنسو دونوں ! !

جی بھائی ہنس ہی رہے ہیں ! !

ٹھیک ہے پھر چائے بھی خود ہی بنا کے پی لینا اب ! !

ایان وہاں سے جانے لگا تھا

رک جا بھائی یہ ظلم نا کر مجھ پر ! ! !

ہاں بھائی ایسا مت کریں آپ سے اچھا۔ رامو کا کا ہم دونوں کہاں سے ڈھونڈے گے

عرشیا نہایت معصوم سا منہ بنا کر بولی

عرشیا نے کہا ہم اور عالیان اسی لفظ پر اٹک کر رہ گیا

پلیز بھائی ناراض نا ہوں آپ کی بہن ہوں مذاق بھی نہیں کر سکتی کیا۔

ارے میرا بچہ کرو جتنا مرضی مذاق کرو میں نے کب منا کیا ایان اس کی معصومیت دیکھ کر پگھل گیا

شاکر ناشتہ لگواؤ جلدی ! !

عالیان اونچی آواز میں بولا

عرشیا ناشتہ کر کے سٹڈی روم میں آگئی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ کافی گھل مل گئی تھی عرشیا کی عالیان کے ساتھ بھی اچھی دوستی ہو گئی تھی

اس نے وہاں ٹیبل پر رکھی ایک کتاب اٹھائی اسے کھولا اور اس پر لکھا شعر زیر لب دہرانے لگی۔

کیسے چھوڑ دوں تمہیں جاناں تم میری زندگی کی عادت جو "

"داستان ختم ہونے والی ہے تم میری آخری محبت ہو پتا نہیں عالیان کب اس کے پیچھے آکھڑا ہوا

عرشیا کا دل اتنی زور سے دھڑکا کے اسے اپنی دھڑکن کانوں تک سنائی دے رہی تھی

جون ایلیا کی کتاب ہے بہت اچھے شاعر تھے ! !

ا اچھ چھا ! ! !

عالیان نظریں جھکائی اور کتاب اس کے ہاتھ سے پکری اور اسکی جگہ پر رکھ دی ! ! ! !

جیتوں گا تو میں ہی ! ! !

ایان ، عالیان اور عرشیا درمیان میں لڈو رکھ کر بیٹھے تھے ۔

اہاں بلی کے خواب میں چھیچھڑے ! !

دیکھتے ہیں بیٹے کون جیتا ہے ! !

تو ٹینشن نالے کیونکہ تو ہارے گا ہی ! !

ایکس کیوز می آپ دونوں مجھے بھول تو نہیں گئے

نہیں نہیں آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں بھلا

گڈ تو یہ بھی نہیں بھولنا کے میں آپ دونوں کو ہرا دوں گی

اچھا جی ایسی بات ہے !!

آپ ہرائیں ہم تو اپنی ہار کو بھی جیت سمجھیں گے

عرشیا نے نظریں چرائیں

چلو ایک گیٹی تو گئی ! !

عالیان بے حد خوشی سے بولا

کس کی ماری ہے بھلا ! !

ایان ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گیا

تیری ماری ہے گیٹی ! ! اس نے عرشیا کا چہرہ دیکھا جو اسے گھوڑ رہی تھی

عرشیا اسے غصے سے دیکھ ان کے درمیان ڈیل۔ ہوئی تھی کے عالیان اس کی کیٹی نہیں مارے گا۔ اور عالیان نے ایان کی سمجھ کر عرشیا کی کیٹی مار دی

وہ میں نے غلطی سے...... اس نے تھوک نگلی

آپ نے جان بوجھ کر ماری ہے نا

نن نہیں بلکل نہیں ! !

پہ گیا پوارا ! ! !

ایان جو ابھی ہنس رہا تھا صبح وہ دونوں ہنس رہے تھے اب اسکی باری تھی ہنسنے کی۔

مجھے پتا ہے آپ نے جان بوجھ کر کیا ہے

آپ ایان بھائی کی بھی مار سکتے تھے نا ! !

قسم سے یار مجھے لگا ایان کی ہے سوری میں اپنی باری واپس لیتا ہوں آپ کی گیٹی نہیں ماری اب ٹھیک ہے

اب کیا فائدہ اب تو مار دی نا آپ نے میں نہیں کھیل رہی ! ! وہ اٹھ کھڑی ہوئی

عالیان تو ڈر کے مارے چپ ہی ہو گیا

آپ لوگوں نے چیٹنگ کی ہے گندے !!

وہ بول کر کمرے میں چلی گئی

تیرے بڑے دانت نکل رہے ہی ہیں سالے !!!

عالیان نے ایان کی کمر میں مکا مارا

ااااہ میں نے کیا کیا ؟؟

تو ہی فساد کی جڑ ہے تجھے ہی شوق تھا لڈو کا

عالیان نے ایان کے بال کھینچے

دفع ہو اب جا کر اس کو منا !!!

جا رہا ہوں دعا کریں میرے لیے !!

....

عرشیا منہ پھلائے بیٹھی تھی

وہ اتنی چھوٹی سی باتوں پر ناراض نہیں ہوتی تھی۔ اسے مان تھا کہ وہ اسے منا لے گا اس لیے ناراض ہو جاتی تھی

اہم اہم !!

عالیان اس کے پیچھے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی جائیں یہاں سے

میں نہیں بولتی آپ سے ! !

وہ مزید منہ بنا کر بولی

اچھا اپنے دوست کو معاف نہیں کریں گی آپ

بلکل نہیں ! !

اچھا ! ! سوچ لیں ایک دفعہ ! !

سوچ لیا ! !

میں نے سوچا آپ کو آئس کریم۔ کھلانے لے جاؤں لیکن آپ نہیں جانا چاہتی تو پلین کینسل کر دیتے ہیں ! !

کیا آئس کریم ! ! ! ! عرشیا کے چہرے پر خوشی آگئی

ہمم!!!!!

عالیان نے مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں بلایا

ایان ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ آئس کریم لے کر واپس جا رہے تھے ۔

اچھی ہے آئس کریم ؟؟؟

عالیان نے عرشیا سے پوچھا جو بچوں کی طرح آئس کریم کھانے میں مگن تھی

یم ! ! بہت مزے کی ہے ! !

اسکا پورا دھیان آئس کریم میں تھا

شکر ہے مس مان گئی ورنہ میری شامت آئی تھی

ہاں جی بلکل ایسا ہی ہے شکر کر تو

سٹوپ دی کاررر ! ! !

وہ زور سے چیخی

اللہ خیر کیا ہو گیا؟؟

ایان نے گاڑی روک دی

وہ دیکھیں گجرے ! ! ! !

پیچھے ایک گجروں کی دکان تھی

افف اللہ میں تو ڈر ہی گیا تھا

گجرے چاہئے ؟؟؟

عالیان نے بے حد محبت سے پوچھا

ہم ! ! چاہیے آپ لے دیں گے

عرشیا نے ایکسائٹمنٹ سے پوچھا

لعنت ہو عالیان احمد شاہ پر اگر وہ اپنی بیوی کو گجرے نا ولا۔ سکے

عالیان ہلکا سامنہ میں بڑبڑایا

کیا کہا آپ نے ؟؟

میں لاتا ہوں ! ! !

ایان گاڑی سے اترنے لگا تو عالیان نے اسے روکا

میں خود جاتا ہوں ! !

چل ٹھیک ہے دھیان سے جا

اوکے ویٹ میں ابھی آیا

عالیان کہہ کر گاڑی سے اترا

اوکے!!!!!!

تقریباً پانچ منٹ بعد عالیان کجرے ہاتھ میں لیے گاڑی کی طرف ارابا

ایک دم ۔ گولی چلنے کی آواز آئی اور سامنے سے آتا ہوا شخص زمین پر جا گرا اسکے ہاتھ سے گجرے دور جاگرے ۔

عالیان!!!!!!!

اعرشیا زور سے چینی تھی ایک پل میں خوشی غمی میں بدل گئی

ایان گاڑی سے اتر کر عالیان کی طرف بھاگا

عرشیا بھی گاڑی سے اتری اس کے ہاتھ پاؤں بری طرح کانپ رہے تھے

وہ بے جان زمین سڑک پر پڑا تھا

عالیان عالیان ہوش میں آؤ تجھے کچھ نہیں ہوگا وہ دیوانوں کی طرح اسے ہلا رہا تھا

ع ع عائل لیان ! ! عرشیا کی آواز ہی کم ہو گئی تھی

لیکن اس شخص کے جسم میں کوئی حرکت نہیں تھی

عالیان کا سر عرشیا کی گود میں تھا اس کے سر سے بھی خون بہہ رہا تھا وہ ہوش میں تھا لیکن تکلیف سے آنکھیں نہیں کھول پا رہا تھا۔

وہ کچھ بولنا چاہ رہا تھا لیکن سمجھ نہیں آرہی تھی کے کیا بول رہا تھا وہ

عالیان تجھے کچھ نہیں ہو گا تو ہوش میں رہ!!

ایان فل سپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا

آپ پلیز آنکھیں کھولیں عالیان!!!! ہم ہوسپٹل جا رہے ہیں وہ مسلسل رو رہی تھی

عالیان نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا

عالیان آنکھیں کھولیں پلیز!! وہ اسکا چہرہ تھپک رہی تھی

ایان بھائی ان کو دیکھیں یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہے

کک کچھ نہیں ہو گا ہم پہنچ گئے

ایان کو لگا اس کی سانسیں بھینچ لی ہوں کسی نے

ایان بھائی جلدی چلائیں پلیز!!

کُچھ دیر بعد وہ لوگ ہاسپٹل پہنچ گئے۔ ایان باگ کر گاڑی سے اُترا

عالیان اٹھیں ہم پہنچ گئے دیکھیں عالیان عالیان وہ آنکھیں نہیں کھول رہا تھا

ایان نے اسے گود میں اٹھا یا وہ اندر کی طرف بھاگا اس کے چہرے پر خوف چھلک رہ تھا

ڈاکٹر ڈاکٹر! جلدی آؤ!

وہ چیخ رہا تھا اونچی گلا پھاڑ کر

نرس جلدی انہیں آئی سی یو میں لے جائیں سامنے سے ڈاکٹر بھاگتا ہوا آیا

ڈاکٹر میرے دوست کو کچھ نہیں ہوگا نا !!

ان کا خون بہت بہہ چکا ہے ابھی کچھ نہیں کہ سکتے

کیا مطلب تیرا کچھ کہہ نہیں سکتے !! ایان نے ڈاکٹر کا گریبان پکڑ لیا اسکی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا

دیکھیں ہم پوری کوشش کریں گے آپ کے دوست کو بچانے کی !!

ڈاکٹر خوف کے مارے کانپ گیا

اے ڈاکٹر میری بات کان کھول کر سن اگر اسے کچھ ہوا تیرے اس ہسپتال کو آگ لگا دوں گا تجھ سمیت سنا تو نے ! ایان نے اسے مزید جھنجھورا

ایان بھائی !! چھوڑیں اسے

عرشیا نے اسے چھڑوایا

ایان نے جھٹکے سے اسے چھوڑا

ڈاکٹر برق رفتار سے وہاں سے غائب ہو گیا۔

ایان کی نظر عرشیا کے چہرے پر پڑی اسکی بہن پر اس کے دوست کی قیمتی امانت

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے ! ! وہ ملال بھرے لہجے سے بولی

نہیں بچے ایسا نہیں ہے ! !

میری وجہ سے ہوا ہے ! ! وہ زور سے چیخی

عرشیا سنمبھالو خود کو ! !

میں ان کو نا کہتی نا وہ کجرے لینے جاتے ! ! اور نا ! ! !

نہیں بچے ! !

آپ کو پتا تھا نا ان کی جان کو خطرہ ہے پتا تھا نا ؟؟؟ وہ اور زور سے چیخی

عرشیا میری بات سنو ! بچے یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے

اگر انکو کچھ ہو گیا تو۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی

ششش پیچ چپ بلکل چپ کچھ نہیں ہوگا اسے ! ؟ ایان نے اسے چپ کروایا

عرشیا کو اس سے محبت نہیں تھی پھر بھی اسے کھونے سے اتنا کیوں ڈر رہی تھی

تم یہاں بیٹھو میں ابھی آیا ! ! ایان نے اسے وہاں صوفے پر بیٹھایا

وہ سن سی وہاں بیٹھی تھی

ایان وہاں سے چلا گیا

عرشیا ! !

حریم عرشیا کے ماں باپ کے ساتھ وہاں آگئی

حریم ! ! ! عرشیا پھر سے رونے لگ گئی

یہ سب کیسے ہوا ! ! ؟؟ حریم کو یقین نہیں آرہا تھا یہ سب کیا ہو گیا

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے -- اس نے حریم کو پوری بات بتائی

عمیر صدیقی ! ! ! ! حریم غصے سے بولی

عرشیا نے غور نہیں کیا اس کی بات پر

بیٹا ! ! فکر نا کرو عالیان کو کچھ نہیں ہوگا

سلیمان صاحب اور غزل بی بھی آگئے ۔

با با !!!!

وہ اٹھ کر انہیں سینے لگ کر رونے لگ گئی اس کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے

چپ میرا بچہ !! اللہ خیر گا انشاء اللہ

انکل پتا چل گیا ہے یہ کس کا کام ہے !! ایان پیچھے سے بولا

کون ہے بتاؤ مجھے ؟؟

عمیر صدیقی !! میں اسے زندہ زمین میں گاڑھ کے آتا ہوں ۔

وہ وہاں سے جانے لگا کہ سلیمان صاحب نے بڑی مشکل سے اسے قابو کیا تھا

عرشیا کو سمبھالنا بہت مشکل ہو رہا تھا

عرشیا خدا کے لیے چپ ہو جاؤ تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی

عرشیا کے ذہن میں اس وقت ایک ہی

بات تھی کہ ان سب کی قصور وار وہ ہے

عرشیا میری بات سنو !! انہوں نے عرشیا کو زور سے پکڑا

عرشیا اپنی ماں کا چہرہ دیکھنے لگ گئی

رونے سے وہ ٹھیک ہو جائے گا اگر اس کے لیے کچھ کرنا ہے تو اللہ سے دعا کرو

امی آپ کریں ناں دعا آپ کی دعائیں اللہ سنتا ہے

میں تو کر لوں کی تم بیوی ہو اسکی جو اثر تمہاری دعا میں ہو گا وہ میری میں بھی نہیں ہوگا

بب بیوی ؟؟۔ وہ منہ میں بڑ بڑائی

میں نفل پڑھ کر آتی ہوں ! ! وہ اٹھ کر چلی گئیں

وہ ابھی بھی فریز تھی جب حریم کے الفاظ نے اسکا سکتہ توڑا

عشق ہو تم انکا ! ! ! جب اللہ نے تم دونوں کو ملا دیا تو اب کیوں جدا کرے گا

عش عشق ؟؟؟

وہ کانپتے لبوں سے بولی

ہاں عشق کیا ہے انہوں نے تم سے گواہ ہوں میں تب جب تجھے پہلی بار دیکھا تھا انہوں نے !

وہ زمین کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی

یہ کیا کہہ رہی ہو ؟؟

اسے یقین نہیں آیا آتا بھی کیسے کس نے یہ بات خواب میں بھی نہیں سوچی تھی

سچ کہہ رہی ہوں !! وہ جو اندر زندگی اور موت سے لڑ رہا ہے عاشق ہے تیرا جو اسے تجھے دیکھتے ہی ہو گیا تھا

عرشیا کو لگا کسی نے آسمان اس کے سر پر گرا دیا ہو

یاد ہے ان لڑکوں نے ہمارا راستہ روکا تھا کالج میں !!

ہمم !!!!!!

ان کے ساتھ جو کیا عالیان بھائی نے کیا کالج خرید لیا صرف اس لیے کے تجھے دیکھ سکیں تیری خبر رکھ سکیں

وہ حیرانگی بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

بہت خوش نصیب ہو تم جو عالیان بھائی جیسا ہم سفر ملا تمہیں

اسکو آہستہ آہستہ سب سمجھ آرہا تھا اس کا اچانک بار با سامنے آنا کوئی اتفاق نہیں تھا اسکا اسکی ہر بات برداشت کرنا۔

یہ سب تجھے اس لیے بتا رہی ہوں تاکہ تو ان کی قدر کرے عرشیا

عرشیا کی آنکھوں کے سامنے سب منظر آرہے تھے

جانتی ہے تو انکے لیے ایک معجزہ ہے !!

اسکی کے کانوں میں عالیان کے الفاظ گونجنے لگے

داستان ختم ہونے والی ہے

تم میری آخری محبت ہو

اچانک فجر کی اذان ہونے لگ گئی

عرشیا جھٹکے سے اٹھی اور نماز گاہ میں چلی گئی

ایان وہاں آیا تو صرف حریم ہی تھی وہاں۔

آپ پریشان نا ہوں عالیان بھائی جلدی ٹھیک ہو جائیں گے

انشاء اللہ !! وہ اس سے نظریں چرا رہا تھا وہ رو رہا تھا

وہ اسکے پاس گئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفہ پر بٹھایا۔

ایان کا سر ابھی بھی جھکا ہوا تھا

آپ رو سکتے ہیں. ہیں میرے سامنے !! کبھی کبھار چپ کروانے سے بہتر ہوتا ہے انسان کو رونے دیا جائے

ایان نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اور رو دیا وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا

حریم اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی

جب سے ہوش سنمبھالی ہے صرف اسے اپنے ساتھ دیکھا ہے میرا باپ میری ماں میرا بھائی میرا یار سب کچھ ہے وہ

وہ روتے ہوئے بول رہا تھا

حریم نے نرمی سے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیے اور خاموشی سے اسے سننے لگ گئی

میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا حریم میں میں سوچ بھی نہیں سکتا ۔

اس نے ایک بار بھی اسے نہیں ٹوکا وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنا دل ہلکا کر لے

میں نے کبھی اپنے ماں باپ کو نہیں دیکھا میرے لیے ہر رشتہ صرف عالیان ہی ہے

حریم جو کب سے صبر کیے بیٹھی تھی اسکی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ گئے

اگر میں نے اسے کھو نے اسے کھو دیا تو میں یتیم ہو جاؤں گا میں یتیم نہیں ہونا چاہتا حریم

مرد صرف اپنی پسندیدہ عورت کے سامنے ہی روتا ہے

اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھیں کچھ نہیں ہو گا بھائی کو ! ! اس نے اپنی انگلیوں سے اسکے آنسو صاف کیے

, ہمم!!!!

اسنے اثبات میں سر ہلایا وہ لڑکی اسے خدا کی نعمت لگ رہی تھی جو اسے بے حد سکون دے رہی تھی

عرشیا اچانک وہاں سے گزری وہ آئی کی طرف گئی ایان اور حریم بھی اسکے پیچھے گئے

وہ کمرے کے قریب جانے لگی کے وہی ڈاکٹر سامنے سے آیا

ایکس کیوز می ! ! آپ اندر نہیں جا سکتی ! !

راستہ دو مجھے دیکھنا ہے انکو ! !

کیا لگتی ہے انکی ! ! آپ نہیں جا سکتی انکا آپریٹ کو رہا ہے

تمہارے سامنے عالیان احمد شاہ کی بیوی کھڑی ہے وہ دھاڑی تھی

کیا اندر عالیان احمد شاہ ہیں اور آپ انکی وائف

اور اپنے شوہر کو دیکھنے کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے مجھے سنا تم نے ! !

ایان ہکا بکا اس چھوٹی شیرنی کو دیکھ رہا تھا جو اپنے شوہر کو ملنا چاہتی تھی عالیان یہ منظر دیکھتا تو عش عش کر اٹھتا

حریم بھاگ کر عرشیا کے پاس گئی

تم نے سنا نہیں پیچھے ہٹو !

عرشیا میری بات سنو ہم ابھی نہیں مل سکتے

کیوں نہیں مل سکتے ؟؟

کیونکہ اسکا آپریشن چل رہا ہے بچے !!

بھائی لیکن ! !

آؤ وہاں بیٹھو آؤ ہمارے ساتھ ! !

ہم جی ! وہ اسکے ساتھ چلی گئی

اچانک ایک ڈاکٹر آئی سی یو سے نکلا

ڈاکٹر عالیان ٹھیک ہے نا اب؟؟

دیکھیں ہم نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی مگر ..

مگر کیا ڈاکٹر ! ! !

ہم نے انکی گولی تو نکال دی ہے مگر انکے سر پر لگی چوٹ سے ان کا خون کافی بہہ گیا تھا اور انکی ہارٹ بیٹ ٹھیک سے کام نہیں کر رہی

اب کوئی معجزہ ہی ہے جو انکی جان بچہ سکتا ہے

عرشیا کی تو جان ہی نکل گئی اس کا دماغ سن ہو گیا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ اسکا علاج کریں نا وہ زور سے چیخا

ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے اب آگے اللہ مالک ہے

عرشیا بھاگتی ہوئی آئی سی یو کی طرف گئی

عرشیا عرشیا ! ! !

وہ اندر گئی تو وہاں کا منظر دیکھ کر اسکے پیڑ پھول گئے

عالیان کے جسم پر ڈرپس لگی ہوئی تھیں وہ بے جان سا آدھ مرا ہو ا لگ رہا تھا

عالیان عالیان ! اٹھیں دیکھیں آپ کی عرشیا آئی ہے عرشیا کانپتی ہوئی اس کے قریب گئی

اسکے جسم میں کوئی حرکت نہیں تھی دل کی دھڑکن بس آہستہ آہستہ چل رہی تھی جیسے ابھی رک ہی جائے گیاور سب ختم

عالیان ! ! ! ! اٹھیں میں کہا رہی ہوں مجھے پتا ہے آپ سن رہے ہیں مجھے آپ جان بوجھ کر تنگ کر رہے ہیں وہ تڑپ رہی تھی رو رہی تھی

وہ شخص ٹس سے مس نا ہوا تھا

آپ مجھ سے اسطرح بے وفائی نہیں کر سکتے اٹھیں ! ! خدا کا واسطہ عالیان اٹھ جائیں ناں

اسنے عالیان کا ہاتھ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں لیا

دیکھیں آپ کے عشق کو بھی محبت ہو گئی آپ سے ! ! اس کے آنسو عالیان کے ہاتھ پر گر رہے تھے

اچانک اسکے ہاتھ میں حرکت ہوئی

عالیان ! !

عرشیا کا دل ڈوب کر ابھرا تھا اس نے مشین کی طرف دیکھا اسکی دھڑکنیں بڑھ گئیں تھیں

اسنے عرشیا کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا

ڈڈ ڈ ایک کٹر جلدی آئیں عالیان کو ہوش آ رہا ہے

سائڈ پر ہے ہٹیں نرس جلدی ائیں ادھر ! ! ڈاکٹر اس کو چیک کرنے لگ گیا

ایان بھی وہاں آیا

کیا ہو اعرشیا ! !

عالیان کو ہوش آگیا انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا

سچ کہہ رہی ہو ! !

جی بھائی ! ! میں سچ کہہ رہی ہوں ! !

عرشیا ! بھائی ٹھیک ہو گئے ! !

دیکھو حریم اللہ جی نے میری دعائیں سن لیں ! !

ہاں ہاں سن لیں ! ! اب رونا بند کرو حریم نے اسے گلے سے لگایا

ایان بھی عرشیا کو چپ کروا رہا تھا

ایان بیٹا بات سنو !!

سلیمان صاحب نے ایان کو بلایا

جی انکل !!

ان کے چہرے پر پریشانی چھلک رہی تھی

تم عمیر صدیقی کے گھر گئے تھے ؟؟

جی !! لیکن سالہ گھر پر نہیں ملا !!

میں نے منا کیا تھا ناں لیکن تم پھر بھی !

عالیان کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا عرشیا اسے ملنے آتی تھی وہ ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی اسکی طرف گئی

آپ آگئیں !!

عالیان کی آنکھیں بند تھیں وہ آہستہ سے بولا

آپ کو کیسے پتا چلا !! عرشیا اوپر سے نیچے تک کانپ گئی اسکی آنکھیں بند تھیں تو اسے کیسے پتا چلا

خوشبو پہچانتا ہوں آپ کی !!

عالیان نے آنکھیں کھولیں اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

عالیان ! !

وہ اسکے بلکل قریب چلی گئی

اللہ میرا نام کتنا پیارا ہے ! عالیان کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ تھی

آپ ٹھیک ہے نا اب عالی ! ! عرشیا کی آنکھیں بھیگ گئیں

کیا کہا آپ نے؟؟

آپ ٹھیک ... عالیان نے اسکی بات کائی

اہاں اسکے بعد ! !

عالی!!!!!!

عالیان کی نظروں نے اسے شرمانے پر مجبور کر دیا

افففف ! ! جان لیں گی اپنے دوست کی ! ! عالیان نے دل پر ہاتھ رکھا

دوست؟؟؟

میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں ! ! عالیان اٹھ کر بیٹھنا چاہا

کیا کر رہے ہیں آپ چوٹ دکھ جائے گی ! !

پہلے آپ میری بات سنیں ! !

عالیان بیٹھا اور عرشیا کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اور سینے سے لگائے اور اسکی آنکھوں میں دنیا جہان کی سنجیدگی تھی

عرشیا کا دل دھک دھک کرنے لگا

آپ جانتی ہیں میں آپ کے عشق میں سانس لے رہا ہوں ! !اور یہ بات آپ پہلے نہیں بتا سکتے تھے ! عرشیا نے عالیان کو کندھے پر ہلکا سا تھپر مارا

ا اہ ہ ! ! پہلے بتاتا تو مان جاتی ! !

پہلے کا نہیں پتا اب شاید دد! ! !

عرشیا نے انکھیں رول کی

اس اقرار کے لیے ایک اور گولی کھا سکتا ہوں میں ! !

ششش اللہ نا کرے ! !

میری لیٹل فیری ! ! آئی لو یو ! !

آئی لو یو ٹو عالی جان ! !

اقف ! ! میں صدقے جاؤں ! !

عالیان نے عرشیا کے ماتھے پر بوسہ دیا

عرشیا جلدی سے پیچھے ہٹی عرشیا کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا

وہ وہ ایان کدھر ہے ؟؟

عالیان نے فوراً بات بدلی

جی وہ بھی باہر کھڑے ہیں بہت روئے تھے بھائی !

اچھا اسے بھی بلائیں اندر مجھے ملنا ہے اس سے !

ایان بھائی اندر آئیں وہ آپ کو بلا رہے ہیں ! !

عرشیا نے دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے بولی

ایان اندر آیا نظریں جھکی ہوئی تھی وہ اسے اس حال میں نہیں دیکھ سکتا تھا

عرشیا خاموشی سے باہر نکل گئی

ابے میں نے سنا تو رویا ہے ! !

ایان عالیان کے پاس بیٹھ گیا اور اسکی گود میں سر رکھا بچوں کی طرح رونے لگ گیا

ارے تجھے کیا لگا اتنی آسانی سے مر جاؤں گا ! !

عالیان اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

چپ کر سالے جان نکال لی تھی میری ! !

نکلی تو نہیں نا بچ گیا نا اب کیوں رو رہا ہے ! !

شکر ہے اللہ کا اگر تجھے کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا سالے !

اچھا اچھا چپ کر جا بھائی روتے ہوئے بندر لگ رہا ہے

ایان ہنس پڑا

بھائی تو روہی لے ہنستے ہوئے اور بھی برا لگ رہا ہے !

کمینہ انسان !!

میں اندر آجاؤں ! !

حریم بے چاری کب سے ملنے کا انتظار کر رہی تھی

جی آجائیں ! !

بھائی آپ ٹھیک ہیں اب ! ! ؟؟

جی میری چھوٹی سی بہن ٹھیک ہوں میں ! !

آپ نے تو ہم سب کو ڈرا ہی دیا تھا

ایک گولی لگنے سے میری بیوی کو محبت ہو گئی مجھ سے مجھے اور کیا چاہئے ! !

واہ ! میری باتوں کا اثر ہو ہی گیا

جی در اصل آپ کی باتیں بہت اچھی ہوتی ہیں

حریم مسکرائ -

ارے ! ! اتنا سلوک کہاں سے آگیا بھٹی طبیعت ٹھیک ہے تم دونوں کی ! !

حج جی ! ! !

بس بس بہت باتیں کر لیں آپ نے آرام کریں اب ! !

ہاں تو ریسٹ کر میں ایک دو کام نمٹا کر آیا

کونسے کام ؟؟

آفس کے کام ہیں یار تو بس آرام کر !

اچھا لیکن ابھی کچھ مت کریں ایان ! !

ٹھیک ہے بوس ! !

ایان کہہ کر باہر نکلا

جی تو کیا کہہ رہیں تھی آپ ! !

آرام کریں آپ !

آپ کو دیکھ لیا آرام ہی آرام ہے ! !

آپ میرے ساتھ فلرٹ کر رہے ہیں ؟؟؟

توبہ توبہ ! ! اپنی بیوی سے فلرٹ نہیں کرتے !

اچھا تو پھر کیا۔ کرتے ہیں ؟؟

رومینس کرتے ہیں ! !

عالیان نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

استغفر اللہ ! ! گندے

عرشیا جھٹکے سے پیچھے ہٹی

ہاہا ہا ہا!!!!!

عالیان بھائی کو کیوں نہیں بتایا آپ نے !

ابھی اسے کچھ نہیں بتانا جب تک وہ بلکل ٹھیک نا ہو جائے

ٹھیک ہے لیکن پولیس دوبارہ آگئی تو ! !

چھوٹا کیس کیا ہے اس عمیر صدیقی نے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے پولیس والے !

آئی ٹرسٹ یو ! !

منہ کھولیں ! !

عرشیا عالیان کو کھانا کھلا رہی تھی

میں نے بس اور نہیں کھانا ! !

عالیان نے سوپ کو دیکھ کر منہ بگاڑا

ہمم!!!!! عرشیا نے اسے گھورا

اچھا ناں بعد میں کھالوں گا پلیز ! !

عالیان نے معصوم سا منہ بنا لیا

عالی ! ! ابھی ختم کرنا ہے اسے ! ! پھر میڈیسن بھی کھانی ہے آپ نے

عرشیا نے اسے جھڑکا

جو حکم بیگم ! آپ کے ہاتھوں سے تو زہر بھی پی لوں یہ گندا سا سوپ کیا چیز ہے !

چلیں منہ کھولیں زیادہ باتیں نا بنائیں آپ ! عرشیا نے سوپ کا چمچ بھر کر اس کہ منہ میں ڈالا

عالیان نے با مشکل اسے نگلا۔

گڈ ہوتے ! !

یہ ظلم کب تک چلے گا ! !

میں آجاؤں اندر ! !

ایان نے دروازہ نوک کیا

ہاں بھائی شکر ہے تو آگیا !!

کیوں بھائی کیا ہوا ؟؟

یار مجھے بچالے تیری بہن یہ گندا سا سوپ زبردستی پلا رہی اور صبح سے چائے بھی نہیں پینے دی

ہاں رک لگواتا ہوں تجھے چائے کی ڈرپ ! !

ایان بھائی دیکھیں نا ابھی آدھا بھی سوپ نہیں پیا

اسکو ناں یہ پورا ختم کرواؤ بلکل بھی کوئی رعایت نہیں ہے -

تو مل گیا ساتھ ! دوست دوست نا رہا

عالیان نے دہائی دی

توبہ توبہ اتنی ایکٹنگ ! !

بیٹے تم نے ابھی اسکی ایکٹنگ دیکھی نہیں ! !

بس کر تجھ سے کم ہی ایکٹر ہوں میں ! !

چل چل سوپ پی سارا ! !

اللہ پوچھے تجھے ! !

ہاں جی ! اللہ نے ہی پوچھنا ہے ! ! عرشیا اسے یہ کھلاؤ میں ابھی آیا

ایان کہہ کر باہر نکلا

کیا کہہ رہے تھے آپ میں ظالم ہوں ! !

ہی ہی نہیں تو میری اتنی مجال ! !

حریم تم تم نے نے اپنے اپنے ابو ابو سے سے اجازت لی !!

جھی میں نے پوچھ لیا وہ کہہ رہے ہیں تم رہ سکتی کو وہاں !

گڈ آج عالیان ڈسچارج ہو جائے گا پھر تم ہمارے ساتھ ہی چلو گی

ٹھیک ہے ! ! !

ایان بھائی ! ! عرشیا نے ایان کو پیچھے سے آواز لگائی

جی جی کیا ہوا ! !

کیا ہوا عرشیا ؟؟

آپ لوگوں نے مجھے بتا یا نہیں ! !

کیا ؟؟

حریم نے ایان کی طرف دیکھا

عرشیا بچے ! ! چھوڑو

ایسے کیسے چھوڑوں آپ بتائیں کون عالیان کو مارنا چاہتا ہے ! !

تم نہیں مانوں گی ! !

آپ مجھے بتائیں ورنہ مجھ سے بات نا کریں ! !

ایان بتا دیں اس کو معلوم ہونا چاہیے ! !

ہاں جی ! !

وہ دراصل عالیان کے ماموں ...

ایان نے اسے پوری بات بتا دی

کیا ؟؟؟؟؟؟؟

عرشیا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

ایسا ہی ہے عرشیا ! !

اتنے برے ماموں بھی ہوتے ہیں !

بہت کچھ ہوتا ہے دنیا میں بچے بہت کچھ !!

ایک دفعہ مل جائیں انکے ماموں جان لے لوں گی !!

وہ لینے کے لیے میں ہوں نا ڈونٹ وری !!

تو اسکو چھوڑ تجھے پتا ہے میں تم لوگوں کے ساتھ جاؤں گی !!

سچی واؤ !!

لوجی ہو گئی ان کی باتیں شروع !! ایان نے سر پر ہاتھ مارا

یار میں بہت خوش ہوں !!

عالیان لوگ گھر آچکے تھے اور اب ایان اور وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔

میں بھی !!!

تو کیوں خوش ہے ؟؟

کیوں میری خوشی برداشت نہیں تجھے !!

نہیں مجھے تو میری بیوی کا پیار مل گیا اس لیے خوش ہوں !

ماشاء اللہ !! حریم کے کمال ہیں بیٹے !!

جی جی میں آپ دونوں کا ابھاری رہوں گا !!

جیتے رہو بیٹا سدھا سہاگن رہو !!

ابے سہاگن لڑکی کو کہتے ہیں !!

اووو اچھا !!!

صاحب جی صاحب جی !!

کام والی بھاگتی ہوئی اندر آئی وہ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔

کیا ہوا بانو ہوا کے گھوڑے پر کیوں سوار ہوا !

صاحب جی باہر پپ پولیس آئی ہے ایان صاحب کو لے جانے واسطے !!

ایان نے عالیان کی طرف دیکھا !!

پولیس انسپیکٹر کو اندر مت بھیجنا میں آتا ہوں باہر !

لیکن صاحب جی ان لوگوں کے پاس بڑی بڑی پستولیں ہیں !!

بانو تم اندر جاؤ !!

جی صاحب جی !! وہ جلدی سے اندر چلی گئی

ایان کیا کیا ہے تو نے !!

چائے کی قسم کچھ نہیں کیا !!

آئیے عالیان صاحب ! ! ہم آپ کے دوست کو لے جانے آئے ہیں ! !

انسپیکٹر کی شکل سے ہی کوئی رشوت خور لگ رہا تھا

چٹاخ ! ! !

عالیان نے جاتے ہی اس کے ایک حولدار کو دھر دی

اسے تھپڑ کیوں مارا ؟؟

انسپیکٹر غصے اور گھبراہٹ سے بولا

میری بیوی سوری رہی ہے اسکی نیند ڈسٹرب کرنے کے لئے ! !

ایان کو ہمارے حوالے کردو ! ! اس کے خلاف اریسٹ وارنٹ ہے ہمارے پاس عمیر صدیقی کے گھر جا کر توڑ پھوڑ کی ہے اور انکو مارنے کی کوشش

اہاں ایسی بات ہے کیوں بھئی ایان یہ سچ ہے ! !۔

کیا لگتا میں مارنے کی کوشش کرتا تو وہ زندہ بچ جاتا ؟؟

فلحال تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا گرفتار کرو اسے ! !

کھڑا ہوں میں یہاں ہمت ہے کسی کی تو ہاتھ لگائے ! !

ہاں بھئی ہے ہمت ؟؟

دیکھیں اوپر سے آرڈر بہت سخت ہیں سمجھا کریں !

مجھ سے زیادہ سخت نہیں ہوں گے ! !

عالیان صاحب ہمیں ہمارا کام کرنے دیں ! !

چل ایان چلیں ! !

کہاں ؟؟ اور تیرا زخم ابھی بھرا نہیں ہے ! !

ان کے الزاموں کو سچ کرنے ! !

لیکن عالیان ! !

میں نے بولا چل تو بس چل ! !

سر آپ کیا کرنے والے ہیں ! !

اس انسپیکٹر کو بھی پکڑ کوئی گواہ بھی تو ہو ! !

چل بے تیری جھوٹی ایف ائی ار سیچ کریں ! !

کیا !!

انسپیکٹر کی ساری پولیس گری نکل گئی

وہ اب عمیر صدیقی کے گھر کے باہر کھڑے تھے ! !

عمیر صدیقی باہر نکل ! !

عالیان اور باقی سب گھر میں داخل ہو گئے

سر پلیز میری نوکری چلی جائے گی پلیز سر !!

سر غصے میں ہے کسی کی بھی نہیں سنے گا میری بھی نہیں !!

باہر نکل کہاں چھپا ہے !

کون ہو تم لوگ !! کیا چاہئے ! عمیر صدیقی کا سالا باہر آیا !!

عمیر صدیقی کا باہر بلا

جیجا جی ملک سے باہر گئے ہیں کیا چاہتے ہو تم؟؟؟

واہ خود ملک سے باہر بھاگ گیا اور ہمیں اندر کروانے کہ چکروں میں ہے

ہو کون تم لوگ یہاں کیا کرنے آئے ہو !!

ابھی بتاتا ہوں انسپیکٹر ایف آئی آر پڑھنا شروع کر !!

حج جی سر ؟؟

بہرا ہو گیا ہے تجھے بولا ایف آئی ار پڑھ جلدی !

عالیان غصے سے دھاڑا

جی سر !

میں عمیر صدیقی ولد...

انسپیکٹر نے پڑھنا شروع کیا

ایان توڑنا شروع کر !!!!

یس بوس !!

ایان نے ٹیبل پر رکھا ایس ٹرے اٹھا کر سامنے والی 32 انچ کی ایل ای ڈی پر مارا وہ چوڑ چوڑ ہو گئی !

پڑھتا جا انسپیکٹر !!

جی !! پھر میری شیشے کی الماری کو توڑ دیا ....

اے اے رک یہ کیا کر رہا ہے !! رک جا

آگے پڑھ آگے پڑھ جلدی سے !

پھر میرے سالے کو بھی مارا !

یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ ہو کون تم !!

بس کر ایان رک جا !! عمیر صدیقی آئے تو اسے میرا پیغام دینا کہنا عالیان احمد شاہ آیا تھا ڈیمو دے کر گیا ہے

ع ع عالیان !!!

یہ کھیل شروع اس نے کیا ہے اور ختم میں کروں گا ابھی تو چھوڑ رہا ہوں اگلی بار اسکے اس شیش محل کو آگ لگا کر جاؤں گا

وہ آدمی اسکی شکل دیکھتا رہ گیا

سمجھ گئے یا میں تفصیل سے سمجھاؤں !!

چل ایان !!!

وہ بس یک ٹک دیکھتا رہا وہ آندھی کی طرحاور طوفان کی طرح چلا بھی گیا

اس انسپیکٹر کا کیا کرنا ہے !!

دوبارہ میرے گھر کے باہر دکھا تو ..

نہیں نہیں میں کل ہی ٹرانسفر کرواؤ گا اپنا !!

کہہ کر وہ فوری بھاگا وہاں سے

بڑا آیا اریسٹ کرنے والا !!

چل بھائی تیری بیگم اٹھ گئی تو اس سے کون بچائے گا !!

ہاں ہاں جلدی چل !!

رات کے 2 بج رہے تھے ایان اور حریم باہر لون میں بیٹھے ہوئے تھے دونوں کے درمیان جھجھک تھی

حریم تمہیں کیسے لڑکے پسند ہیں ! ! ؟؟

لڑکے ؟؟ آئی تھنک ایک ہی کافی ہوتا ہے !! حریم مسکرائی تھی

ہاں وہی مطلب کس قسم کا لڑکا چاہئے تمہیں ! ! ہر بات جھٹاک سے بولنے والا اس لڑکی کے سامنے اٹک رہا تھا

ہم ! ! مطلب کس طرح کے لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہوں ! ! ؟؟

ہم ! !

وہ دونوں ایک دہلیز پر بیٹھے آسمان کو دیکھ رہے تھے چاند کی روشنی ان کے چہرے پر پڑ رہی تھی

جو میری عزت کرے مجھ سے محبت کرے اور میرے ساتھ وفا دار ہو ! !

بس!!!!

ہم بس ! !

کماتا کتنا ہو اپنا گھر بزنس گاڑی کچھ نہیں؟

نہیں ! آپ کو پتا ہے ایان؟

کیا ؟؟

وہ اب چاند کی روشنی میں اسکا چہرہ بغور دیکھ رہا تھا

عورت کی سب سے بڑی دولت اسکا وفادار مرد ہوتا ہے !

اور اگر مرد وفادار نا ہو ؟؟

تو دولت شہرت سب خاک برابر !!!

مطلب تمہارے نزدیک پیسہ اہمیت نہیں رکھتا ! !

جی بلکل ایسا ہی ! !

تو میں اس بزنس کو آگ لگا کر پھوک دوں کیا

وہ منہ میں بڑبڑایا.

کچھ کہا آپ نے ! !

چچ چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے !

ہاں یہ تو ٹھنڈی ہو گئی لائیں میں گرم کردوں !!

نہیں میں اب نئی بنا کر پیو گا دوبارہ گرم کی ہوئی چائے نہیں پیتا میں

اچھا جی ! چلیں نئی بنا لیتے ہیں ! وہ کھڑی ہو گئی

وہ بھی اسکے پیچھے چل پڑا

حریم ساس پین پکڑنے لگی تو اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا

اوو ! آپ کو لگی تو نہیں !

عرشیا سو رہی تھی اسکی نیند بہت کچی تھی برتن گرنے کے شور سے وہ اٹھ بیٹھی

عالیان ہر چیز سے بے خبر سو رہا تھا

عالی عالی اٹھیں عالی ! ! وہ اسے ہلکی سی آواز میں اٹھا رہی تھی

عالیان نہیں اٹھا وہ ویسے ہی سو رہا تھا

عالی ! !

رکھا عرشیا نے ڈرتے ڈرتے اسکے چہرے پر ہاتھ

عالیان نے نیند میں اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے چہرے کے نیچے رکھ لیا

عالیان میرا ہاتھ ! ! عرشیا کی سانس اٹک کر رہ گئی

کیا ہوا بیگم ! ! !

وہ نیند میں بھی بہت پیار سے بولا اور اگر اسکی جگہ کوئی ہوتا تو اسکا منہ ٹوٹ چکا ہوتا !

وہ وہ نیچے سے آوازیں آرہی ہیں مجھے لگتا کوئی ہے نیچے !

عرشیا ہاتھ ابھی بھی اسکی قید میں تھا

اچھا ! ! !

عالیان کو شرارت سوجھی اسنے انکھیں کھولیں

ہم ! ! !

عرشیا نے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلایا

آپ کو پتا رات کے وقت نیچے والے پورشن میں ناں..

کک کیا ؟؟

جن چڑیل آجاتے ہیں ! !

اور جو جاگ رہا ہوتا ہے اسے ساتھ لے جاتے ہیں !

امی ! !

عرشیا نے چیخ ماری اس کے کمبل میں گھس گئی

ارے ! ! عالیان نے بمشکل ہنسی روکی

مجھے بچا لیں وہ مجھے لے جائیں گے ! !

وہ عالیان کے ساتھ لگی کانپ رہی تھی اس نے اپنے ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا

آپ کے عالی کے ہوتے ہوئے آپ کو کوئی نہیں کے جا سکتا

اسنے عرشیا کے سر پر ہاتھ پھیرا

آپ مجھے اپنے کمبل سے نکالیں گے تو نہیں؟؟

اہاں بلکل نہیں آپ سکون سے سوجاؤ ! !

اسنے اس کے گرد بازو پھلائے

عرشیا پتا نہیں کب سو بھی گئی

عالیان نے پہلی بار اس کو اپنے اتنا قریب محسوس کیا تھا سارے جہان کا سکون تو ننھی سی گڑیا میں رکھا گیا تھا وہ اس کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے بچہ چاند کو

میری چھوٹی سی فیری ! !

اس نے عرشیا کا ماتھا چوما اور سلون سے سو گیا

عرشیا جب اٹھی تو عالیان شیشے کے آگے کھڑا تھا عرشیا اپنے آنکھیں مل رہی تھی

اٹھ گیا میرا بچہ ! !

ہم ! آپ کہیں جارہے ہیں ! !

یس ! کام پر بھی تو جانا ہے نا !

عالی ! !

عرشیا بیڈ سے اتری اور عالیان کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی

جی عالی کی جان ! ! !

اسنے عرشیا کو اٹھایا اور ڈریسنگ پر بیٹھا دیا

وہ میں کہہ رہی تھی کہ کیا اب میں کالج نہیں جاؤں گی ! وہ آنکھیں جھپکتے ہوئے معصومیت سے بولی

کس نے کہا نہیں جائیں گی ! ! !!

عالیان بات کرتے کرتے اسکے بالوں سے کھیل رہا تھا

سچ میں پھر سے کالج جا سکتی ہوں !

جی میرا بچہ آپ نے ڈاکٹر بھی تو بننا ہے ! !

نو ! مجھے نہیں بنا ڈاکٹر ! !

پھر کیا بننا ہے میری بیگم ۔ نے !

وہ ابھی بھی اس کے بالوں سے کھیل رہا تھا

اپنے ہسبنڈ کی طرح بزنس وومین بننا ہے مجھے ! !

ما شاء اللہ ! !

عالیان کا دل باغ باغ ہو گیا

آپ بنائیں گے ناں مجھے بزنس وومین ؟؟

جی جی انشاء اللہ ضرور بناؤ گا

تھینکیو ! ! آپ بہت اچھے ہیں ! ! عرشیا نے اسکے گال کھینچے ! !

اپنی بیگم سے کم ! ! چلیں اب ناشتہ کرنے چلیں فریش ہو جائیں جلدی !

اوکے ! ! میں بس ابھی آئی

گڈ مارننگ مس حریم ! ! ایان باہر آیا تو حریم پہلے سے باہر بیٹھی تھی

گڈ مارننگ سر ایان ! !

آپ جلدی اٹھ گئیں ؟؟

جی میں جلدی اٹھنے کی عادی ہوں !

گڈ ناشتہ کیا آپ نے !

نہیں میں سب کے اٹھنے کا ویٹ کر رہی تھی ! !

اللہ لڑکی صبح سے بھوکی بیٹھی ہو !!

ہاں تو مجھے اکیلے ناشتہ کرنا پسند نہیں ہے !!

لو جی ہو گئے ٹوم اینڈ جیری شروع !!

اسلام و علیکم ! بھائی

واعلیکم السلام !!

اٹھ گئے آپ سر آئیے آئیے !!

اچھا رات کو دو بجے کچن میں کیا کر رہے تھے تم لوگ !!

وہ وہ ہم !!!

چائے بنا رہے تھے !!

اکیلے اکیلے چائے ظالموں مجھے صلح بھی نہیں ماری ! اللہ پوچھے گا تم لوگوں کو !

تو سو رہا تھا یار ہم کیا کرتے !!

اچھا ! عرشیا کو نہ بتانا کہ تم لوگ تھے رات کو کچن میں !

کیوں بھائی ! ؟؟

بھائی کی سلامتی چاہتی ہو تو نہ بتانا !!

اچھا اچھا بھائی نہیں بتاتے !!

مہربانی !!!

اسلام و علیکم !! سب کو !!

واعلیکم السلام !!

سب نے ایک ساتھ جواب دیا

ایان بھائی !! آپ تو بہن کو بھول ہی گئے ہیں !!

استغفراللہ !! کیوں بھئی ایسا کیوں کہہ رہی ہو !

بس بس چھوڑ دیں آپ !!

حریم ایان کو دیکھ کر ہنسی تھی !

حریم تمہیں پتا رات کو ناں !!

کیا ہوا ؟؟؟

نیچے والے پورشن میں ناں چڑیل اور جن تھے !

اچھا !! تمہیں کس نے بتایا

حریم نے ایان کی طرف دیکھا

مجھے عالیان نے بتایا تھا ! !

یہ جن اور چڑیل ہم دونوں کو کہہ رہی ہے ؟؟

ایان نے عالیان کے کان میں کہا

ہم!!! وہ منہ نیچے کر کے ہنس رہا تھا

ہاں نا میں تو اتنا ڈر گئی تھی ! !

ارے پاگل جنوں سے نہیں ڈرتے

اچھا ہم نے ناشتہ کر لیا اب نکلتے ہیں ! عالیان کھڑا ہو گیا

ایان بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا

عرشیا اس کو گیٹ تک چھوڑنے گئی اچھی بیوی کی طرح

ایان نے حریم کو ہاتھ کے اشارے سے بانے کہا ایان کہہ کر باہر نکلا

اوکے بیگم مجھے اجازت دیں اور اپنا خیال رکھنا ہے اور حریم کا بھی

اچھا اچھا ایک منٹ رکیں

وہ سر پر ڈو بٹا سیٹ کرنے لگی

وہ بھی اسکے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا

عرشیا نے کچھ پڑھ کر پھوکا

اب مجھے اجازت ہے

عالیان نے اسکا ماتھا چوما اور چلا گیا

چل حریم اب ہم دونوں کا کام آسان ہو جائے گا

ہاں بہت مزا آئے گا

ہاں چل چل جلدی بہت کام ہے ابھی ! !

ہاں چل ! !

....

ایان اور عالیان گھر آئے تو پورے گھر میں اندھیرا چھایا تھا ایان اور عالیان پریشان ہو گئے اور حریم اور عرشیا کو آوازیں دینے لگ گئے

حریم!!! ایان نے حریم ۔ کو آواز دی

عرشیا ! ! کہاں ہو آپ لوگ عالیان بے چین ہو گیا

ایان اندھیرے میں صوفے سے ٹکرایا

کیا ہوا ؟؟

یہ منحوس صوفہ یہاں کس نے رکھا

شاکر !! بانو !!

عالیان غصے سے بولا

اللہ یہ لڑکیاں کہاں چلی گئیں ہیں !!

ایک دم ہر طرف روشنی ہو گئی پورا ڈرائینگ روم غباروں سے سجا تھا

سرپرائز !!!!

عرشیا صوفے کے پیچھے سے نکلی

سرپرائز !!

حریم نے ایان کے سر پر پارٹی پوپٹ پھورا

ارے یہ کیا ہو رہا ہے؟؟

کس چیز کا سر پرائز ؟؟

ہیپی برتھ ڈے ایان بھائی !!

عرشیا خوشی سے بولی

ہیپی برتھ ڈے !!

اوو آپ کو کیسے پتا چلا ؟؟

بس دیکھ لیں ہم نے پتا لگا ہی لیا !!

کیسا لگا سر پرائز ؟؟

بہت بہت بہت اچھا تھینک یو یار !!

ابے تیری پیدائش کا حادثہ آج کے دن ہوا تھا

بکواس نہ کر تجھے تو یاد بھی نہیں تھا

ویل یہ سارا آئیڈیا عالی کا ہی تھا

اچھا جی !!!

آئیڈیا میرا تھا بٹ پارٹی کا آئیڈیا حریم کا تھا

اچھا اچھا چلیں اب کیک کٹ کریں !!

ایان نے کیک کٹ کیا وہ سب بہت خوش تھے ایک پر فیکٹ فیملی بس ایک ہی کمی تھی

ایان نے سب کو کیک کھلایا وہ سچ میں بہت خوش تھا

چل اب !! بول دے عالیان نے ایان کو کوہنی ماری

کک کیا ابھی ؟؟

نہیں اگلے سال !! عالیان نے اسے گھورا تھا

ہی ہی مجھے ڈر لگ رہا ہے اسنے تھپڑ مار دیا تو وہ ہلکی آواز میں بات کر رہے تھے

کیا خسر پھسر کر رہے ہیں آپ دونوں ! !

وہ ایان نے حریم سے کچھ کہنا ہے ! !

کیا کہنا ہے بھائی کہیں ناں ! !

ایان آرام سے گیا حریم کے آگے جا کر کھڑا ہو گیا

حریم سب کی شکلیں دیکھنے لگ گئی

ح حریم وہ وہ میں کہہ رہا تھا کہ وہ مجھے کہنا ہے کہ

جی میں سن رہی ہوں !!

لکیا آپ مم مجھ سے شش شادی کک کریں گی ! ! میں میں روز آپ کو آلو کے پراٹھے بنا کر کھلاؤ گا۔ وہ ایک سانس میں سب بول گیا

حج جی؟؟؟ حریم کی گال سرخ ہو گئیں

آپ مجھ سے نکاح کریں گی ! ! ؟؟؟

میں وہ میں ؟؟

حریم عالیان اور عرشیا کی شکل ۔ دیکھنے لگی

عالیان نے انکھ کے اشارے سے ہاں بولنے کو کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حریم بھی اسے پسند کرتی ہے

سے یس پلیز پلیز !!

ایان امید سے اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا

اوکے کر لوں گی !!

اللہ !!! ایان نے دل پر ہاتھ رکھا

یس یس !!!

ہاں بھئی خوش ہے اب !!

ایان کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے

حریم بھاگ کر کمرے میں چلی گئی

ارے ارے پگلی شرما گئی !! ارے ایان بھائی آپکی آنکھوں میں آنسوں ؟؟

یہ تو خوشی کہ آنسو ہیں بہن !!

واؤ کتنا مزا آئے گا ناں حریم میری بھا بھی بنے گی

جی جی بہت مزا آئے گا

....

عرشیا اور عالیان اپنے روم میں اگئے اور عرشیا ڈریسنگ کے آگے کھڑی کا نٹے اتار رہی تھی

نہیں اتاریں ناں اتنی حسین لگ رہی ہیں آپ ! !

عالی جان آپ مجھے اتنی عزت سے کیوں بلاتے ہیں مطلب میں تو آپ سے چھوٹی ہوں تو آپ مجھے آپ کیوں کہتے ہیں ؟۔ وہ بے حد معصومیت سے پوچھ رہی تھی

آپ کو پتا ہے بیگم جی ! !

عالیان نے اسے پکڑ کر اپنے سامنے بیٹھا یا

جی عالی ! ! ! کیا ؟ ! وہ آنکھیں پٹک پٹک کر پوچھ رہی تھی

مرد وہ ہوتا ہے جو اپنی عورت کو عزت دے اور جو مرد عورت کو عزت نہ دے سکے اسے مرد کہلانے کا حق نہیں ہوتا

اچھا اس لیے آپ مجھے آپ کہتے ہیں ! !

اہاں ! ! میں آپ کو آپ اس لیے کہتا ہوں کیوں کہ میں اپنی بیگم سے عشق کرتا ہوں وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوری شدت سے بول رہا تھا

عرشیا نے شرم سے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا

یہ چہرہ چھپا کر مجھ پر ظلم نہ کیا کریں بیگم ! ! عالیان نے نرمی سے اسکے ہاتھ چہرے سے ہٹائے

عرشیا کا سرخ ہوتا چہرہ مزید سرخ ہو گیا

معجزہ لگتی ہو مجھے آپ ! ! عالیان نے نرمی سے اسکا ماتھا چوما

اور آپ مجھے اللہ کی خاص نعمت ! !

ہائے میں صدقے جاؤں اپنی چھوٹی سی بیگم پر ! !

جیجا جی ! ! آپ پیچھے ہٹ جائیں ! !

کیا کہنا چاہتے ہو دلاور ! ! عمیر صدیقی آج ہی واپس آیا تھا

دیکھیں عالیان احمد شاہ سے دشمنی بہت بری ہے

ڈرتا نہیں ہوں میں اس سے سمجھے تم ! !

سوچیں جیجا جی جو آپ کے گھر میں گھس کر اتنی توڑ پھوڑ کر سکتا ہے وہ کیا نہیں کر سکتا

اس کا تو اس دفعہ پکا انتظام کروں گا

اور حاشر بھی تو واپس آرہا ہے اس کو کیا کہیں گے آپ ؟؟ (حاشر عمیر کا اکلوتا بیٹا تھا اور بے عیاش اور بگڑا ہوا)

نہیں نہیں اس کو اس سب سے دور ہی رکھوں گا ! ایک دو دن کی بات بہت میں اسے واپس بھیج دوں گا

لیکن جیجا جی بات کو سمجھیں عالیان ......

بس کرو دلاور بس ! ! ! تم مجھے اتنا کمزور سمجھتے : جھتے ہو ! !

نہیں میں احمد شاہ کے بیٹے سے خوف زدہ ہوں ! ! میں نے اس کی آنکھوں میں وہ غصہ دیکھا ہے جو کئی سال پہلے احمد شاہ کی آنکھوں میں دیکھا تھا

اور کیا بنا اس کا موت ہی ملی نہ آخر میں ! !

ٹھیک ہے جو آپ کو بہتر لگے وہ کریں ! !

کل میرا بیٹا آرہا ہے اس کو میں خود ایئر پورٹ سے رسیو کروں گا

ٹھیک ہے ! !

عرشیا سو رہی تھی اور عالیان تہجد پڑھنے کے بعد قرآن پاک پڑھ رہا تھا اور فجر کی اذان ہونے لگ گئی

گڑیا اٹھیں اذان ہو رہی ہے ! !

عالیان عرشیا کے پاس جا کر بیٹھا اور نرمی سے اسکا سر سہلانے لگا

!!! ہم۔ عرشیا نیند میں بولی

گڑیا اٹھیں نماز پڑھیں جلدی شاباش !!

اچھا ناں بس دو منٹ اور !!

اہاں ابھی اٹھیں شاباش ہم دونوں مل کر پڑھیں گے نماز !!

اچھا جی ! عرشیا اٹھی اور وضو کرنے چلی گئی

عالیان نے اور عرشیا نے نماز پڑھ لی وہ دونوں دعا مانگ رہے تھے پھر عالیان نے منہ پر ہاتھ پھیڑ کر عرشیا پر پھوک ماری

عرشیا مسکرائی۔ عرشیا ابھی جائے نماز پر بیٹھی تھی

عالیان آرام سے اٹھا اور عرشیا کی گود میں سر رکھ دیا اور آنکھیں بند کر لیں جیسے دنیا کا سکون انہیں لمحات میں تھا

عرشیا اس بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی

تھینکس ٹوبی مائی ایوری تھنگ !!

یوٹو !!

عالیان کافی دیر اسی طرح لیٹا رہا

حریم اور عرشیا شاپنگ پر آئیں تھیں کیونکہ آج حریم نے ساپس جانا تھا اس لیے وہ دونوں باہر ائیں تھیں اوٹنگ کے لیے

آج تو میں تھک گئی عرشیا تو نے کتنا گھمایا ہے مجھے !

! وہ اب بل کروا رہی تھیں جب حریم نے عرشیا کو کہا

واہ بھئی واہ ! میں نے اکیلی نے تو شاپنگ نہیں کی نا دونوں نے ہی کی

چل چل تو نے ابھی مجھے گھر بھی ڈراپ کرنا ہے ! !

یار نا جا حریم میں بور ہو جاؤں گی نا ! ! وہ دونوں باہر کی طرف جا رہی تھیں

نہیں یار کل سے کالج بھی جانا ہے نا پہلے ہی اتنی چھٹیاں ہو گئی ہے

ہاں کل سے میں نے بھی جانا ہے !

ہاں تو ہم کالج میں روز ملیں گے ناں ! وہ دونوں مال سے باہر نکل آئی

نو!!!!!!!!! عرشیا نے روڈ کی طرف دیکھ کر چیخ ماری

اااہ!!!!! ایک ننھی سی بچی کو گاڑی کی ٹکر لگنے ہی والی تھی کہ گاڑی رک گئی

بیٹا آپ ٹھیک ہو ! ! عرشیا بھاگ کر بچی کے پاس گئی

بچی کافی سہم گئی وہ بہت پیاری تھی

اندھے ہو تم جاہل انسان اگر بچی کو لگ جاتی پھر !! عرشیا گاڑی والے پر چلانے لگی

کول ڈاؤن لگی تو نہیں نا ! وہ لڑکا گاڑی سے اترا وہ کوئی اور نہیں بلکہ حاشر تھا عمیر صدیقی کا بیٹا اور شراب پی کر گاڑی چلا رہا تھا۔

جب گاڑی چلانی نہیں آتی تو گھر پر بیٹھا کرو !

ارے محترمہ آپ اتنا بھڑک کیوں رہیں ہیں اسکا لہجہ بہت عجیب تھا

جاہل انسان نا ہو تو !! عرشیا غصے سے کہہ کرگئی۔

اقف ! کیا ادا ہے۔ وہ ہوس بھری نظر سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا

عرشیا اس بچی کو چپ کروا رہی تھی

عرشیا چل یہاں سے یہ آدمی بہت عجیب لگ رہا ہے !!

اس بھی کو اس کے ماں باپ کے پاس تو پہنچا دیں

ہاں اس سے پوچھو ناں !! بیٹا ماما کہاں ہیں آپ کی

آنتی میلی ماما ادھل ہیں دتان میں !!

(آنٹی میری ماما ادھر ہیں دکان میں)

اچھا آپ ٹھیک ہوں ناں ! !

دی آنتی میں تھیٹ ہوں ! (جی آنٹی میں ٹھیک ہوں)

چلو آپ کی ماما کے پاس چلیں ! !

عرشیا حریم کو ڈراپ کر کے گھر آگئی ! !

ارے کیا ہوا میری بیگم کو اتنی اداس کیوں ہیں ! ! عالیان آفس سے ابھی واپس آیا تھا

حریم کو مس کر رہی ہوں ! ! وہ معصوم سا منہ بنا کر بولی

اوہ تو اس میں اداس ہونے کی کیا بات ہے ! !

تو کیا کروں ! !

ارے تھوڑے عرصے بعد حریم بھی ہمارے گھر میں ہی آئے گی نا

اور ہاں !! اس کے چہرے پر اچانک خوشی ابھری

عالیان کو اس کے چہرے پر خوشی دیکھ سکون ملا تھا

آپ کو پتا ہے عالی آج کیا ہوا !

جی جی بتائیں کیا ہوا ! ! عالیان نے ایکسائٹمنٹ سے بولا

آج نا مال کے باہر-------------

اچھا تو آپ نے اسے خوب سنائیں ؟؟

جی میں اسکو اچھا ڈانٹا تھا ! !

شا باش بیگم ویری نائس ! !

ارے میں تو بھول گئی آپ نے کھانا بھی نہیں کھایا !!

وہ اٹھ کھڑی ہوئی

نہیں ناں میں آپکی باتیں سننا چاہتا ہوں ! ! عالیان نے اسکا ہاتھ پکڑا

تو کھانا بھی تو کھانا ہے نا عالی ! !

بعد کھا لیں گے نا ! !

نہیں ابھی کھانا ہے جلدی سے انھیں ! !

او کے بیگم جی ! !

عرشیا نے ایان اور عالیان اور عالیان کے ساتھ کھانا کھایا اور وہ سونے چلی گئی

عالیان ویسے تو نے ایک بات نوٹ کی ! !

ہاں عرشیا دن بادن اور پیاری ہوتی جا رہی ہیں ! ! !

فٹے منہ میں عمیر صدیقی کی بات کر رہا ہوں ! !

اوہ کیا ؟

ابھی تک اس نے کوئی حرکت نہیں کی ! !

وہ اپنے بیٹے کی وجہ سے چپ ہے ایان ! !

کیا اسکا بیٹا بھی ہے ! !

ہاں اور پاکستان آیا ہوا ہے ! !

اچھا تبھی تو میں بھی کہوں ! !

ہاں بھئی لیکن ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا میں عرشیا کہ معاملے میں کوئی کوتاہی نہیں کرنا چاہتا

ارے تو ٹینشن نالے عرشیا کالج ہمارے ساتھ آئے جائے گی نا !

نہیں یار وہ گھر میں بھی اکیلی ہوتی ہیں کبھی کبھی

ہم یہ بات تو سہی ہے

اس لیے میں سوچ رہا ہوں تیری شادی کردوں ! !

سبحان اللہ ! کتنی نیک سوچ ہے تیری ! !

شادی کہ نام پر کیسے دانت نکل رہے ہیں ! !

ہاں تو نکاح کرنا سنت ہے ! ! ہاں !!

اچھا نماز میں تو کبھی پڑھیں نہیں سنت اب یاد آئی ہیں

ہی ہی ہی ! !

حاشر اپنے فرینڈ کے ساتھ نائٹ کلب میں تھا اور ڈرنک بھی کر رہا تھا

کیا سوچ رہا ہے حاشر ! !

شہری اسکا دوست تھا !

یار وہ لڑکی کیا چیز تھی یار ! !

کون سی لڑکی ! !

وہی بھوری آنکھوں والی ! !

وہی جس نے تیری انسلٹ کی آج ! !

ہاں مجھے وہ لڑکی چاہتے ہر حال میں !

حاشر یہ امریکہ نہیں پاکستان ہے ! !

لیکن جو چیز مجھے پسند آئے میں اسے پا کر ہی رہتا ہوں !

لیکن وہ لڑکی ہے کون ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے !

میں پتا لگوالوں کا ! !

اچھا چھوڑ تو بتا اس لینہ کا کیا بنا ! !

ہاہا اس بے وقوف کو لگامیں اس سے شادی کروں گا

یہ لڑکیاں کتنی بے وقوف ہوتی ہیں نا

مجھے بس اپنا ٹائم پاس کرنا تھا

ہا ہا ہا ہا ! !

آئیے آپ کا انتظار تھا ! !

حریم عرشیا کو آتے دیکھ کر بولی

اچھا جی ہمارا انتظار تھا ! !

مانا آپ کے ہسبنڈ کا کالج ہے لیکن آپ اتنی لیٹ کیوں آئی ہیں !

بکواس نا کر 10 منٹ لیٹ ہوں بس ! !

عرشیا یار میں نے تجھ سے ایک بات کرنی ہے ! !

ہاں بول ! !

یار کل نا مجھے ایک نمبر سے کول آئی تھی اس کو لگا کہ میں عرشیا ہوں ! !

اچھا کون تھا ! !

یار پتا نہیں لیکن کوئی ٹھر کی سا لڑکا تھا ! لیکن میں نے اسکی ستھری کی تھی

تو مجھے نمبر بتا میں عالیان کو بتاؤں گی

نہیں رہنے دے تجھے پتا ہے نا لڑکے تھوڑے جزباتی ہوتے ہیں ویسے مجھے نہیں لگتا اب وہ دوبارہ کرے گا

چل ٹھیک ہے دفع کر ! !

اور بتا کیسا لگ رہا ہے اپنے شوہر کے کالج میں آکر ! !

بد تمیزی نا کر کوئی سن لے گا

ہاں سنتا ہے تو سن لے جب پیار کیا تو ڈرنا کیا

شرم کر ذلیل عورت

ارے عالیان بھائی خود ہی آگئے

کیا یہ کیا کرنے آرہے ہیں؟؟

کیا مطلب کیا کرنے آرہے ہیں ! !

آپ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟

عرشیا نے سرگوشی کی

وہ نہ در اصل میری ایک عدد زوجہ ہیں ان کو ملنے آیا ہوں۔ عالیان اسی انداز میں بولا

ایک پل میں عرشیا کا چہرہ ایک پل میں سرخ ہو گیا

ٹھیک ہے اگر میری بیکم آپ نہیں ہیں تو میں کسی

اور ڈھونڈ لیتا ہوں ! ! عالیان شرارت نے شرارت سے کہا اور شانے نے اچکائے

عالی !!!!!! عرشیا نے اسے گھورا

جی کہیے جناب ! !

دوبارہ ایسی بات کی تو جان کے لوں گی

اللہ اللہ وہ تو پہلے ہی آپکی ہے

حریم آرام سے سائڈ پر کھڑی تھی نظریں جھکا کر

کیسی ہیں آپ مس حریم ! ! ایان حریم سے بولا

حج جی میں ٹھیک !

میں بھی ٹھیک ہوں !

حریم کی نظریں ابھی بھی جھکی تھیں

ایان نے بھی مزید کچھ نہیں کہا

آپ کو گھر جاکے پوچھوں گی ! عرشیا بول کر حریم کو لے کر بھاگ گئی

افففف یہ معصوم دھمکیاں ! !

ایان منہ لٹکا کر کھڑا تھا

تجھے کیا ہوا تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا تھا !

یار اب تو ہم بات کرنے سے بھی گئے ! !

کون ہم ؟؟

منحوس حریم کی اور اپنی بات کر رہا ہوں

اوہ اچھا کرتا ہوں کُچھ تیرا بھی

ہاں یار کچھ کریار

اور بھئی کیا چل رہا ہے بیٹا عمیر نے ناشتہ کرتے ہوئے حاشر سے پوچھا

جی ڈیڈ سب اچھا ! !

کوئی لڑکی ور کی دیکھی ہے کہ نہیں؟

جی ڈیڈ ایک لڑکی پسند آئی ہے مجھے

رئیلی ! ! کون ہے وہ

ابھی تو مجھے خود بھی کچھ نہیں پتا ڈیڈ

کیا مطلب ؟

مطلب یہ کہ اس سے بات کر کہ آپ کو بتاؤں گا شادی تو اب میں اسی سے کروں گا

او کے ! ! آج ڈنر پر جائیں گے !

او کے ڈیڈ ! !

گڈ! ! ! عمیر صدیقی پھر کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے

عرشیا مسلسل عالیان کو اگنور کر رہی تھی کبھی کوئی چیز اٹھا کر ادھر رکھتی یا کبھی ادھر

بیگم سوری نا ! ! ایسے اگنور مت کریں نا

میں نے کب بولا کہ میں ناراض ہوں عرشیا نے آنکھیں رول کیں۔

اچھا تو آپ ناراض نہیں ہیں ! ! عالیان اس کے سامنے کھڑا ہوا

جی !! اسکا انداز سپاٹ تھا

تو آپ ناراض نہیں ہیں تو میرے پاس بیٹھیں باتیں کریں نا ادھر گھوم رہی ہیں عالیان نے اپنی انگلیوں سے اسکے بال کان کے پیچھے کیے

نہیں آپ کسی اور کو ڈھونڈ لیں باتیں کرنے کے لیے !

اولا لا لا ! ! کوئی جیلس ہو رہا ہے

نہیں جی میں تو نہیں جیلس ! !

میں مذاق کر رہا تھا بیگم !

لیکن میں نہیں کر رہی ! !

سوری ناں ! ! عالیان نے بچوں کی طرح کان پکڑے

کوئی سوری دوری نہیں میں آپ سے بات نہیں کر رہی

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہا تھا عالیان دو قدم آگے بڑھا

عرشیا نے دو قدم پیچھے ہٹائے تو وہ دیوار سے ٹکرائی

تو آپ نہیں مانیں گی؟؟۔ عالیان نے دیوار پر ہاتھ رکھا

مم مجھے پ پڑھنا ہے ! !

کیا ؟؟

پیچھے ہٹیں مجھے پڑھنا ہے عرشیا اسے دھکا دے کر باہر سٹڈی میں چلی گئی

عالیان اسکی شرماہٹ دیکھ کر مسکرآیا

اااااہ ہ ----- گھر میں چیخ گونجی

عالیان سٹڈی کی طرف بھاگا

کیا ہوا کیا ہوا عرشیا ٹھیک ہونا ایان بھی بھاگتا ہوا آیا

وہ وہ چچ! چچ! وہ بہت ڈری ہوئی تھی اور چئیر پر کھڑی تھی

عرشیا ہوا کیا ہے ! ؟؟

ہاں نا بتاو بھی کیا ہوا

اس کمرے میں چوہا ہے ! ! !

ا ا ا ا ہ ہ ہ ------ گھر میں ایک اور چیخ گونجی

عرشیا حیران کھڑی تھی ایان اسکی ساتھ والی چئیر پر کھڑا تھا

ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔ عالیان ہنس ہنس کر پاگل ہو رہا تھا

یار عالیان اس چچ چوہے کو گھر سے نکال یا اس گھر میں وہ رہے گا یا میں

ایان بھائی آپ بھی ! ! !

سچ میں اب دونوں بہن بھائی لگ رہے ہیں ہا ہا ہا

عالیان اس چوہے کو نکالیں

او کے بیگم ! ! بانو بانو جلدی آؤ ! !

سالہ رن مرید کہیں کا۔ ایان منہ میں بڑبڑایا

چلیں بیگم کمرے میں اب ! !

آپ اس چوہے کو نکالیں

میں تو چلا بھائی ! ! ایان نے چھلانگ لگائی اور کمرے سے باہر

دیکھا آپ نے شوہر سے ناراضگی کا نتیجہ چلیں آئیں اب

میں نہیں اتروں کی نیچے ! !

عالیان اس کے پاس گیا اسکو اپنی طرف کھینچا اسے گود میں اٹھا کر کمرے کی طرف چل پڑا

عرشیا کے سانس اٹک گئے

کمرے میں جا کر اس نے آرام سے اسے اتارا

عرشیا کا چہرہ لال ہو گیا

معافی ملے گی یا نہیں ؟؟؟ عالیان آرام سے گیا اور اپنے کمبل میں لیٹ گیا

کر دیا معاف آیندہ یہ غلطی نا ہو

اوکے بیگم !

عرشیا نے اسکا بازو سیدھا کیا اور اس پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں

اُٹھیں بیگم جی اٹھ جائیں کالج کے لیئے لیٹ ہو جائے جائیں گی عالیان پچھلے آدھے گھنٹے سے عرشیا کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا

اہم ! ! میں نے نہیں جانا عرشیا منہ سے کمبل ہٹاتے ہوئے بولی

نو چھٹی بلکل نہیں کرنی اٹھیں شاباش !

پلیز ناں ! !

بزنس وومین بننا ہے تو پڑھنا پڑے گا ناں !

کوئی بات نہیں میں آپ کا آفس چلا لوں گی ناں !!

عرشیا پر بھر پور معصومیت لئیے آنکھیں ٹمٹماتی ہوئی بولی

اور آپ ایسا کیوں کریں گی؟؟

ہاں تو آپ کا آفس میرا ہی تو ہے ! ! عرشیا پورے حق سے بولی

ہا ہا ہا ہا !!!!!!!! عالیان قہقہہ لگا کر ہنسا

آپ ہنس کیوں رہے ہیں ! ! کیا ایسا نہیں ہے ؟

جی جی میرا بچہ اپکا ہی تو ہے سب یہ گھر ، بزنس، اور میں ! !

جی تو اس کا مطلب میں چھٹی کر سکتی ہوں !! یہ آپکی مالکن کا حکم ہے ! !

جی ٹھیک ہے مالکن جو حکم ! !

شاباش ! ! عرشیا پھر سے لیٹ گئی

اچھا میری بات سنیں آج مجھے آفس میں بہت کام ہے اور امپورٹینٹ میٹنگ بھی ہے لیٹ آؤں گا آج

کیا ؟؟ میں آپ کے بغیر کیا کروں گی !

ہائے اللہ جی میں صدقے جاؤں ایسے مت کہیں میں جا نہیں پاؤں کا بیگم !

لیکن ایک کام کیا جا سکتا ہے ! !

جی جی بتائیں ! !

آپ ناں حریم کو بلوا لیں !

اووہاں اس طرح آپ بور نہیں ہوں گی

یس ! ! ! ! !

اوکے میں ڈرائیور کو بھیج کر بلوا لیتا ہوں ! ! خوش

جی بہت خوش ! !

او کے مجھے اجازت دیں ! ! عالیان نے اس کا ماتھا چوما۔

اپنا خیال رکھیے گا عالی ! !

جی بیگم اور آپ بھی میری جان کا خیال رکھیے گا

جی ٹھیک ہے ! !

حریم آگئی تھی اور وہ دونوں بیٹھ کر چائے پی رہی تھیں

عرشیا تجھے پتا ہے تو کتنی لگی ہے ! !

اچھا جی وہ کیسے ! !

عالیان بھائی عشق کرتے ہیں تجھ سے عشق ! !

یہ تو ہے الحمد اللہ ! !

عرشیا ایک بات بتا ؟؟

ہاں پوچھ ! !

محبت میں اور عشق میں کیا فرق ہے ! !

ہا ہا ہا ہا ! ! !

کیا ہو اہنس کیوں رہی ہے ! !

یہی سوال کل میں نے عالیان سے پوچھا تھا ! !

اچھا تو کیا کہا انہوں نے ! !

کہتے ہیں: محبت جو ہوتی ہے وہ کبھی بھی کسی سے بھی ہو سکتی ہے ایک بار دو بار تین بار لیکن عشق ، عشق کسی ایک سے ہوتا ہے اس کے بغیر زندگی کا کوئی تصور نہیں ہوتا

واہ ! ! !

حریم بور ہو رہے ہیں شاپنگ پر چلیں ! !

ہاں لیکن شام ہونے والی ہے یار !

تو کیا ہوا ہم ڈرائیور کے ساتھ ہی جائیں گے ناں !

لیکن عالیان بھائی !

انکو پتا بھی نہیں لگے گا ایک گھنٹے میں واپس ! !

چل چلیں ! !

15 منٹ میں وہ مال میں تھیں اب شاپنگ کر رہی تھیں !!

یہ دیکھ عرشیا کتنا پیارا ڈریس ہے تجھ پر اچھا بھی لگے گا

ہاں یار بہت پیارا ہے ! !

50 ہزاررررررر کا ! ! ! !

اگر آپ کہیں تو میں لے دوں ! ! ان کے پیچھے سے ایک نوجوان بولا

عرشیا نے چونک کر پیچھے دیکھا

سنیں یہ ڈریس پیک کر کے ان میڈم کو دے دیں ! !

ایکسکیوز می ! ! ہم نے آپ سے کہا ؟

یہ میں آپ کے لیے نہیں مس عرشیا کے لیے لے رہا ہوں

وہ بھر پور حوس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

او ہیلو مسٹر ہو کون تم ! ! ! جان نا پہچان ایویں تکے دا مہمان

دیکھیں میں آپ کو جانتی نہیں تو بہتر ہے ہمارا راستہ چھوڑیں آپ !

میں تو اب نہیں چھوڑ سکتا تمہیں ! ! دل آگیا ہے تم پر میرا اور حاشر کا جس چیز پر دل آجائے سہ اسے حاصل کر کے ہی رہتا ہے !

واٹ آریو ان یور سینسز ! ! !

تمہیں دیکھ کر ہوش ہی کھو گیا ہے میرا ! ! وہ عرشیا کے پاس آیا

رستہ چھوڑو ہمارا ! عرشیا نے غصے سے کہا

او پاگل واگل تو نہیں ہو ! ! کب سے بکواس کر رہے ہو

لڑکی تم بیچ میں نا بولو تو تمہارے لیے بہتر ہو گا

ورنہ ورنہ کیا کر لو گے تم ! حریم فل تپ چکی تھی

چل حریم اس جاہل کے منہ نا لگو ! !

ر کو تو کہاں چلی ! ! حاشر نے عرشیا کا ہاتھ پکڑا

چٹاخ ! ! ! ! ہاؤ ڈئیر یو ! ! عرشیا نے ایک زور دار تماچہ اس کے منہ پر مارا

نت تمہاری ات اتنی ہہ ہمت ! ! حاشر غصے سے پاگل ہو رہا تھا یہ اسکی زندگی کا پہلا تھپڑ تھا جو اس نے کھایا تھا

دوبارہ میرے راستے میں آئے تو جان لے لوں گی ! ! یہ عرشیا نہیں عالیان احمد شاہ کی بیوی بول رہی تھی

اب تم دیکھو میں کرتا کیا ہو تمہارے ساتھ ! ! وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا

حریم نے حاشر کو دھکا دیا وہ گر گیا چل عرشیا !!

عرشیا اور حریم وہاں سے بھاگی وہ۔ باہر ہیں تو نہ ہی ڈرائیور تھا اور نا ہی گاڑی تھی

یہ کہاں گیا اب کیا کریں عرشیا !!

حاشر اٹھا اور ان کے پیچھا بھاگا

عالیان عالیان کو فون کرتی ہوں !! وہ فون پر نمبر ملانے لگی

عرشیا بھاگ وہ آرہا ہے پیچھے !!!

چھوڑوں گا نہیں تجھے !!!

وہ دونوں مسلسل بھاگ رہی تھیں

کال کرنا بھائی کو جلدی !!

کر رہی ہوں یار نہیں اٹھا رہے !!

عالیان کا فون سائلنٹ پر تھا وہ میٹنگ میں تھا میٹنگ ختم ہونے ہی والی تھی

عالیان پک اپ دا فون پلیز !!

وہ میٹنگ ختم کر کے باہر نکلنے لگا تھا

یار وہ فون کیوں نہیں اٹھا رہے ؟؟۔ وہ ایک گلی میں آگئیں

انہوں نے کہا تھا انکی میٹنگ ہے !!

وہ دونوں ایک بڑی سی گاڑی کے پیچھے بیٹھ گئیں

عرشیا اس کو کال کرتی جا رہی تھی

عالیان ابھی میٹنگ اوور کر کے باہر نکلا تھا

کہاں تک بھا گو گی میرے ہاتھ لگ ہی جاؤ گی

حریم وہ آگیا اب کیا کریں؟؟ عرشیا ڈر گئی

ششش چپ ! !

حاشر آرام سے چلتا گلی میں ارہا تھا

اتنی مس کالز عرشیا کی ؟؟؟

کال بیک کر جلدی پھر ! ! ایان نے کہا

عالیان نے کال بیک کی ! ! بیل جا رہی تھی

ایک دم سے اسے فون بجنے کی آواز آئی حاشر مسکرایا

ہیلو ہیلو ! ! عالیان عرشیا نے فوراً اٹھایا

عرشیا کیا ہو ا آپ ٹھیک تو ہیں ! ! عالیان کی جان پر بن گئی

وہ وہ لڑکا ہمارے پیچھے ہم پھنس گئے ہیں !

کیا کہاں ہیں آپ مجھے بتائیں ! ! کون لڑکا

حاشر اس کے سامنے آکھڑا ہو گیا

عرشیا نے چیخ ماری اور کال کٹ گئی

ہیلو ہیلو عرشیا عرشیا ! !

کیا ہوا عالیان ؟؟

ایان میری عرشیا وہ وہ خطرے میں ہے ! !

کیا کہاں ہے وہ ؟؟

مجھے جلدی جانا ہو گا ! ! اگر اسے کچھ ہوا میں میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا عالیان بھاگا باہر کی طرف یہ منظر پورے سٹاف نے دیکھا

عالیان عالیان رک میں بھی آرہا ہوں وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا

عالیان فل تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا اس کے چہرے سے اس کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا

عالیان انسپیکٹر سے بات کی ہے اسنے لوکیشن سینڈ کی ہے عرشیا کی تو ڈر مت وہ مل جائے گی !

لوکیشن بتا جلدی ! ! اسکے ذہن میں عجیب خیالات آرہے تھے

ہاں ! !

وہ لوکیشن پر پہنچے تو وہ ایک سنسان گلی تھی عالیان گاڑی سے اتر کر بھاگا

آئیں سر !! ہم جب یہاں پہنچے تو کوئی نہیں تھا ! سوائے اس کے ! ! انسپیکٹر نے ہاتھ میں پکرا ڈو بٹا اس کی طرف بڑھایا

یہ یہ تو میری جب بیوی کک کا ہے !! عالیان نے فوراً ڈو بٹا پکرا

مجھے یہ ایک کڈنیپنگ کیس لگ رہا ہے !!

جو بھی ہے وہ ابھی زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے !!

سارے سٹاپس پر ناکا لگواؤ ! جلدی !.

جج جی سر ؟؟؟

ایک گھنٹے میں مجھے میری بیوی نا ملی تو پورے شہر کا نقشہ بدل دوں گا میں سنا تم نے !! عالیان غصے سے دھاڑا

اوکے سر !! میں ابھی اوڈر دیتا ہوں !!

عالیان ریلیکس ہم ڈھونڈ لیں گے انہیں !!

ایان میری عرشیا پتا نہیں کہاں ہو گی !!

عرشیا اور حریم بھی عالیان !!

کیا !!! حریم بھی ہے !! عالیان 100 کی سپیڈ پر گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

عالیان عالیان آہستہ گاڑی چلا ایکسیڈنٹ ہو جائے گا

ایک دم سے آگے گاڑی آگئی ! !عالیان نے نے فوراً گاڑی سائڈ کر لی وہ لوگ مرتے مرتے بچے تھے

عالیان ! ! تو ٹھیک ہے

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میری وجہ سے عرشیا !! عالیان نے زور سے سڑ ئیرنگ پر ہاتھ مارا

نہیں عالیان ایسا نہیں ہے یار ! !

بس وہ ٹھیک ہو ایان ! اس کو کچھ ہو گیا تو میں مر جاؤں گا یار ! ! اسکے بغیر عالیان احمد شاہ کا کوئی وجود نہیں ہے

عالیان انسپیکٹر نے نمبر ٹریس کیا ہے لوکیشن بھیجی ہے ! !

کیا ہے لوکیشن جلدی دیکھ ! ! عالیان دوبارہ گاڑی چلاتا ہوا بولا

وہ لوگ ہی ہی ہیرا منڈی کی طرف جا رہے ہیں ! !

عالیان کی آنکھوں میں وحشت اور خوف ابھر آیا اسکی بیوی ہیرا منڈی جانے کی اس غلیض جگہ پر

وہ قریب ہیں ہم انہیں جلدی کیچے کر لیں گے ! !

ایک گھنٹے میں پورا شہر بند کروایا تھا ذس ادمی نے کیونکہ اسکی بیوی غائب تھی

چپ چاپ بیٹھی رہو ! ! تو نے حاشر پر ہاتھ اٹھایا نا اب تم دونوں کو اس کا انجام بھگتنا پڑے گا

ہا ہا ہا ہا ! ! انجام مجھے بھگتنا پرے گا

ہنس کیوں رہی ہو ؟؟

ارے کمینے انسان ہمیں اٹھانے سے کمارے بارے میں پتا کروا لیتا

میرے بارے میں جان لیتے تو یہ جرت نا کرتے !

کیا مطلب کون ہو تم؟؟

بس کچھ دیر میں تجھے اور تیرے آدمیوں کو پتا چل جائے گا !

کچھ دیر میں کیا ہی ہو گا مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہی ہو ! !

اہم ! ! نہیں نہیں میں کیوں ڈراؤں گی تجھے ابھی تو خود ڈرے گا

ان منہ پر ٹیپ لگاؤ بہت بول رہی ہیں ! !

جی صاحب ! !

کچھ دیر میں تم اپنی جگہ پر پہنچ جاؤ گی ! پھر تمہین اوقات پتا چلے گی

ہا ہا ہا ! ! ! ان کی تو قیمت بھی اچھی ملے گی

جلدی گاڑی چلاؤ ! !

اچانک سامنے ایک گاڑی رکی اسکی لائٹ انکی انکھوں میں پر رہی تھی

گاڑی کیوں روکی ! !

عرشیا سکون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

دیکھو کون ہے جلدی! !

کون ہو تم لوگ ! ! ! گاڑی ہٹا

لڑکیاں ادھر بھیج !! عالیان نے ہاتھ میں ہاکی پکڑی تھی

سنا نہیں تو نے بہرا ہے تو ! !

آدمی اپنی گن نکالنے لگا تو زور دار ہاکی اسکی بازو پر پڑی اسکی گن گر گئی

حاشر کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ دو لڑکے سب کو جانوروں کی طرحمار رہے تھے

عالیان پیچھے دیکھ ! ! عالیان کے پیچھے سے آدمی مارنے آرہا تھا

عالیان نے مڑ اس آدمی کہ منہ پر ہاکی ماری وہ دور جا گرا

چالاک آدمی خود تو ہاکی سے لڑ رہا ہے اور میں خالی ہاتھ !

مرنہ سالے یہ لے کیچ کر ! ! عالیان نے ہاکی اسکی طرف اچھالی

تھینکس برو !! ایان نے ہاکی کیچ کر لی

حاشر ڈر کے مارے گاڑی سے نکل نہیں رہا تھا

صاحب صاحب آپ کے لیے بہتر یہی ہے آپ بھاگ جاؤ آدمی زخمی حالت میں اسکے پاس آیا

ہے کون یہ آدمی ؟؟؟

عالیان !!!! عرشیا نے عالیان کو آواز دی

حریم اور عرشیا گاڑی کہ باہر کھڑی تھیں حاشر نے عرشیا کہ سر پر گن رکھی تھی

عالیان انکی طرف بڑھا

خبردار آگے آیا تو گولی مار دوں گا

مار گولی ہمت ہے تو مار !!! عالیان آنکھوں سے مانوں انگارے برس رہے تھے وہ ایک ایک قدم بڑھتا آگے جا رہا تھا

میں میں سچ میں مار دوں گا !! حاشر کے ڈر کے مارے ہاتھ کانپ رہے تھے

مار نا بول رہا ہوں مار !!

ایان نے پیچھے سے اسکے سر پر ہاکی ماری گن اس کے ہاتھ گری ایان نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا

اھه ! ! چھوڑ مجھے چھوڑ ! !

عرشیا بھاگ کر عالیان کے سینے سے جا لگی ! سے اور بچوں کی طرح رونے لگی

آپ کو کسی نے ہاتھ تو نہیں لگایا ناں ! ! کچھ ہوا تو نہیں ناں آپ کو ! وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیے پوچھ رہا تھا

نہیں !مجھے پتا تھا میرے عالی آجائیں گے ! ! اس نے اتنے یقین سے کہا کہ عالیان کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھر گئی

اپنی بیگم کے لیے تو یہ نا چیز جہنم میں بھی جا سکتا ہوں ! !

آپ کو چوٹ تو نہیں لگی ناں؟؟

حریم آپ ٹھیک ہونا ! ؟؟

آپ یہ ہاکی مجھے دیں ! ! حریم نے اسکے ہاتھ سے ہاکی پکڑی اور نا آؤ دیکھا تاؤ حاشر پر ہاکی کی برسات کر کردی

آئی آئی آوچ !

اب مزا آیا بڑا آیا ہمیں اٹھائے گا ! ! مزا حریم اسے زور زور سے ہاکی مار رہی تھی

ارے ارے ! ! بس بس اتنا غصہ ! ! ایان نے حریم کے پیچھے سے بازوؤں سے پکر کر روکا

چوڑ دیں مجھے میں اس کو زندہ نہیں چھوڑوں گی ! !

بس بس لیڈی بروسلی مر جائے گا یہ ! !

اس کو تو میں ! ! ..

حریم بچہ بس کرو ! آپ ٹھیک ہیں؟

جی بھائی میں ٹھیک ہوں اب چلیں ! !

جی آپ دونوں گاڑی میں بیٹھیں ہم آرہے ہیں !

جی جلدی سے آجائیں ! ! وہ دونوں کار میں بیٹھ گئیں

چٹاخ ! ! زوردار تھپڑ سیدھا منہ پر پوری قوت سے مارا تھا عالیان نے حاشر کو

نت تو مجھے جانتا نہیں ! ! میرے باپ کو پتا چلا تو !

میری بیوی کو لے جانے کی ہمت کیسے ہوئی ! ! بول کس کے کہنے پر کیا ہے تو نے !

بب بیوی کس کی بیوی کونسی بیوی ؟؟

عرشیا زوجہ عالیان احمد شاہ کی بات ہو رہی ہے گدھے ! !

عالیان نے ایک مکا اس کے منہ پر دھڑ دیا پھر اس کو گریبان سے پکڑ لیا

تو میرے باپ کو جانتا نہیں ! ! وہ تجھے چھوڑیں گے نہیں

کیا باپ باپ لگائی ہوئی ہے تو کیا قائد اعظم کی اولاد ہے

عمیر صدیقی کا بیٹا ہوں میں ! !

واٹ ! ! !

ہاں اور اب تم دونوں نہیں ! !

ابے یہ تو ماموں کا پروڈکٹ نکلا ہے ! !

ارے پھر تو اچھی خاطر کرنی پڑے گی !

ہاں میں گارڈز کو کہتا اس کو مہمان خانے میں لے جائیں

ہاں بھی چل ! ان کو بھیج کر جلدی آ ! !

ایان فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا عرشیا اور حریم کب سے چپ خاموش بیٹھیں تھیں ! !

اب عالیان تو انکی خبر لے گا یا میں لوں !

بھائی تو ہی لے لے ! !

جی آپ دونوں میڈ میں آیندہ کے بعد ہمیں بتائے بغیر گھر سے نکلیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سنا آپ نے !

سوری بھائی آئندہ نہیں جائیں گے ! !

جی جی آئندہ کبھی کہیں نہیں جائیں گے ! !

گڈ ! ! !

اتنا سناٹا کیوں ؟کیوں ہیں ! ! بھئی ! کافی دیر گاڑی میں خاموشی کے بعد عالیان بولا

ہمیں بھوک لگی ہے ! ! عرشیا اور حریم ایک ساتھ اونچی آواز میں بولیں

دو پہر سے بھوکیں ہیں ہم ان گنڈوں نے بھی کچھ نہیں کھلایا

ہا ہا ہا ہا ! ! ! ا یان کا اس کی بات سن کر ہنس ہنس کر برا حال ! !

اتنی سی بات چلیں آپ کو کھانا کھلائیں پھر ! !

عالیان اور ایان آدھی رات کو پھر واپس آئے تھے اس جگہ جہاں پر حاشر کو رکھا تھا

ہماری نیندیں حرام کر کہ خود سو رہا ہے رک سالے ابھی بتاتا ہوں تجھے ! وہاں پانی کی بوتل پڑی تھی ایان نے اٹھائج اور اسکے منہ پر پانی پھینکا جس سے حاشر ہر بڑا کر اٹھا۔

اہ ! ! کون ہے ! ! ! اسکو کرسی پر بیٹھا کر ہاتھ باندھے ہوئے لے تھے

عزرائیل کے واقف تیرا ٹائم آگیا ہے ! !

مجھ سے کیا چاہتے ہو ! !

تیری بہن تو ہے نہیں جس کا رشتہ مانگیں گے اور نا تجھے اگواہ کیا ہے جو تیرے باپ سے تاوان مانگے گے!

پہلی غلطی جو تو نے کی ہے وہ یہ ہے کہ تو نے ایک لڑکی کی عزت لر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی اور دوسری غلطی وہ لڑکی عالیان احمد شاہ کی بیوی ہے۔

تیسری غلطی ساتھ میری ہونے والی بیوی کو بھی اٹھا لیا سالے !

میرا یقین کرو مجھے نہیں پتا تھا وہ تمہاری

بیوی ہے

چٹاخ ! ! ! باجی بول بول جلدی۔ ایک تھپڑ حاشر کے گال پر پڑا

بب باجی ! !

کیا مطلب اگر کوئی اور لڑکی کوئی تو کیا کرتا تو !! لگتا ہے تیرے باپ نے عورت کی عزت کرنا سکھائی نہیں ! کوئی بات نہیں میں سکھاتا ہوں۔

ہاں بھئی یہ والا سریا یا چھوٹا ؟؟

ایان وہاں پرے لوہے کے راڈز چیک کر رہا تھا کر رہا تھا اور عالیان سے پوچھ رہا تھا کونسا چاہیے

پ پلیز ! !مجھے معاف کر دو پلیز ! !

حاشر راڈز دیکھ کر خوف کے مارے کانپ کر رہ گیا

بچے غلطی کریں تو معاف کر دینا چاہیے لیکن گناہ کریں تو نہیں کرنا چاہئے معاف !! عالیان نے کوٹ اتار کر سائڈ پر رکھا اور اپنے کف فولڈ کرتا ہو ابولا

دیکھیں میں ائندہ کبھی کسی لڑکی کی طرف انکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گا

معافی نہیں مل سکتی۔ عالیان نے ہاتھ میں راڈ پکڑ لیا اور اسکی طرف بڑھا

عالیان بھائی پلیز میں آپ کے ماموں کا بیٹا ہوں خون کا رشتہ ہے میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں پلیز

عالیان اسے مارنے لگا تو رک گیا اس کے الفاظ عالیان کے کانوں میں گونجے تھے راڈ اس کے ہاتھ سے گر گیا بہت لمحے آنکھوں کے سامنے سے گزرے تھے۔

رک کیوں گیا اس چالاک لڑکے کی باتوں میں ناآ سالے کے باپ کو تو احساس نہیں ہوا تھا گولی مروائی تھی جب۔

عالیان چپ چاپ کھڑا تھا کسی اور دنیا میں گم ہو گیا تھا۔

تو نہیں مارے گا تو میں ماروں گا !! ایان نے راڈ اٹھایا

ایان !! چھوڑ دے یار !!

کیا یار ! ! ! ایان نے غصے سے راڈ زمین پر دے مارا

حاشر ان دونوں کی شکلیں دیکھ رہا تھا

عالیان نے موبائل نکالا تو عمیر صدیقی کا فون آرہا تھا

ہیلو ! ! دیکھ عالیان مجھے پتا ہے میرا بیٹا تیرے پاس ہے اسے چھوڑ دے ! !

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ! ! ! !

دیکھ عالیان تجھے جو چاہئیے میں دوں گا بس میرے بیٹے کو چھوڑ دے تیری دشمنی مجھ سے ہے اسکی ہنسی سے عمیر کو خوف آیا

کون ہے عالیان لگتا ہے اس کا باپ ہی ہو گا !

ہاں کہہ رہا ہے چھوڑ دے ! !

بابا کی بات سن لیں نا بھائی ! !

تو چپ کر ایک ریٹا ماروں گا سالے !

عالیان تو سن رہا ہے دیکھ اس کو چھوڑ دے میں میں بھی تیرے راستے میں نہیں آؤں گا

راستے ہیں تو آگئے ناں !!

عالیان تجھے تیرے باپ کی قسم میرے بیٹے کو کچھ مت کریں میرا اکلوتا بیٹا ہے

میں بھی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا مجھ پر ترس کیوں نہیں آیا ؟؟
بہت کچھ ٹوٹا تھا اس کے اندر۔

دیکھ عالیان پرانی باتیں بھول جا میری غلطی کی سزا میرے بیٹے کو نا دے اسے چھوڑ دے ! !

عالیان نے فون کاٹ دیا

کیا بول رہا تھا یہ ضرور اب تجھے اموشنل بلیک میل کر رہا ہو گا

بھائی پلیز معاف کردیں ڈیڈ کو میں جانتا ہوں انہوں نے بہت غلط کیا ! ایک دم اتنی تبدیلی یہ خون تھا جس کی کشش انہیں ملا رہا تھا۔

عالیان کا جھکا ہوا سر اٹھا اسے وہ وقت یاد آیا جب ایک چھوٹا سا بچہ اس کے سامنے تھا مگر دو خاندانوں کی لڑائی کی وجہ سے اس کو پیار نہیں کر سکتا تھا وہ بچہ اسکے سامنے بیٹھا تھا۔

آپ مجھے بھی معاف کردیں میری ماں نہیں ہے ناں تو اس لیے عورت کی عزت کرنا کسی نے سکھایا ہی نہیں

عالیان کھڑا ہوا اسکے ہاتھ کھولنے لگا۔

لوجی شروع اموشنل ڈرامہ بھائی میں سونے لگا ہوں تیرا ڈرامہ ختم ہو تو اٹھا دینا۔

حاشر نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر اس شخص کو جس کا دل ایک جملے سے پکھل گیا تھا

تو ابھی بھی ویسا ہی بچہ ہے میرے لیے جیسے بہت سال پہلے تھا حاشر بس حالات بدل گئے

سوری بھائی ! ! حاشر اس کے گلے لگ گیا

تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو لاش پری ہوتی ا اسکی یہاں

ایان بھائی آپ بھی معاف کردیں ! اس نے منہ بگاڑتے ایان کو دیکھ کر بولا

ہاں ہاں اللہ کی رضا کے لیے معاف کیا !!

شکریہ بھائی ! !

چلو بھئی بھوک لگی ہے مجھے دن چڑھ گیا ہے باہر!

عالیان نے فون نکالا اور پیزا اور ڈر کیا

اب وہ تینوں بیٹھ کر پیزا کھا رہے تھے اور عالیان اور حاشر باتیں کر رہے تھے پرانے وقتوں کی ایان کو جلن ہو رہی تھی

بھائی یاد ہے آپ کو ...

عالیان کا دھیان صرف حاشر کی طرف تھا وہ دنیا کا پہلا انسان تھا جو مارنے کے ارادے سے لائے ہوئے لڑکے کے ساتھ بیٹھ کر پیزا کھا رہا تھا

چل عالیان اب بس کر اس کے باپ کو بلا کے اسے لے جائے ایان نے عالیان کے کان میں کہا

نہیں ہم خود چھوڑ دیتے ہیں !

اچھا ! ! اس کے باپ کو فون کردے ورنہ کہیں حملہ نا کروادے !
ایان نے دانت پیسے

ہیلو ! ! ہم تمہارے بیٹے کو چھوڑ رہے ہیں ابھی کچھ دیر میں
تمہارے گھر کے باہر

اچھا گھر کے باہر نہیں اڈریس بھیجتا ہوں وہاں آؤ ! !

کیوں ! ! گھر کیوں نہیں ! !

وہ وہ بس میں کہہ رہا ہوں ناں

ٹھیک ہے آرہے ہیں ہم ! !

کچھ دیر میں وہ دیر میں وہ اڈریس پر پہنچے کوئی گندہ سا علاقہ تھ
این کو کچھ گر بر لگ رہی تھی اس لیے اس پولیس انفارم کر دیا وہ
بھی ان کے پیچھے ہی تھی

حاشر کار سے نیچے اترا اس کا باپ سامنے گارڈز کے ساتھ کھڑا
تھا۔

عمیر صدیقی نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اسے بلایا

تھینکس بھائی آپ نا ہوتے تو مجھے۔ کبھی عقل ناآتی !

وہ کھڑا اس سے بات کر رہا تھا۔

کوئی بات نہیں چل اب جا !

یہ اس سے کیا بات کر رہا ہے ؟؟

ایان اس سے گلے مل رہا تھا اس نے پیچھے کا منظر دیکھا تو عالیان کو دھکا دے دیا وہ زمین پر جا گرا

اچانک گولی چلنے کی آواز آئی عالیان جب تک اٹھا سامنے حاشر زمین پر خون سے لت پت تھا.

حاشر نے عالیان کے پیچھے ایک گھر کی چھت پر آدمی کو دیکھ لیا تھا جو عالیان پر بندوق کا نشانہ تانے کھڑا تھا عمیر صدیقی نے عالیان کو مارنے کے لیے جو جال بچھایا اس میں اس کا بیٹا پھنس چکا تھا.

عمیر صدیقی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی یہ گیا ہو گیا تھا اس یہ اس نے کیا کر دیا اسکا بیٹا زمین پر پڑا اخری سانسیں گن رہا تھا.

عالیان تو ٹھیک ہے ! !

ایان سمجھ چکا تھا اس لیے پولیس کو لایا تھا گولی کی آواز سے پولیس بھی آگئی تھی

حاشر خون میں بھیگ چکا تھا گولی سیدھا دل پر لگی تھی

عالیان بھاگا حاشر کے پس بیٹھا اس کا سر اپنی گود میں رکھا حاشر بچہ اٹھو تجھے لگ کچھ نہیں ہوگا حاشررر!!

حاشر عالیان کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا اسکی روح پرواز کر گئی وہ اس دنیا سے جا چکا تھا عالیان ایک بار پھر اپنا خونی رشتہ کھو چکا تھا

حح حاشرح حاشر اا اٹھ حاشر ! ! ! ! عالیان اس جا سر اپنے سینے سے لگا جر چیخ چیخ کر رو رہا تھا

حاشر بے جان تھا اپنے باپ کے گناہ کی سزا اس نے جھیلی تھی

حاشر میرے بچے ! ! ! عمیر صدیقی رو تا حاشر کے پاس آیا

یہ سب تیری وجہ سے ہوا تت تیری وجہ سے اس معصوم کا کیا قصور تھا ! ! ! کیا اااااا عالیان غصے سے دھاڑا

اس عمیر صدیقی کو دھکا دیا

نن نہیں میرا بیٹا نہیں مر سکتا ! ! وہ الٹا عالیان کو بلیم کر رہا تھا

اب سکون مل گیا تیری جان کو مار دیا بچے کو تو نے ! ! عالیان نے اس کا گریبان پکڑ لیا

عالیان وہ مر چکا ہے چھوڑ اسکو اسے پولیس لے : جائے گی !!!

میں نہیں چھوڑوں کا اسکو ! ! !

عالیان سنمبھال خود کو ! ! ایان نے کھینچ کر مجھے کیا اسکو

عمیر صدیقی سن سا کھڑا تھا وہ نکتے میں چلا گیا تھا پولیس ائی اسے لے گئی

ایان میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے ابھی کوئی اپنا ملا تھا وہ بھی چھن گیا عالیان رو رہا تھا

عالیان اللہ کی مرضی تھی اسکی عمر اتنی ہی لکھی تھی ا

کیوں کہوں مر گیا وہ اسکی پوری زندگی تھی ابھی یار ! !

چپ کر جا یار ! ! اللہ کی رضا یہی تھی عمیر صدیقی کے گناہوں کی سزا تھی ۔

عالیان بہت دیر روتا رہا تھا پھر ایان نے اسے بمشکل سنمبھالا۔

عالیان تیری زندگی گھر انتظار کر رہی ہو گی اٹھ یار چلیں ! عالیان اسی جگہ تھا جہاں کچھ دیر پہلے حاشر کی لاش تھی۔

عالیان اٹھا اور ایان کا چہرہ دیکھا

کیا دیکھ رہا ہے ! !

تو کبھی نا چھوڑیں مجھے بس !!

کبھی نہیں یار کبھی بھی نہیں ! ! ایان نے بے اختیار اسے سینے سے لگایا

عالیان اب پہلے سے کچھ نور مل تھا

You are the asset of my life !

You too!

چل چلیں گھر اب ! ! ایان اسے گھر لے گیا

عرشیا بستر پر بیٹھی آنکھیں مل رہی تھی جب عالیان اتری ہوئی صورت لیے اندر داخل ہوا اس کو اسے دیکھ کر گبھراہٹ ہوئی

وہ چپ چاپ اندر آیا اپنا کورٹ اس نے صوفے پر پھینکا اس کی شرٹ پر خون لگا ہوا تھا ا اسنے ایک نظر عرشیا کو دیکھا پھر نظریں : ریں جھکا لیں۔

ا اپ ک کہاں گئے تھے اا اور یہ آپ کی شش شرٹ پپ پر خخ خون کس کا ہے ! ! عرشیا کو اس کی حالت سے خوف آیا وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر وہی کی وہی فریز ہو گئی۔

عالیان اس کے قریب آکر بیٹھ گیا اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مسلسل مروڑ رہا تھا کچھ دیر پہلے کا منظر لے کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آیا

عالی ! ! کیا ہوا ہے کچھ تو بولیں ! عرشیا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ح حاشر ! وہ میرے ماموں کا بیٹا تھا وہ اپنی غلطی پر شرمندہ بھی تھا اور میں نے اسے معاف بھی کر دیا تھا

کیا ؟؟ اچھا وہ آپ کا کزن ہے اچھی بات ہے آپ نے معاف کر دیا اسے ! غلطی کا احساس ہو جائے تو معاف کر دینا چاہئے

وہ وہ ! ! میں میں ! ! وہ تو بے قصور تھا اس کی غلطی نہیں تھی اس کے ساتھ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا

کیا ہوا ہے کیا نہیں ہونا چاہیے تھا ! !

اسکو مرنا نہیں چاہیے تھا ! ! عالیان نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اور عرشیا کی گود میں سر رکھ کر بغیر آواز کے رونے لگا

عرشیا کا رنگ اڑ گیا لیکن وہ منہ سے ایک لفظ نہیں بولی وہ بس خاموشی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیڑنے لگی وہ جانتی تھی کہ وہ رو رہا ہے

بہت دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کہ بعد اس نے اپنی گردن او پر اٹھائی اب وہ کچھ بولنے کی حالت میں تھا

اب بتائیں کیا ہوا مجھے پوری بات بتائیں ! !

میں اور ایان جب ..... عالیان نے اسے پوری بات بتائی

کیا گولی چلوا دی اگر آپ کو لگ جاتی تو ! ! ! اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے

میرے حصے کی گولی اس نے کھائی وہ میری موت مر گیا !

اللہ ! !چپ ایسے مت کہیں عالیان اللہ جی نے اس کی زندگی اتنی ہی لکھی تھی۔

لیکن اس نے مجھے بچانے کے لیے ایسا کیا ! وہ بے قصور تھاناں

یہ سزا حاشر کو نہیں اسکے باپ کو ملی ہے ! ! اب آپ خود کو بلیم نا کریں کبھی نا کبھی تو ان کو اپنے گناہوں کی سزا ملنی تھی !

عالیان خاموش ہو گیا اب وہ صرف اسے سن رہا تھا

عالی یہ اللہ ہے انسان جو ہوتا ہے وہی کاستا ہے یہ مکافات عمل ہے آپ پلیز پریشان نا ہوں اور عاشر کے لیے دعا کریں کے اللہ اسکی مغفرت فرمائے

عالیان نے نظریں اٹھا کر اس لڑکی کا چہرہ دیکھا جس پر صرف سچائی تھی معصومیت بھری سمجھداری اور عالیان احمد شاہ کا سکون تھا اس چہرے می میں

کیا ہوا ؟؟

آپ کو پتا ہے عرشیا ؟؟ ! !

کیا عالی ! !

عرشیا نے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے.

مجھے ہمیشہ یہ ملال تھا کہ میرا کوئی رشتہ نہیں ہے لیکن جب سے آپ میری زندگی میں آئیں میری ساری محرومیاں ختم ہوگئیں مجھے کچھ نہیں چاہئے اب

اور آپ کو بھی ایک بات بتاؤں ! !

جی سو باتیں بتائیں !

مجھے لگتا تھا کہ محبت لفظ میرے لیے نہیں بنا اور یہ بات سچ بھی ہے کیونکہ مجھے اللہ نے آپ کے بے پناہ عشق سے جو نوازنا تھا اور میں آپ کے ساتھ بہت خوش ہوں

اور میں آپ کو ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھوں گا اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ ائندہ کبھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا

مجھے آپ پر خود سے زیادہ یقین ہے ! !

عالیان کو جس سکون کی تلاش تھی وہ اسے مل گیا تھا اسکی تلاش اس پر تمام ہو گئی تھی اب بس سکون بھری زندگی ان دونوں کی منتظر تھی

اے ! !مجھے یہاں سے نکالو میرا بیٹا انتظار کر رہا ہو گا نکالو مجھے میں نے آفس بھی جانا ہے نکالو ! !

چپ چاپ بیٹھا رہ ورنہ آج بھی کھانا نہیں ملے گا ! پاگل خانے کا گارڈ وہاں اس کے کمرے کہا ہر بیٹھا تھا اس کی نگرانی کے لیے آج پورا مہینہ گزر گیا تھا اسے یہاں پر !۔

مجھے نکال ورنہ گولی مار دوں گا تجھے بھی جیسے اس عالیان کو ماری تھی !

بیٹے کی موت نے عمیر صدیقی کے دماغ پر گہرا اثر ڈالا تھا جس سے وہ پاگل ہو گیا تھا اس کو جیل سے وہاں شفٹ کر دیا

میں کہہ رہا ہوں چپ کر جا ! !

میں عمیر صدیقی ہوں ! مجھ سے تمیز سے بات کر !

ہا ہا ہا ہا ! ! بڑا آیا عمیر صدیقی !

میرا بیٹا میرا انتظار کر رہا ہو گا اس کی آج فلائٹ ہے ! ! میں اسے ائر پورٹ۔ چھوڑنے جاؤں گا

پاگل ادمی بولتا رہ دماغ کھا رہا ہے ! !

پاگل نہیں ہو میں عمیر صدیقی ہوں عمیر صدیقی مجھے پاگل بول رہا ہے پاگل نہیں ہوں میں ! !

وہ اونچی اونچی چیخ رہا تھا۔

کارڈ آرام سے بیٹھا ہوا تھا اسکے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگی۔

----

6 سال بعد

بابا اتھیں اتھیں دلدی اتھیں !(اٹھیں اٹھیں جلدی اٹھیں)

جی جی بابا کی جان ! ! وہ اٹھا اور اس کو اپنی گود میں اٹھایا۔

بابا آپ تو یاد ہے ناں ہم نے آت کہاں داناں ہے؟؟ (بابا آپ کو یاد ہے نا آج ہم نے کہاں جانا ہے)

جی میرا بچہ یاد ہے بابا کو ! میری جان کوئی بات کہے اور بابا بھول ایسا ہو سکتا ہے-

یششششش ! ! ! مجا آئے دا ! ! (یس مزا آئے گا)

یس اب بابا سو جائیں تھوڑی دیر پلیز ! !

نونو بابا نو ! !

کیوں بچا ! !

وہ بابا وہ نا ! ! وہ انگلیاں مروڑ رہی تھی - یہ حرکت کرتے ہوئے بلکل ماں کی کاپی لگ رہی تھی-

کیا ہوا مجھے بتاؤ میری جان ! !

وہ ناں میں ماماتی لیپ شٹ نے شات تھیل ہی تھی تو وہ میلے شے توت دئی وہ ماما تی نیولیپ شٹ تھی ! (وہ ناں میں ماما کی لپسٹک کے ساتھ کھیل رہی تھی تو وہ مجھ سے ٹوٹ وہ ماما کی نیو لپسٹک تھی)

تو کیا ہوا ؟ ؟ ہم نیوں لے دیں گے ! !

نو نو با با ما ما تو پتا چل دیا تو وہ عالیہ تو ماریں دی ! عالیہ کو ماما شے ڈر لگ لہا ہے بابا ! نو نو با با ما ما کو پتا چل گیا تو وہ عالیہ کو ماریں گی عالیہ کو ماما سے ڈر لگ رہا ہے بابا)

ارے بابا ہیں ناں کچھ نہی کہتی ماما ! !

الے بابا آپ تیا تلیں دے آپ بھی تو ماما شے دلتے ہیں ناں ! ! ارے بابا آپ کیا کریں گے آپ بھی تو ماما سے ڈرتے ہیں ناں !) عالیہ نے اپنے سر پر ہاتھ مارا

ہا ہا ہا !!!! عالیان قہقہہ لگا کر ہنسا

عالیه ! ! عالیه !

عرشیا عالیہ کو ڈھونڈتی آوازیں لگاتی کمرے کی طرف ارہی تھی !

ااااا ماما آدئیں بھادووو ! ! (ااا ماما آگئیں بھا گوو ! !) وہ چھلانگ لگا کر پردے کے پیچھے چھپ گئی

کیا ہو گیا بیگم ! ! !

ارے آپ اٹھ گئے اس کا مطلب یہ بدماش اسی کمرے میں چھپی ہوئی ہے ! ! عرشیا کر پر ہاتھ رکھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بول رہی تھی

نہیں تو یہ تو بیگم عالیه م عالیہ یہاں پر نہیں ہے ! عالیان نے پردے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اچھا تو عالیہ یہاں نہیں اوہو و ! عرشیا کو عالیان کا اشارہ سمجھ آگیا

کیا ہوا بیگم آپ عالیہ کو کیوں ڈھونڈ رہی ہیں ! عالیہ چپ چاپ ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی

وہ میں نے عالیہ کے لیے کچھ بنایا ہے اس کی فیورٹ چیز اب وہ ہے ہی نہیں تو میں وہ اس کے ایان چاچو کو دے دیتی ہوں ! !۔

نودو تا چو تو ناں دیں نا !(نو چاچو کو نا دیں نا) وہ بھاگ کر پردے سے باہر آئی

اہاں ں ! ! پکڑی گئی ! ! بدماش ادھر آؤ ذرا عرشیا نے اسے پکڑا اور گود میں اٹھا لیا

عالیان ان دونوں کو بس دیکھ رہا تھا کیونکہ نا تو وہ اپنی چار سالہ بیٹی کو کچھ کہہ سکتا تھا اور نا ہی اپنی دس سالہ چھوٹی بیوی کو کچھ کہہ سکتا تھا۔

ماما شولی شولی میں نے دلتی شے لپ سٹ تول دی (سوری سوری میں نے غلطی سے لپسٹک تور دی)

اچھا تو آپ چھپ کیوں گئی؟؟

مجھے لدا آپ مجھے مالو دی اش لئے ! (مجھے لگا آپ مجھے مارو گی اس لیے)

ماما کی پری ماما کیوں مارے گی آپ کو ! ! آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا بس یہی بہت ہے !

جی ماما عالیہ شولی ہے آپ شے ! جی ماما عالیہ شولی ہے آپ سے) وہ کان پکڑ کر بول رہی تھی وہ معصومیت میں اپنی ماں سے دس ہاتھ آگے ہی تھی

اٹس اوکے بے بی ! ! اب جائیں اور ایان چاچو اور حریم چاچی کو اٹھاؤ

اوتے ماما ! ! وہ خوشی سے بھاگی اور کمرے سے باہر۔

ہاں جی ! آپ بتائیں ناں کوئی موقع نہیں چھوڑتے اپنی لاڈلی کو بگاڑنے کا ! !۔

ارے میں نے کہاں بگاڑا وہ تو بس آپ پر چلی گئی ہے !

مطلب میں بگڑی ہوئی ہوں !

جی ناں ! ! آپ کو بھی تو میں نے ہی بگاڑا ہے ! !۔

اچھا میں کیسے بگڑ گئی ! ! میں نے کیا کیا

آپ نے یہ کیا کہ آپ اپنے شوہر کو ٹائم نہیں دیتیں ! !۔

اللہ توبہ توبہ جھوٹے کہیں کے ۔

ہائے اور با اب میں جھوٹا بھی ہو گیا !

جی ہاں ! ! بلکل

ادھر آئیں ابھی بتاتا ہوں آپ کو ! !

کھیے عالیان نے بازو سے ھینچ کر اسے اپنی طرف کیا۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں ! ! عرشیا کا چہرہ سرخ ہو گیا

اپنی زوجہ سے اظہار عشق کرنے کی کوشش ! !۔

شرم کر لیں تھوڑی سی ابھی آپ کی افلاطون بیٹی آگئی تو آپ کو بتائے گی !

جب پیار کیا تو ڈرنا کیا ! !۔

تو یہ اتنا ڈرامہ میں بھی سوچوں عالیہ کو اتنے ڈرامے سکھاتا کون ہے اب پتا چلا مجھے ! !

دیکھ لیں بس ٹیلینٹ ہے کسی کسی کہ پاس ہوتا ہے؟ !

بس کریں جلدی سے فریش ہو جائیں ناشتہ لگوا رہی ہوں میں ! ! عرشیا اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی

افففف میری ظالم بیوی ! ! !

ایان ! ! ! ! !!!!!

حریم کی اور ایان کی شادی کو دو سال ہو گئے تھے اور وہ ابھی تک ایان کی عادتیں سدھار رہی تھی

جی جی ڈارلنگ ! !۔

آپ کو کتنی دفعہ کہا ہے ناول کو بیڈ پر نا پھینکا کریں !

اوو سوری میں بھول گیا تھا ! ! ایان نے فوراً ٹاول بیڈ سے اٹھایا۔

پتا نہیں کب بڑے ہوں گے آپ ! !

ایان خاموشی سے کھڑا ڈانٹ کھا رہا تھا

ہا ہا ہا ہا !!!

ارے عالیہ جانی دروازے میں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ ! !

ہا ہا ہا ہا تا چو تو دانت پلی ! !

(چاچو کو ڈانٹ پری)

عالیان نے یہ پروڈکٹ سپیشل مجھے ذلیل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے ! !

بیٹا آپ کے چاچو کے کام ہی ایسے ہیں ! !

تا چی اول دانتو مجھے بلا مجا آلہا ہے ! ! (چاچی اور ڈانٹو مجھے بڑا مزا آرہا ہے)

رکو ذرا میں دلاتا ہوں مزار کو ! ! ایان نے پیچھے سے جا کر پکڑ لیا ! !

آئی ! ! بھا دو تا چی بچا لو مجھے بچا لو ! !

(بھا کو چاچی بچا لو مجھے بچالو) عالیہ زور زور سے ہاتھ پیر مارنے لگی

ایان نے اسے بیڈ پر کھڑا کیا

پلو فائت ! ! ! (پلو فائٹ) عالیہ نے ہاتھ میں چھوٹا کشن پکڑ لیا

یس سٹارٹ ! ! !

ایان کو عالیہ مار رہی تھی اور وہ بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

افف ان دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا !

اب سارے ناشتہ کر کے لون میں تھے چھوٹی کو بھر پور انجوئے کیا جا رہا تھا

یہ کے حریم ! ! ! عرشیا سب کو چائے سرو کر رہی تھی

تھینک یو !

ایان اپنی کرائم پارٹنر کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اس کے ساتھ کوئی پلینگ چل رہی تھی

بابا ! ! بات شنیں ! ! عالیہ بھاگ کر عالیان کے پاس آئی

جی جی بابا کی جان ! !۔

مجھے شوٹا بھائی تاہئے ! ! پلیج لا دیں ! ! مجھے چھوٹا بھائی چاہئیے پلیز لا دیں ! !)

عالیان عرشیا کی طرف دیکھنے لگا

بیٹا اب یہ بات اپنی چاچی کو کہو ! ! وہی یہ کام کر سکتی ہے اب ! !

اہم اہم ! ! ! حریم کی کھانسی شروع ہو گئی

میں تو تیار ہوں اپنی چاچی سے پوچھ لو !

تاچی تاچی پلیج لادو شوٹا بھائی پلیج ! !

(چاچی چاچی پلیز لادو چھوٹا بھائی پلیز!)

عالیان بھائی ان دونوں بہن بھائیوں کو باز کردیں بچی کو بھی الٹی باتیں سکھاتے ہیں

اونے باز آجائیں آپ لوگ ! !

ٹینشن نا لیں ایان بھائی میں آپ کے ساتھ ہوں ! !

ہاں بہن تم ہی ہو باقی تو بس ! ! !

اللہ یہ وقت بھی لائے گا ! ! آمین بولو عالیہ آمین ! !

آمین ثم آمین ! !

آپ کو تو بعد میں بتاؤں گی ! ! وہ سب آپس میں مزاق کرنے لگ گئے۔

عالیان سکون سے انہیں دیکھ رہا تھا پر فیکٹ فیملی یہی تو اسے چاہئے تھا بس یہی زندگی کونسی نعمت تھی جو اس کے پاس نہیں تھی اللہ نے ہر نعمت سے نواز دیا تھا اللہ کچھ لیتا ہے تو ہزار گنا کر کے لوٹا بھی دیتا ہے ۔

ختم شدہ ! !

تو یہاں کہانی اختتام کو پہنچتی ہے ۔ایک خوشحال اور خوبصورت اختتام جس کی
آپ سب کو خواہش اور امید تھی ۔ایک ہیپی اینڈ نگ ! ۔۔امید ہے آپ اس
افسانے کو بھولیں گے نہیں خاص طور پر " عالیان احمد شاہ" کو ۔

زندگی ایک سفر ہے جو ہر حال میں چلتا ہے لیکن سب سے ضروری بات ہے کہ
ہمارا اللہ پاک پر کتنا توکل اور یقین ہے ۔دعائیں تو سب بدل دیتی ہیں ۔

اختتام!!!